یوتھ انٹرنیشنل

اردو انگریزی

پولیٹیکل، سوشل، کلچرل
ٹریڈ، سائنس اور
سپورٹس نیوز کا
بین الاقوامی میگزین

میری حکومت میں کوئی شخص کرپٹ نہیں

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان کی یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ گفتگو

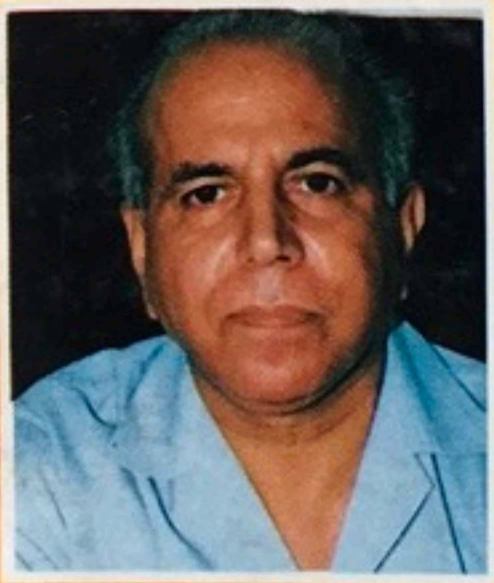

کرپشن کے خاتمہ کیلئے بنکوں کو حکومت کے اثر سے آزاد کردیا جائے

محمد عاشق خان چیئرمین بنکنگ ٹربیونل

کیا پاکستان عالمی بینک اور آئی ایم ایف کی کالونی بن چکا ہے؟

غیر ملکی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کے مسائل اور ان کا حل

اداکارہ ریشم کے معاشقوں کی تفصیلی رپورٹ

اندرونی صفحات میں

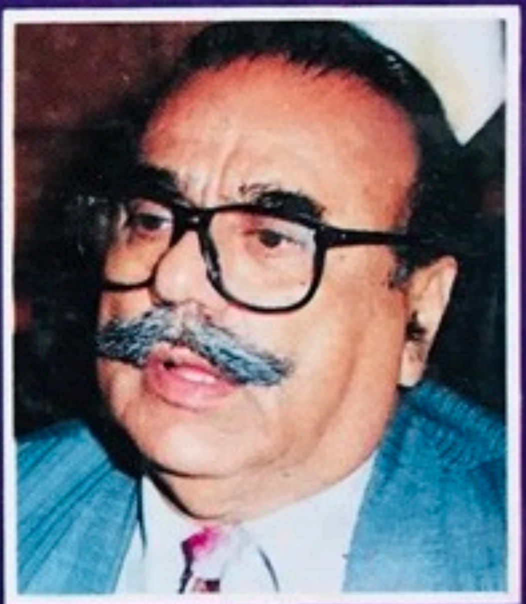

دبئی میں پاکستانی ٹیکسی ڈرائیوروں کے مسائل ہم افہام و تفہیم کے ساتھ حل کرالیں گے

سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو

اوورسیز پاکستانیز کے مسائل اور لیبر اتاشیز کا کردار

سید شاہ خاور کیمونٹی ویلفیئر اتاشی کویت

حبیب الرحمٰن خان کمیونٹی ویلفیئر قونصلر دبئی

ہانگ کانگ 49 روپے، انڈونیشیا 9170 رنگٹ، ملیشیا 11 کویتی دینار، کویت 200.1 ریال، سعودی عرب 12 ریال، قطر 12 قطری ریال، دینار 1.20 عمان، ڈالر 10 برونائی، دینار 1.20 بحرین، درہم 12 یو اے ای
فرانک 20 فرانس، مارک 6 جرمن، 110.00 فلپائن، ین 1100.00 جاپان، ڈالر 6.00 کینیڈا

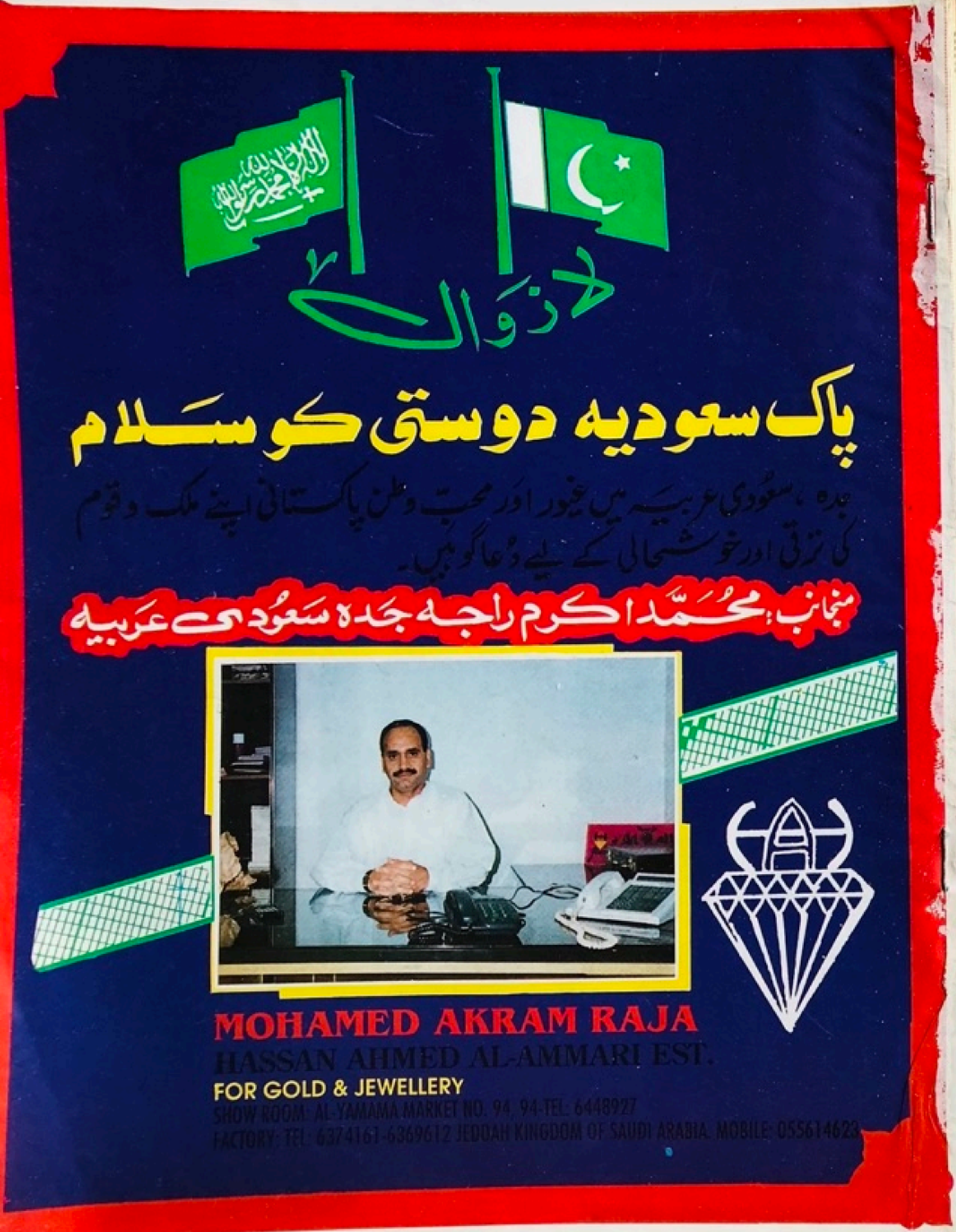

لازوال
پاک سعودیہ دوستی کو سلام
جدہ، سعودی عربیہ میں غیور اور محب وطن پاکستانی اپنے ملک و قوم
کی ترقی اور خوشحالی کے لیے دُعاگو ہیں۔
منجانب: مُحَمَّد اکرم راجہ جدہ سعُودی عربیہ
MOHAMED AKRAM RAJA
HASSAN AHMED AL-AMMARI EST.
FOR GOLD & JEWELLERY
SHOW ROOM: AL-YAMAMA MARKET NO. 94, 94-TEL: 6448927
FACTORY: TEL: 6374161-6369612 JEDDAH KINGDOM OF SAUDI ARABIA. MOBILE: 055614623

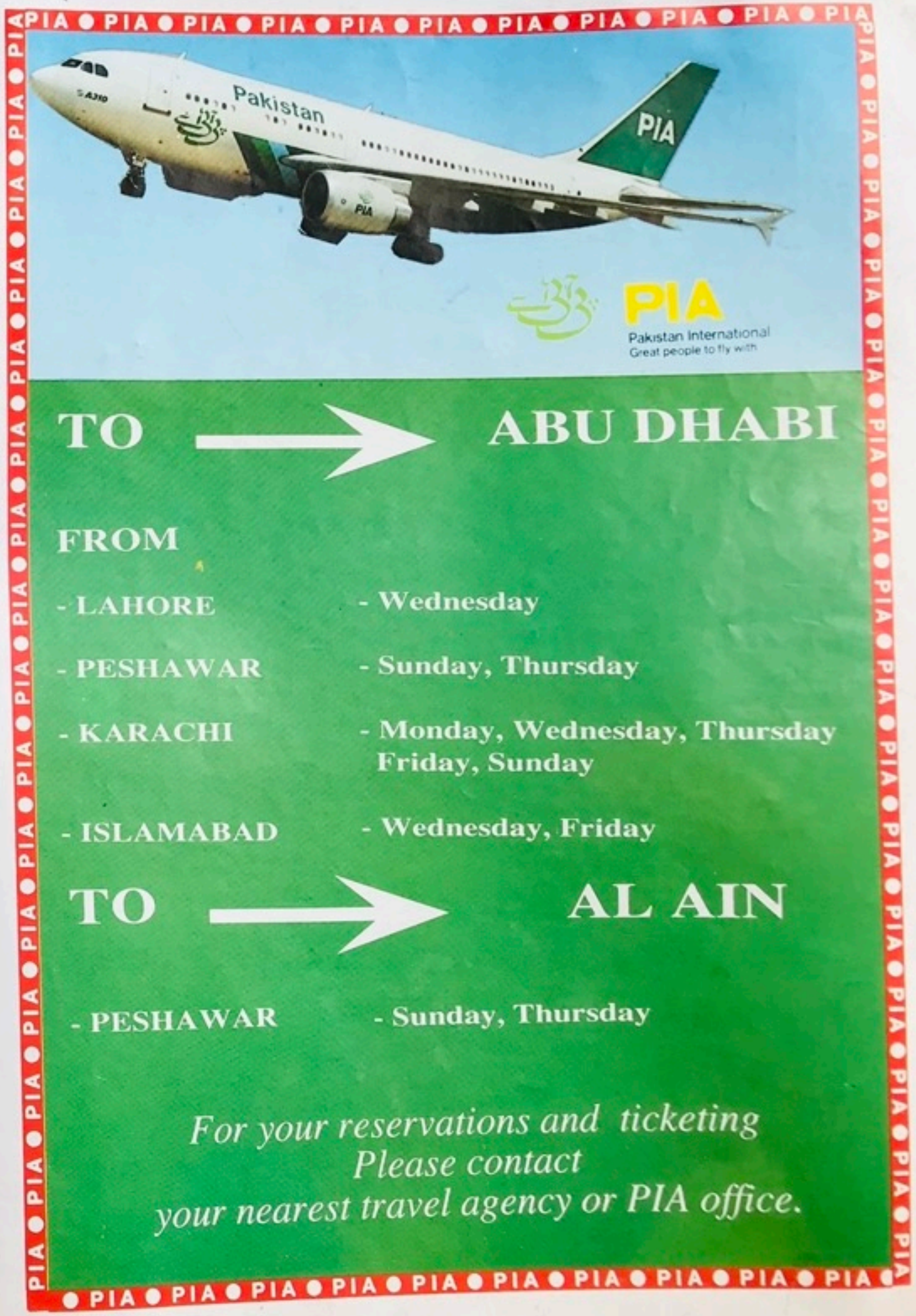

PIA
Pakistan International
Great people to fly with
TO ABU DHABI
FROM
- LAHORE - Wednesday
- PESHAWAR - Sunday, Thursday
- KARACHI - Monday, Wednesday, Thursday Friday, Sunday
- ISLAMABAD - Wednesday, Friday
TO AL AIN
- PESHAWAR - Sunday, Thursday
For your reservations and ticketing
Please contact
your nearest travel agency or PIA office.

سیاسی، سماجی، تجارتی، سائنسی اور کھیلوں کی تازہ ترین خبروں حالات و واقعات پر مبنی رپورٹوں اور جواں جذبوں کا ترجمان اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہونے والا بین الاقوامی میگزین

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت گورنمنٹ آف پاکستان وزارت اطلاعات کی سنٹر میڈیا لسٹ میں شامل

ماہنامہ

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

جلد 8 شمارہ 6-7 ماہ جون جولائی 1996ء قیمت عام فی شمارہ 40 روپے برائے پاکستان

اس شمارے میں

مضامین — صفحہ

مضامین	صفحہ
میری حکومت میں کوئی فرد کرپٹ نہیں محترمہ بے نظیر بھٹو	6
کیا پاکستان عالمی بنک اور آئی ایم ایف کی کالونی ہے؟	7
پاکستان کے محکمہ پاسپورٹ امیگریشن میں کرپشن کا عالمی ریکارڈ	8
بیرون ممالک میں بعض پاکستانی سفارت خانوں میں گھپلے	8
کرپشن کے خاتمہ کیلئے بنکوں کو حکومت کے اثر سے آزاد کر دیا جائے۔ جسٹس محمد عاشق خاں کا انٹرویو	9
اداکارہ ریشم کے معاشقے ______	11
مشتاق اعوان کا قریبی رشتہ دار کروڑ پتی کیسے بنا سنسنی خیز انکشاف	12
ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کا دورہ کویت تاثرات، مشاہدات، اور ملاقاتوں پر مبنی رپورٹ	15
برادر اسلامی ملک سعودی عرب میں ایڈیٹر انچیف کا خصوصی دورہ ملاقاتوں اور تاثرات پر مبنی رپورٹ	36
وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی کے اعزاز میں جدہ میں پاکستانیوں کا خوبصورت استقبالیہ	44
نمائندہ سعودی عرب ارشاد احمد غوری کی ڈائری	65
سفیر پاکستان برائے متحدہ عرب امارات کے ساتھ پاکستانی ٹیکسی ڈرائیوروں کے اہم ایشو پر خصوصی انٹرویو	68
بیرون ممالک میں پاکستانی کیونٹی کے مسائل اور لیبر اتاشیز کویت صفحہ 22، جدہ صفحہ 40، دوبئی صفحہ 77	
عوامی جمہوریہ چین میں سرمایہ کاری کرنے والے پہلے پاکستانی تاجر	84
پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ میں ایڈیٹر انچیف کا خصوصی وزٹ	91
غیر ملکی تعلیمی اداروں میں داخلہ کے مسائل اور ان کا حل	105
میری ذاتی ڈائری کے اوراق تصویری جھلکیاں اور سب کچھ جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں	

ایڈیٹر انچیف

ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری

مجلس مشاورت

چوہدری محمد ارشد، محمود انصاری، عزیز بھٹی، محمود مرزا، علی رضوی، زرو علی فرتاش، انور ڈوگر، ایم وسیم بھٹی، ابوذر منصور، مس روبینہ، توصیف القادری، تصیر احمد، فرخ سہیل گوئندی

بزنس کمرشل ایڈورٹائزنگ تنویر صدیق

سرکولیشن مینجر تحسین القادری

فوٹوگرافرز محمد عمران، تبسم نوید، فرمان قریشی

اندرون ملک نمائندگان

کوئٹہ: محمد انور شاہ فون 835562 فیکس: 820627
12-13 اسید بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ بلوچستان
کراچی: عبدالودود خان 96 - فینسی کوڈ فیری مارکیٹ شاہراہ لیاقت کراچی فون: 7763414
اسلام آباد ہولینیکل: شعیب بھنہ ٹیلی فون: 221649
راولپنڈی سپورٹس - اصغر علی فون: 470601
گلگت: شہزادہ حسین ایم سعید حسین فون: 2447
پشاور: شیراز پراچہ

بیرون ملک نمائندگان

دوبئی آفس: محمد جمیل خاں جیجی، فون 660181 - فیکس 628684
سعودی عرب: ارشاد احمد غوری
جدہ: فون 6516081 - فیکس 6652085
شارجہ: شمیم چوہدری
ابو ظہبی: صغیر احمد جعفری
مکہ: سلطان احمد
کویت: پروانہ
جرمنی: محمد عارف سلیمی

پبلشرز ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹنگ پریس رائل پارک سے چھپوا کر دفتر "ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل" چھٹی منزل ایوان اوقاف بلڈنگ دی مال لاہور پاکستان سے شائع کیا۔

پتہ خط و کتابت: ماہنامہ "یوتھ انٹرنیشنل" پوسٹ بکس 2346 لاہور پاکستان فون: 042-7354729

THE SMILES YOU NEVER SEE!

HAWAI HOTEL

VISIT US AND WE PROMISE YOU COMFORT

* 30-Rooms which include Single, Double & Triple Room. * 24 Hrs. Room Service. * Rent a Car Service available. Also, transport available from Airport to Hotel & back. Visit & Transit Visas can be provided.

TEL: (971-4) 256789 FAX: (971-4) 256780
P.O. BOX: 14820 - DUBAI. U.A.E.

Hawai HOTEL

Reception

Reception

- Lobby -

Hall Restaurant

کیا پاکستان عالمی بنک اور آئی ایم ایف کی کالونی بن چکا ہے

یوتھ انٹرنیشنل لاہور
1996

سردار فاروق احمد خاں لغاری صدر پاکستان

چیف آف آرمی سٹاف جنرل کرامت جہانگیر

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان

پاکستان میں عالمی بنک اور آئی ایم ایف کا کردار ایسٹ انڈیا کمپنی جیسا ہے

پچھلے کچھ عرصہ سے جب بھی کوئی نیا بجٹ آتا ہوتا ہے یا آ چکتا ہے تو مختلف حوالوں سے اکثر یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں ٹیکس آئی ایم ایف کے کہنے پر لگایا گیا ہے فلاں چیز کی قیمت کم کرنے کے بارے میں ہم مجبور ہیں کیونکہ عالمی بنک اس سلسلہ میں نہیں مانتا۔ مثال کے طور پر نیا بجٹ آنے پر صنعت کاروں اور تاجروں نے ٹیکس' جنرل سیلز ٹیکس اور مختلف اشیاء پر لگائی گئی ڈیوٹی کے بارے میں شدید احتجاج کیا تو حکومت بے امر مجبوری صنعت کاروں اور تاجروں کی تنظیموں کے نمائندوں سے مذاکرات کرنے پر مجبور ہو گئی۔ حکومت کی طرف سے مذاکرات کرنے والی ٹیم کے سربراہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے خاوند آصف زرداری تھے جبکہ صنعت کاروں اور تاجروں کے وفد کی سربراہی سینیٹر الیاس بلور نے کی۔ مذاکرات کے خاتمہ پر یہ خوش گوار خبر سننے میں آئی کہ حکومت نے صنعت کاروں اور تاجروں کے 70 فیصد مطالبات منظور کر لئے ہیں جبکہ باقی مطالبات کے بارے میں غور کرنے اور فریقین کے درمیان مذاکرات جاری رکھنے کا عندیہ ظاہر کیا گیا۔

"خوش گوار" ماحول میں ہونے والے ان مذاکرات کے چند روز بعد ہی یہ خبر پڑھنے کو ملی کہ حکومت نے چند ایک چھوٹے موٹے مطالبات تو تسلیم کر لئے ہیں اور بنیادی مطالبات کے بارے میں جب حکومت سے رابطہ کیا گیا تو بتایا گیا کہ حکومت اپنے طور پر اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔ مطالبات منظور کرنے کے لئے اسے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے اجازت لینا ہوگی جس کے لئے آئی ایم ایف سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جب چند اور حلقوں نے بلاجواز جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کے الجھے ہوئے طریقہ کار کے بارے میں احتجاج کیا تو انہیں بھی یہی جواب ملا جس کا مفہوم یہی بنتا ہے کہ حکومت معاشی و اقتصادی معاملہ میں بے بس ہے اور وہ ان امور کے بارے میں آئی ایم ایف سے کلیرنس لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔

اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان نے بھارت کو تجارت کے سلسلہ میں پسندیدہ ملک قرار دینے کے بعد

باقی آگے صفحہ ۱۱۲ پر

ہم معاشی اور اقتصادی طور پر امریکہ کے غلام بن گئے ہیں

معین قریشی سابق نگران وزیراعظم پاکستان

سابق صدر غلام اسحاق خاں

مخدوم شہاب الدین وزیر مملکت برائے خزانہ

Monthly "YOUTH
INTER. L

میری حکومت میں کوئی کرپشن نہیں

اپوزیشن کی سیاہ کاریاں بے نقاب ہو چکی ہیں۔

آج اربوں روپے کی سرمایہ کاری ہماری حکومت کی کامیابی کا ثبوت ہے۔

وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی یوتھ انٹرنیشنل سے بات چیت۔

کراچی (نمائندہ خصوصی انٹرنیشنل یوتھ) پچھلے دنوں نمائندہ انٹرنیشنل یوتھ کو بلاول ہاؤس میں بات چیت کے دوران وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو سے معلوم ہوا کہ دنیا کے حالات بدل چکے ہیں اور اس لئے بدلتی ہوئی بین الاقوامی اقتصادی پالیسیوں کے باعث کوئی بھی بیرونی امداد آسانی سے نہیں مل سکتی اس لئے اگر معاشی و اقتصادی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں ٹیکس دینا ہوگا۔

پچھلے سال 95ء میں ہم نے 22 ارب روپیہ کے قرضے واپس کرنے تھے' اس لئے بجٹ میں ٹیکس لگانے پڑے۔ وزیراعظم نے اپنی گفتگو میں کہا کہ اس وقت ہمیں بڑے Challanges کا سامنا ہے ان میں غیر ملکی قرضوں کا دس سالہ بوجھ ہمارے کاندھوں پر ہے۔ قرض کے ساتھ ساتھ دس سال کا سود بھی دینا ہوگا۔ اگر پچاس سالہ قرضہ ہے تو پچاس سال کا سود ادا کرنا ہوگا۔ آج کل ملک کی جو صورت حال ہے وہ بظاہر تسلی بخش ہے لیکن ایم کیو ایم نے ملک و قوم کو بہت نقصان پہنچایا ہے ملک میں جب صدارتی انتخابات ہو رہے تھے تو ہماری

باقی آگے صفحہ 113 پر

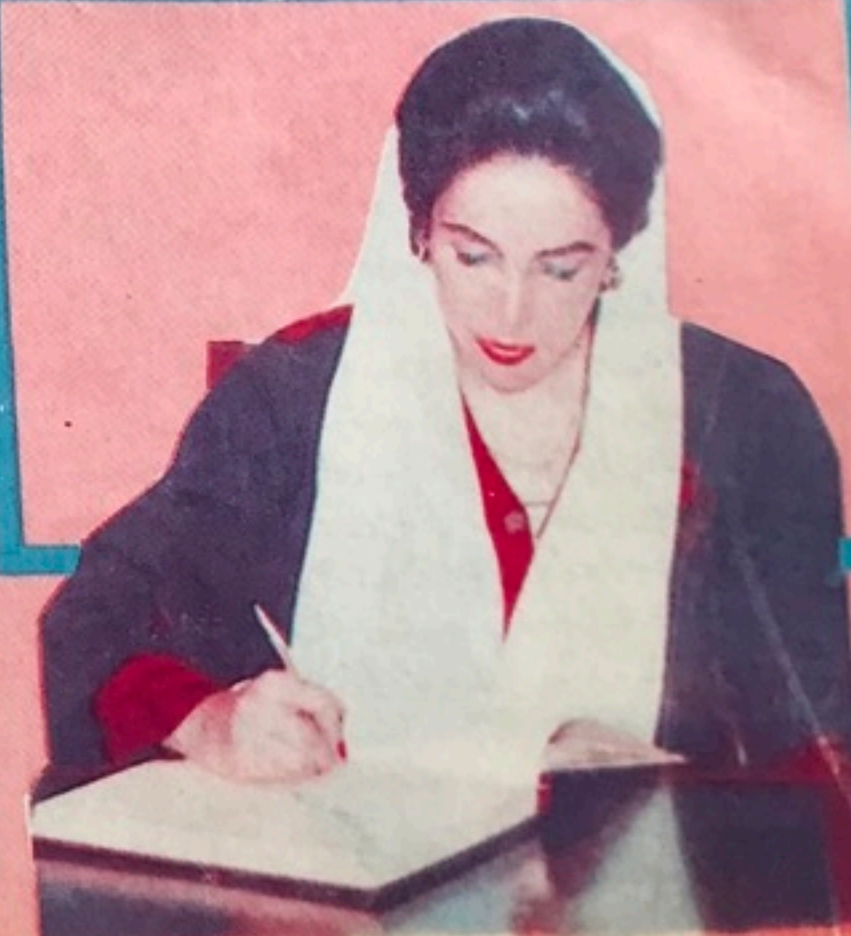

چیئرمین بینکنگ ٹربیونل محمد عاشق خاں انٹرویو دیتے ہوئے

محمد عاشق خاں یوتھ انٹرنیشنل میگزین کا مطالعہ کرتے ہوئے

محمد عاشق خاں کا خوبصورت انداز

ماہ رواں کی اہم اور قابل تحسین شخصیت
محمد عاشق خاں چیئرمین بینکنگ ٹربیونل I لاہور

عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی اچھی بات ہے

ریٹائرمنٹ کے بعد سیاست میں آؤں گا

اچھی صحت کا راز اعتدال سے کھانا ہے

شق خان کا شمار پاکستان کے مایہ ناز اور سینئر ججوں میں ہوتا ہے۔ محمد عاشق خاں کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی
ت' ان کے دل و دماغ کی عکاسی کرتی ہے۔ خوش لباس' روشن دماغ' ذہین اور سیلف میڈ انسان ہیں۔ خاص طور پر قانون
یں بہت عبور حاصل ہے۔ فرض شناسی' دیانت داری' اصول پسندی ان کا طرہ امتیاز ہے۔ غرور اور تکبر سے بالاتر اپنے سٹاف
ں کے ساتھ انتہائی مشفقانہ اور ہمدردانہ رویہ رکھتے ہیں۔ ان کے دوستوں کے حلقہ میں ہر طبقہ زندگی کے لوگ شامل ہیں۔
نے کی تمیز کے بغیر دوستوں کو عطیہ خداوندی سمجھتے ہیں۔
مختصر سا تعارف محمد عاشق خان صاحب کا۔ اب قارئین آیئے ان سے سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

انٹرویو: ایڈیٹر انچیف صدیق القادری

بینکنگ ٹربیونل کے جج صاحبان بائیں سے دائیں چوہدری ممتاز' محمد عاشق خاں' رانا جمیل بہادر' محمد اسلم ہاشمی کا گروپ فوٹو

محمد عاشق خاں چیئرمین بینکنگ ٹربیونل I لاہور اپنے سٹاف کے ہمراہ

سوال: میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جج صاحب آپ اپنے خاندانی پس منظر کے حوالے سے قارئین کو بتائیں؟

جواب: میں نے 13 مارچ 1937ء کو ضلع جالندھر میں آنکھ کھولی 1947ء کو قیام پاکستان کے وقت ہمارا خاندان راولپنڈی شفٹ ہوگیا۔ والد صاحب حاجی محمد ابراہیم اے سی سی سیمنٹ کمپنی میں اوور سیئر تھے ان دنوں سڑکیں سیمنٹ اور بجری کی بنا کرتی تھیں۔ اپنے والد صاحب کے متعلق جج صاحب کا کہنا ہے کہ وہ نہایت ہی خوددار انسان تھے ان کی تربیت نے ہی میری شخصیت کو نکھارنے میں اہم رول ادا کیا۔ راولپنڈی Settle ہونے کے بعد 1953ء میں اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی سے فسٹ کلاس میں میٹرک کیا۔ 1955ء میں گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے انٹرمیڈیٹ اور 1957ء میں گارڈن کالج سے بی اے کیا اور پوری ڈویژن میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

1960ء میں ایس ایم لاء کالج کراچی سے ایل ایل بی کیا۔ پوری یونیورسٹی میں فسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل لیا۔ یوں اپنے تعلیمی کیریئر میں ہمیشہ صف اول میں رہے۔ 1961ء میں راولپنڈی آکر وکالت شروع کی۔ 1967ء میں سول جج مقرر ہوئے۔ بحیثیت سول جج کیریئر کا آغاز سخت محنت سے کیا اور ایک عام انسان کی حیثیت سے اپنے پیشے سے مخلصانہ وابستگی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی بدولت ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچے۔

سوال: ابھی وہ اپنا پہلا جواب دے کر خاموش ہی ہوئے تھے کہ میں نے ان سے دوسرا سوال یہ کیا کہ زمانہ طالب علمی میں اپنی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے بارے میں بتائیں۔ سوال سنتے ہی انہوں نے جواب دیا۔

جواب: سٹوڈنٹ لائف بڑی متحرک رہی۔ شعر و شاعری' Debating اور مختلف کھیلیں جن میں کرکٹ' ہاکی' فٹ بال'

باقی آگے صفحہ 110 پر

فوٹوگرافی تبسم نوید

پاکستان کے محکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن میں جعلسازی' کرپشن اور لوٹ مار کا عالمی ریکارڈ

پاکستان کی وزارت داخلہ کا محکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن لامحدود بدعنوانیوں اور گھپلوں کا مرکز بن گیا ہے۔ یوں تو ہر روز نت نئے انکشافات منظر عام پر آتے ہیں جن کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جن کو منظر عام پر نہ لانا قوم سے غداری کے مترادف ہے محکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن کا ادارہ رشوت' کرپشن' لوٹ مار' بدعنوانیوں اور جعل سازیوں کا سمندر لگ رہا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل ساجد حسین چٹھہ لوٹ مار' جعل سازیوں میں بہت دلیر ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے پہلے سابقہ تمام تر ڈائریکٹر جنرل کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ اپنی سرپرستی میں اندرون اور بیرون ملک اپنے خاص افسروں اور اہلکاروں کے ذریعے بدعنوانی اور رشوت کا منظم جال بچھائے ہوئے ہیں۔

ہمارے سروے کے مطابق صرف ملک بھر کے دفاتر سے ڈائریکٹر جنرل امیگریشن کو تین کروڑ سے زیادہ Monthly وصول ہوتی ہے۔

پشاور سے 35 لاکھ' کراچی 45 لاکھ' لاہور 25 لاکھ' گوجرانوالہ 15 لاکھ' سیالکوٹ 10 لاکھ' گجرات 20 لاکھ' فیصل آباد 16 لاکھ' سرگودھا 7 لاکھ' ڈیرہ غازی خاں 3 لاکھ' ملتان 6 لاکھ' گلگت 4 لاکھ' کوئٹہ 20 لاکھ' حیدر آباد 22 لاکھ' سکھر سے 9 لاکھ Monthly لے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ بیرون ملکوں خصوصاً مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں بھی غیر ملکیوں کو صرف 300 ڈالر کے عوض پاسپورٹ جاری ہو رہے ہیں۔ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن کے ڈائریکٹر جنرل نے غیر ملکیوں کو پاسپورٹ جاری کرانے کے لئے ایک مخصوص چینل قائم کر رکھا ہے۔

غیر ملکیوں میں افغانستان اور بنگلہ دیشی' برمی' حتیٰ کہ انڈیا کے خطرناک جرائم پیشہ افراد کو جو کہ دہشت گردی میں ملوث ہیں حیدر آباد' کراچی' کوئٹہ' پشاور سے حرف دے کر مختلف ناموں سے جعلی پاسپورٹ جاری ہو رہے ہیں۔ ان کو پاسپورٹ جاری کرنے کا طریقہ واردات کچھ یوں ہے کہ پاسپورٹ Offices میں افسران کی ملی بھگت سے پاسپورٹوں کی چوری کا مقدمہ بنا کر اپنے خاص ایجنٹوں کو فروخت کر دیتے ہیں۔ نیلے پاسپورٹوں کے علاوہ اب سبز پاسپورٹ بھی جعلی بن رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ملکوں' جدہ' ریاض' کویت' مسقط' قطر' بحرین' ابو ظہبی اور دوبئی میں بھی 300 ڈالر کے عوض غیر ملکیوں کو جعلی پاسپورٹ جاری کرنے کی شکایات عام ہیں۔ سینکڑوں پاسپورٹ چوری ہونے کی خبروں کی آڑ میں 300 ڈالر خرچ کرنے پر پاکستانی پاسپورٹوں کی لوٹ سیل لگی ہوئی ہے۔

پاکستان میں دھماکوں' دہشت گردی' قتل و غارت گری' لوٹ مار' ڈکیتیوں میں اضافہ کا سبب بھی وزارت داخلہ' محکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن کا محکمہ ہے جو کام امریکی سی آئی اے' را اور موساد پاکستان میں نہیں کر سکی اب وہ کام با آسانی پاسپورٹ امیگریشن کا ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔

جس دیدہ دلیری سے کھلم کھلا جعلی پاسپورٹوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے ملکی وقار بری طرح مجروح ہو رہا ہے۔ ملکی سلامتی کے لئے انتہائی خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ جعلی پاسپورٹ پر کوئی بھی غیر ملکی ایجنٹ پاکستان آکر ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دہشت گردی' تخریب کاروں کا ملک سے باہر جانا اور اندرون ملک آنا بہت آسان ہوگیا ہے۔ آج مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک میں پاکستانیوں سے جیلیں بھری پڑی ہیں کسی کے سر قلم کئے جا رہے ہیں تشہیر پاکستانیوں کی ہو رہی ہے جبکہ وہاں مقیم پاکستانیوں کے سر شرم اور ندامت سے جھکے ہوئے ہیں حقیقتاً جبکہ وہ غیر ملکی ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان سے نہیں صرف جعلی پاسپورٹ کی وجہ سے وہ پاکستانی کہلاتے ہیں اور منشیات کی سمگلنگ اور دیگر جرائم میں ملوث ہو کر پاکستان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں جبکہ بیرون ممالک پاکستانی کمیونٹی کو درپیش مسائل میں اصل پاسپورٹ حاصل کرنے میں کئی دشواریاں آتی ہیں ان کے پاسپورٹ تصدیق کے لئے پاکستان بھیجے جاتے ہیں۔ چھ ماہ ان کے پاسپورٹ نہیں بنتے اور غیر ملکی بڑی آسانی سے پیسہ خرچ کر کے پاکستانی پاسپورٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ دنیا کے کسی خطے میں پاسپورٹ کی لوٹ سیل کا کاروبار اتنا عروج پر نہیں جتنا کہ پاکستانی پاسپورٹ کا ہے۔ ہماری حکومت اور وزارت خارجہ اور داخلہ کو ایسے گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ پاکستان کا وقار مزید مجروح نہ ہو۔ پاکستانی شہریت اتنی سستی نہ ہو کہ جو کوئی چاہے بن مول خرید کر اپنی من مانیاں کرے۔ پاکستان پر صرف پاکستانیوں کا حق ہے دوسروں کو یہ حق دے کر ہم ملک و قوم سے دشمنی مول نہیں لے سکتے۔ پاکستان کے ساتھ خطرناک سلوک کرنے والوں کے خلاف غداری کے مقدمات درج کئے جائیں انہیں سخت ترین سزائیں دی جائیں۔

یوتھ انٹرنیشنل لاہور
1996

بیرون ملکوں میں پاکستانی سفارت خانوں میں کروڑوں روپے کے گھپلے

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی برائے قومی اسمبلی کے سخت ترین اقدامات کا فیصلہ

راجو ہاشم کی سربراہی میں ہونے والے Accounts کمیٹی برائے قومی اسمبلی میں سفارت خانوں میں ہونے والے گھپلوں کا انکشاف ہوا۔ اس کمیٹی کے ممبران میں چوہدری نثار علی خان' پیر عباس شاہ حمزہ' حامد ناصر چٹھہ' میاں گل اورنگ زیب' صاحبزادہ نذیر سلطان' جارج کیمنٹ شامل تھے۔ دفتر خارجہ اور سفارت خانوں کی آڈٹ رپورٹس کو زیر بحث لایا گیا تو معلوم ہوا کہ سفارت خانوں میں 3 کروڑ کے گھپلے ہوئے۔ کمیٹی نے ہدایت کی کہ ذمہ دار افراد سے 6 ماہ میں یہ رقوم وصول کی جائیں۔ کمیٹی کو بدعنوانیوں کی تفصیل کے دوران آگاہ کیا گیا کہ پاکستان ہنڈی سنٹر پیرس کے ایک سابق ڈائریکٹر رحمت اللہ نے اپنی سبکدوشی کے باوجود غیر قانونی طریقے سے 7 لاکھ روپے تنخواہ وصول کی۔

اس کے علاوہ ڈھائی لاکھ کا فرنیچر غائب کیا' کمیٹی نے سخت نوٹس لیتے ہوئے 10 لاکھ روپے کی واپسی کا مطالبہ بھی کیا یہاں تک نہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیرون ممالک سے پاکستانی سفارت خانوں کے لئے عمارتوں کی خریداری کرائے پر لینے اور مرمت کرانے کے بارے میں ایک کروڑ 65 لاکھ روپے کے گھپلے کئے گئے۔

1988ء میں جدہ میں ایک سابق سفیر نے 19 Air Condition غائب کر دیئے جن کا آج تک پتہ نہیں چل سکا اور نہ ہی اس سفیر کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی اس سفیر نے Air Condition سفارت خانے اور مدینہ منورہ میں پاکستانی ہاؤس سے اتروائے اور پھر انہیں پاکستان میں اپنے گھر لے آئے۔

کے پی آئی کے مطابق پبلک Accounts کمیٹی نے وفاقی محکموں میں غیر ضروری اخراجات اور وسائل کے بے دریغ استعمال کو رکوانے کے اقدامات کئے اور فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کوئی بھی محکمہ فنانس ڈویژن کی اجازت کے بغیر جو کہ مقررہ حد سے زائد اخراجات نہیں کرے گا۔ اور آئندہ تمام سفارت خانوں کی پوری طرح نگرانی کی جائے گی تاکہ آئندہ کوئی بھی بدعنوانی ممکن نہ ہو سکے۔

ریشم اپنے حسن کو کیش کرانے کا فن جانتی ہے

فلمی اداکارہ ریشم کے معاشقوں کی تفصیلی رپورٹ

روایتی سا جملہ ہے کہ --- فن کسی کی میراث نہیں

خداداد صلاحیتیں ہیں جو کسی بھی نظر اور مشاہدہ رکھنے انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں چیزوں ک اور تحرک کو سمجھنے اور پھر اس کے احساس کو اپنے میں ڈھالنے کی صلاحیت موجود ہو۔ دنیا میں ایسے کئی ئے اور چلے گئے جن کی بنیاد Technic پر تھی مگر ان تخلیق کا عمل شامل نہیں تھا۔ اس لئے وہ ایک وقت پر اور دوسرے وقت پر چلے گئے۔

شاعروں نے --- مروجہ طور اور زبان کے سہارے فن ے کی کوشش کی مگر --- لہٰذا وہ بہترین "ترجمان" تو بن گر --- فیض ---؟

افسانہ نگاروں نے --- کہانی کے روایتی افسانہ میں خود رکھا جس کے نتیجے میں وہ اچھے "ہولا ہے" تو بن گئے --- سعادت حسن منٹو؟

موسیقاروں نے --- روایتی موسیقی کے حصار میں اپنے کی تال تو سجائی جس سے وہ مناسب حد تک "موچی" گئے مگر خواجہ خورشید اور نصرت فتح علی خان؟

مصوروں نے --- اپنے برش نصابی سٹروکس میں ضائع کر ہیں وہ "Arcitect" تو بن گئے مگر --- استا الل

ی طرح بہت سے اداکار --- آئے اور چلے گئے مگر کار اور صبیحہ خانم جیسا اعزاز بہت کم لوگوں کو حاصل ں لئے کہ ریشم کا کیڑا ہی ریشم پیدا کرتا ہے۔ لیکن --- کو فنکار بنانے کے لئے بنیاد صلاحیتوں کے ساتھ یشن ان وژن بھی بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے ---

اور یوں جب تینوں چیزیں مل جائیں۔ تو ایک سچا فنکار وجود میں آتا ہے۔

ریشم --- بھی ایک ایسی ہی اداکارہ ہے جس میں خداداد صلاحیتیں بھی موجود ہیں اور اس کا وژن اور آبزرویشن بھی کافی مضبوط ہے بلکہ اس میں وہ احساس بھی موجود ہے جو کسی کردار کی ادائیگی میں اس کی بنیادی روح سے جڑا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ایک نیچرل حسین اداکارہ لگتی ہے۔

ریشم نے اپنی فنی زندگی کا آغاز ٹیلیویژن ڈراموں میں چھوٹے چھوٹے کرداروں سے کیا۔ تو ایوب خاور نے اس کے حسن اور اس کی فنی صلاحیتوں کو پرکھ لیا اور اپنی سیریل "دن" میں ایک بھرپور کردار دیا جس سے وہ مزید نکھر کر سامنے آئی --- اور پھر' قاسمی کہانی میں "سناٹا" --- صبا پرویز کی چھوٹی بہن کا اہم کردار ادا کیا۔ پھر ایوب خاور ہی کی کہانی گھر میں "امربیل" میں اہم کردار ادا کر کے ریشم نے اپنی فنی صلاحیتوں کو منوا لیا۔

اس دوران میں سید نور نے نیا فلم شروع کی تو انہوں نے ریشم اور بابر علی کو کاسٹ کیا جس پر فلمی دنیا کے ماہرین نے اپنی اپنی کہانیاں شروع کر دیں۔

نہ تو ریشم کی آنکھیں ہیروئنوں جیسی ہیں اور نہ ہی اس کا جسم اس قابل ہے کہ اس پر کثیر سرمایہ خرچ کیا جا سکے --- لیکن سچ تو یہ ہے کہ کچی عمر کی یہ اداکارہ اپنے حسن بے مثال اور اپنی صلاحیتوں سے پکی عمر میں داخل ہو چکی تھی۔ ریشم نے نیا میں اپنی صلاحیتوں کو تسلیم کروایا۔ تو پھر اسے اور بھی فلمیں ملتے گئیں۔ "جو 95" "سچ بچائے شور" "کڑیوں کو ڈالے دانہ" کی نمائش ہو چکی ہے جس میں

باقی آگے صفحہ 113 پر

الشركة الوطنية للصرافة
National Exchange Company

GOING HOME
BUT
YOUR WAY PASSES
THROUGH

NATIONAL EXCHANGE COMPANY

FOR ALL SORT OF REMITTANCES
& EXCHANGE OF CURRENCIES VISIT OUR
FOLLOWING BRANCHES :

NATIONAL EXCHANGE COMPANY

LIWA STREET MAIN BRANCH, ABU DHABI :
TEL.: 213841, 336716

SUBWAY BRANCH, ABU DHABI :
TEL.: 336095, 331455

NAIF ROAD BRANCH, DUBAI :
TEL.: 258796, 258798

AL AROOBA STREET BRANCH, SHARJAH :
TEL.: 359404, 350238

MAIN STREET BRANCH, AL AIN :
TEL.: 642499

سیالکوٹ کی

چوہدری

اختر علی

(ایم این اے)

سیاست کے عوامی ہیرو

جرائت مند لیڈر

مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (جونیجو گروپ) علاقہ کی

ڈویلپمنٹ تعمیر و ترقی کیلئے

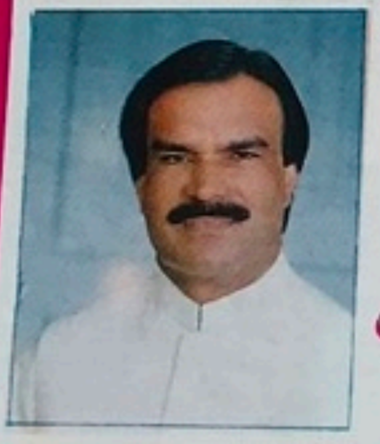

جو بے لوث گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں

ہم چوہدری گروپ کی علاقہ کیلئے

خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

منجانب: الحاج محمد صدیق چوہدری سیالکوٹ ٹیلی فون

ابوظہبی یو اے ای ٹیلی فون 323646 ٹیلی فیکس 311732 کار موبائل 05041720

سابق صدر پاکستان کلچرل سوشل سوسائٹی ابوظہبی

چوہدری ہاؤس 17/A ظفر علی روڈ سیالکوٹ کینٹ فون 86926

غریبوں کی پارٹی کا دعویٰ کرنے والے خود اربوں پتی بن بیٹھے ہیں

پنجاب کے تمام میٹروپولیٹن کارپوریشن کی پرنٹنگ کا کام اپنے رشتہ دار کو دے دیا

4 کروڑ روپے کی پرنٹنگ میں ایک کروڑ روپے مشتاق اعوان کے گھر پہنچ گئے

مشتاق اعوان کا کنگلا رشتہ دار راتوں رات امیر کیسے بنا؟

مشتاق اعوان کا رشتہ دار نواز شریف کا بہترین کارکن ہے

گذشتہ سال بھی پنجاب کے تمام سکولز کے داخلہ فارم اور رجسٹرڈ کا کام بھی اپنے رشتہ دار کو دیا تھا

"YOUTH INTER. L

یوتھ انٹرنیشنل لاہور
1996

Monthly "YOUTH
INTER. L

ہزہائی نیس شیخ جابر الاحمد الصباح امیر کویت

عزت ماٰب شیخ سعد العبداللہ آلسالم الصباح ولی عہد وزیراعظم کویت

برادر اسلامی ملک کویت میں چند روز

ایڈیٹرانچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین محمد صدیق القادری کے دورہ کی مکمل رپورٹ

کویت جو اپنی پر امن خارجہ پالیسی اور ہمسایوں کے ساتھ مثالی دوستی کی درخشاں مثال تھا جس کو نہ تو کبھی فوجی سازوسامان کی ضرورت پیش آئی اور نہ کبھی اسے فوج رکھنے کا خیال۔ کویت کی کرنسی اقتصادی حالت بہتر ہونے کی بناء پر عالمی اقتصادی مارکیٹ میں بڑی قدر تھی' کویت اپنی تیل کی کمائی عوامی فلاح و بہبود اور انسانیت کی خدمت اور اسلامی تحریکوں کے لئے وقف کئے ہوئے تھا اسلامی تحریکوں کے لئے فراخدلانہ مالی امداد سے خائف اسلام دشمن طاقتیں متحد ہوگئیں اور انہوں نے کویت کی اقتصادی حالت کو خراب کرنے اور دنیا میں اس کی ساکھ کو کمزور کرنے کے لئے سازشیں شروع کر دیں بالآخر ایک ایسی سازش کو عملی جامہ پہنایا گیا جس کی ابتداء 2 - اگست 1990ء میں عراق کے صدر صدام حسین سے ہوئی جس نے یہود و نصاریٰ کے کہنے پر ایک انتہائی پر امن اسلامی ملک پر لشکر کشی کر دی۔ کویت پر عراقی لشکر کشی تاریخ کا سیاہ ترین اقدام تھا یعنی بھائی کے ہاتھوں بھائی کی پگڑی کو اچھالنے کا تماشا دیکھا گیا جس کے نتیجے میں دنیا کا امیر ترین ملک کھنڈرات میں بدل گیا' ہزاروں مظلوم کویتیوں کو نہ صرف گرفتار کیا گیا بلکہ ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے قومی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا گیا لوگوں کو نقل مکانی اور اسلامی اقدار کو پامال کرنے پر مجبور کیا گیا تو لازماً" کویت کو اپنے دفاع کے لئے اقوام متحدہ سمیت بڑی طاقتوں کا سہارا لینا پڑا جو کہ ان کی خواہش بھی تھی۔ اتحادی فوجیں اپنے اپنے بیڑے لے کر میدان میں اتر آئیں پھر دیکھتے ہی دیکھتے جدید اسلحہ استعمال ہوا اور پھر اقوام متحدہ' امریکہ' برطانیہ' جرمن اور فرانس کے بھرپور تعاون سے یہ ملک دوبارہ آزاد ہوا۔ آج وہی ملک کویت ایک آزاد خود مختار مملکت کی حیثیت سے ترقی و کامرانی کی طرف گامزن ہے۔

کویت پاکستان کا ہمیشہ قابل اعتماد برادر اسلامی ملک ہے جس نے نامساعد حالات میں پاکستان کی ہمیشہ مدد کی اور ہزاروں پاکستانیوں کو باعزت روزگار مہیا کر کے زرمبادلہ کا ذریعہ بنا لیکن افسوس صد افسوس خلیجی جنگ اور خلیجی بحران میں اپنے عظیم دوست ملک کویت اور برادر کویتی عوام کی توقعات پر پورا نہ اتر سکے۔ ہماری حکومت بحران کے دنوں میں کویت اور خلیجی ملکوں میں قومی مفادات کا تحفظ نہ کر سکی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گلف میں ہر میدان میں پاکستانی مفادات کو شدید نقصان پہنچا جس کا ابھی تک ازالہ نہیں ہو سکا۔

مجھے چند روز پہلے کویت کے مطالعاتی دورے پر جانے کا موقع ملا میں نے اپنی خواہش کے مطابق وہاں کی سیاسی' سماجی' اقتصادی اور معاشرتی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا چونکہ میرا یہ دورہ حکومتی سطح کا نہیں تھا میں گویا کویتیوں کے لئے اجنبی نہیں تھا نہ میرے لئے کویتی اجنبی تھے میرا تعلق اس وقت ہوا تھا جب کویت پر ایک مسلمان ملک نے کھلی جارحیت کا ارتکاب کیا تھا میں نے محدود وسائل کے باوجود کویت پر جارحیت کے

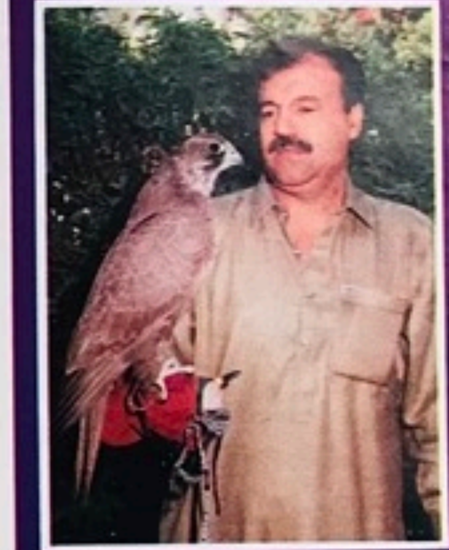

طیور صقر و شاہین فالکن (چرگ)

سید زاہد محمود شاہ ہاشمی عرف میٹھو شاہ

سید زاہد محمود شاہ عرف (میٹھو شاہ) کی شخصیت فالکن (چرگ) کے حوالے سے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ فالکن کے فیلڈ میں ان کی فیملی کا شمار پاکستان کی مشہور و معروف فیملی میں ہوتا ہے۔ ان کے والد سید فیاض حسین ہاشمی بھی فالکن کی بڑی پاپولر شخصیت تھے۔ فالکن کی دنیا میں اس فیملی نے پاکستان کے نام کو عرب ملکوں میں روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سید زاہد محمود شاہ ہاشمی فالکن کی بین الاقوامی تنظیم (NAFA) کے پہلے پاکستانی معبر ہیں۔ اچھے فالکن کی پہچان میں وسیع تجربہ ہے۔ فالکن میں دلچسپی رکھنے والی عرب دنیا کی اہم شخصیات نہ صرف انہیں جانتی ہیں بلکہ ان کے تجربے اور معلومات سے بھی استفادہ حاصل کرتی ہیں۔ فالکن کی خریداری میں ان کے مشوروں اور خدمات کو بہت اہمیت دیتی ہیں۔ سید زاہد محمود شاہ نے فالکن کی نامور عرب شخصیات کے بارے میں بتایا: **سعودی عرب** کے ہیز ہائی نس پرنس سلطان بن عبدالعزیز السعود' ہز ہائی نس پرنس نائف بن عبدالعزیز السعود' ہز ہائی نس پرنس سعود الفیصل' پرنس فہد بن سلطان' پرنس محمد بن نائف پرنس مشیل بن سعود' پرنس بدر بن سعود اور **کویت** کے شیخ سالمین اور **متحدہ عرب امارات** کے ہز ہائی نس شیخ زاید بن سلطان النہیان' ہز ہائی نس شیخ مکتوم بن راشد المکتوم' ہز ہائی نس شیخ محمد بن راشد المکتوم' ہز ہائی نس شیخ خلیفہ بن زاید النہیان' شیخ سلطان بن زاید النہیان' شیخ محمد بن زاید النہیان' شیخ تہنون بن محمد النہیان' شیخ سرور بن محمد النہیان' شیخ سلطان بن ہمدان' شیخ منان المکتوم' شیخ حشر بن مکتوم' شیخ محمد بن خلیفہ المکتوم۔ **قطر** کے امیر قطر شیخ حامد بن خلیفہ الثانی' شیخ ناصر الثانی ہیں۔ مندرجہ بالا یہ شخصیات فالکن کی پہچان اور شکار میں عالمی سطح پر مانی ہوئی ہیں۔ ان عرب شخصیات نے فالکن کے شکار میں اپنے آپ کو بین الاقوامی سطح پر منوایا ہے۔ یہ شخصیات فالکن کی سب سے زیادہ پہچان اور دلچسپی کی حامل ہیں اور انہیں فالکن کے شکار کا بے حد شوق اور جذبہ ہے۔ یہ شخصیات بیسٹ نون فالکنز ہیں۔

منجانب: **سید زاہد محمود شاہ ہاشمی عرف میٹھو شاہ بن فیاض شاہ ہاشمی**

ایڈریس: 31/S/105 فیاض لاج بنک کالونی سوسائٹی سٹریٹ' زبیدہ پارک سمن آباد' ملتان روڈ لاہور پاکستان
مکتب طیور صقر و شاہین لاہور پاکستان فون لاہور 042-7598757 - موبائل: 0321-397806-0351-397806-0342-397806

خلاف آواز بلند کی تھی بلکہ 2 - اگست 1990ء کو بے لوث خدمت اور اپنے صحافی دوستوں کی رضامندی کے بغیر اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عراق لشکر کشی کو تاریخ کا سیاہ ترین اقدام قرار دیا تھا صحافی دوستوں کا کہنا تھا کہ کویتی احسان فراموش ہیں کویت کے دورے کے دوران مجھے خوشگوار حیرت کا سامنا کرنا پڑا جب میرے دوست نے کویت کی اعلیٰ شخصیت کو یہ بتلایا کہ میں نے عراق کی لشکر کشی کے وقت کویت کا بھرپور ساتھ دیا تو اس اعلیٰ شخصیت نے اٹھ کر میرا ہاتھ چوما اور براور کہہ کر مجھے سینے سے لگا لیا۔ اظہار تشکر کے لئے اس شخصیت نے مجھے کچھ نقدی دینا چاہی جو ہم نے شکریے کے ساتھ واپس لوٹا دی اس شخصیت نے کہا جو دوست ہمارے مشکل وقت میں کام آیا اسے ہم کیسے بھول سکتے ہیں۔ کویت میں قیام کے دوران جن اہم شخصیات سے ملاقات کا پروگرام تھا ان میں ہزایکسیلینسی شیخ سعود ناصر الصباح وزیر اطلاعات تھے' آپ پروقار پرکشش شخصیت کے مالک ہیں آپ کا شمار کویت کے منجھے ہوئے لیڈروں میں ہوتا ہے۔ انٹرنیشنل ریلیشن میں خاصا عبور رکھتے ہیں آپ امیر کویت کے قریبی ساتھی اور حکمران فیملی سے تعلق رکھتے ہیں افسوس ملاقات کے دن انہیں اچانک امریکہ کے دورے پر جانا پڑا جس کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کویت میں میں نے دیکھا کہ امیر کویت شیخ احمد بن جابر الصباح کی ولولہ لیڈر شپ نے کھنڈرات بنے ہوئے کویت کو قلیل مدت میں جدید کویت کی صورت میں دوبارہ ترقی و خوشحالی کی راہ پر ڈال کر بین الاقوامی آئل مارکیٹ میں کویتی دینار کو برتری دلا دی ہے۔ اس ساری خوشحالی میں سارا کریڈٹ امیر کویت موجودہ شیخ احمد جابر الصباح کراؤن پرنس جرات مند کویتی حکومت کو جاتا ہے۔

عراق کی قید میں
چھ سو سے زائد مظلوم کویتی شہریوں کی رہائی کا مسئلہ

کویت کے دورے کے دوران میری ملاقات 91-90ء میں کویت پر عراقی قبضے کے دوران چھ سو سے زائد لاپتہ ہونے کویتی شریف شہریوں کے خاندانوں کے مختلف افراد سے ہوئی ہے۔ مظلوم اور متاثرہ خاندانوں نے عالمی اداروں اور حقوق انسانیت کی علمبردار عالمی تنظیموں اور بین الاقوامی میڈیا پر زور دیا ہے کہ عالمی ادارے پانچ سالوں سے قید کویتی باشندوں کی رہائی کا بندوبست کریں اور سینکڑوں بے گناہ شہریوں کے قتل عام کی تحقیق کرے متاثرہ خاندانوں کے کہنے کے مطابق عراقی فوج کویت پر جارحیت کے وقت کویتیوں کو عراق منتقل کر چکے ہیں۔ اس بات کے ان کے پاس ٹھوس ثبوت اور دلائل موجود ہیں۔ عراق نے گرفتار کویتی باشندوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا وہ کوئی مسلمان غیر مسلم کے ساتھ بھی نہیں رکھتا۔ لیکن اتنا زور دینے پر بھی عالمی تنظیموں نے کوئی تعاون نہیں کیا جس سے عراقی انتظامیہ کے عدم تعاون اور ٹال مٹول کی پالیسی نے بین الاقوامی سازش کے شک و شبہات کو یقین میں بدل دیا۔ عراق قبضے کے دوران گمشدہ کویتیوں کے عزیز و اقارب کو نمائندہ تنظیم کویت گریجویٹ سوسائٹی عراقی قید میں مظلوم کویتی شہریوں کی رہائی کے لئے کافی سرگرم عمل ہے گمشدہ کویتیوں کے اہل خاندان کی تنظیم لاپتہ کویتیوں کے معاملہ کو عالمی حادثات و واقعات میں سرفہرست لانے کے لئے کوشاں ہیں۔

تنظیم کا کہنا ہے کہ جس عالمی ادارے نے کویت کے مظلوم شہریوں کو عراق کے قبضے سے رہائی دلائی جائے اور انسانی مسئلے کی وسیع پیمانے پر بین الاقوامی میڈیا کے ذریعے مہم چلائی جائے۔ اور بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ کانفرنسوں میں جارج بش' تھیچر سمیت ایسی شخصیات کو مدعو کیا جائے' جنہوں نے کویت کی آزادی کے لئے ساتھ دیا تھا۔

کویت بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے چیئرمین
محمد ایچ الحمیدی سے ملاقات

کویت بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے خوبصورت دیدہ زیب ہیڈ کوارٹرز میں میری ملاقات وہاں کے چیئرمین محمد ایچ الحمیدی Muhammad H.Al-Hamidi سے ہوئی آپ ایجوکیشن کی وزارت میں انڈر سیکرٹری ہیں۔ بنیادی طور پر آپ ٹیچر ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بڑے مہمان نواز اور فرض شناس خدمت خلق کے جذبے سے سرشار شخصیت ہیں۔ کئی سالوں سے آپ کویت بوائے اسکاؤٹس کے چیئرمین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

کویت بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کی 60 سالہ تقریبات

چیئرمین بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن محمد ایچ الحمیدی سلطنت آف اومان کے بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے چیئرمین کے ساتھ

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کویت میں اس وقت 8000 ہزار کویتی اسکاؤٹس کام کر رہے ہیں جن کو بڑھا کر گیارہ ہزار کی تعداد میں لانے کا فیصلہ کیا ہے امیر کویت کی خصوصی دلچسپی سے یہاں 60 سالہ تقریبات نیشنل لیول پر منائی جا رہی ہیں۔ گلف اور ورلڈ لیول پر سکاؤٹنگ کی ریلیاں منعقد کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا اس وقت کویت بوائے اسکاؤٹس کا شمار عرب ممالک میں فعال ترین ایسوسی ایشنوں میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کویتی اسکاؤٹس نے سینیگال میں اسلامی ممالک اسکاؤٹس جمبوری میں بھی شرکت کی ہے۔ اسکاؤٹنگ کی تحریک میں کویت کا بہت اہم رول ہے۔

کویت میں اسکاؤٹنگ کی تحریک کی 60 سالہ تقریبات بڑے جوش و خروش اور شایان شان طریقے سے منائی جا رہی ہے۔ کویت حکومت کی تمام اہم وزارتیں ان تقریبات کی کامیابی کے لئے بھرپور معاونت کر رہی ہیں۔ تقریبات کا قومی سطح پر انعقاد کیا جا رہا ہے۔ کویتی عوام اور نوجوان بھرپور دلچسپی لے رہے ہیں۔

محمد ایچ الحمیدی یوتھ انٹرنیشنل کے یو اے ای پر خصوصی شمارے کا مطالعہ کرتے ہوئے

کویت کے محکمہ کسٹم کے ڈائریکٹر ابراہیم انعام سے ملاقات

میری ملاقات جب کویت کے محکمہ کسٹم کے ڈائریکٹر ابراہیم انعام سے ہوئی تو میں نے ان سے کئی ایک سوال کئے جن کے جوابات بڑے پرسکون لہجے میں دیئے۔ میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کویت میں ڈیوٹی فری زون قائم کر رہے ہیں جس سے یہاں غیر ملکی سرمایہ کاروں کی بہت بڑی تعداد انڈسٹریز لگائے گی تاکہ کویت کی تجارت کو فروغ حاصل ہو۔ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا۔

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کویت بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے چیئرمین سیکرٹری جنرل اور دیگر عہدیداروں کے ہمراہ۔

کویت بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے اہم عہدیدار یوتھ میگزین انٹرنیشنل کو دیکھ رہے ہیں۔

کرامت اللہ خاں غوری پاکستان کے منجھے ہوئے سفارت کار ہیں جنہوں نے 1966ء میں فارن سروس میں آکر نیویارک' منیلا' جاپان سمیت کئی ملکوں میں سفارتی فرائض انتہائی ذمہ داری سے سر انجام دیئے۔ 1978ء میں بحیثیت قونصلر کویت متعین ہوئے اگست 81ء تک 1988ء سے 1991ء تک الجزائر میں سفیر رہے' دسمبر 91ء میں کویت کے سفیر مقرر کئے گئے۔ پاک کویت برادرانہ

کویت میں پاکستانی سفیر

کرامت اللہ خان غوری

سے تازہ ترین حالات پر انٹرویو

تعلقات کے فروغ میں آپ کی گراں قدر خدمت قابل تحسین ہیں۔ سفیر پاکستان سے یوں تو بہت طویل ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں میں نے ان سے سوال کیا۔

سوال :- بحیثیت سفارت کار کویت میں کیسا تجربہ رہا' پاک کویت تعلقات کیسے ہیں ان تعلقات کو دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بڑھانے کی کیا کیا تجاویز ہیں اور کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

جواب دیتے ہوئے کہا صدیق القادری صاحب سب سے پہلے میں آپ کو کویت کے دورے کے موقعہ پر پاکستان ایمبیسی کویت میں خوش آمدید کہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ کے موجودہ دورے سے کویت سے یقیناً پاک کویت برادرانہ تعلقات میں پیش رفت ہوگی۔

بات بڑھاتے ہوئے انہوں نے کہا کویت سے میرا تعلق 1978ء سے ہے کویت کی حکومت اور لوگ انتہائی مہمان نواز اور پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں کویت کو حکومت کے تعاون سے اپنے وطن کی طرح رہتا ہوں۔

دیار غیر والی کوئی بات محسوس نہیں ہوئی ہر مرحلے میں یہاں کی حکومت نے میرے ساتھ تعاون کیا۔

کرامت اللہ خاں غوری

جب کویت پر عراق نے قبضہ کیا پاکستان دنیا کے صف اول کے ملکوں میں تھا جنہوں نے کویت کی آزادی اور خود مختاری کی نہ صرف بھرپور حمایت کی تھی بلکہ کویت کی حمایت میں لڑنے کے لئے پاکستان نے دس ہزار فوج سعودی عرب روانہ کی۔

عراقی جارحیت کی مذمت کے سلسلہ میں کویت کی حکومت آج بھی پاکستان کی شکر گزار ہے۔

سوال :- ہمارے کویتی بھائیوں کو شکایت ہے کہ جب کویت پر عراق نے جارحیت کا ارتکاب کیا تو پاکستانی مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے عراق کی حمایت میں جلسے' جلوس نکالے' بحیثیت سفیر آپ یہ بتائیں کہ ایسا کیوں ہوا؟

جواب :- آپ نے بہت اہم سوال دہرایا میں جب 91ء میں بحیثیت سفیر آیا تھا اس وقت کویت نازک حالات اور عراقی تسلط سے آزاد ہوا تھا ہمارے دشمنوں نے صدیوں پرانے پاک کویت تعلقات خراب کرنے اور منفی پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش کی تھی بعض مولویوں نے صرف ذاتی مفاد کے لئے کویتیوں کے ذہنوں میں غلط فہمیاں بڑھانے کی کوششیں کیں۔ ایسے پروپیگنڈے سے کویت کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی میں نے پاکستانی سفیر ہونے کی حیثیت سے یہاں کی اعلیٰ شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور انہیں یقین دلایا تھا کہ پاکستانی حکومت نے کویت کی آزادی کے لئے اصولی موقف اختیار کیا تھا وہ اخلاقی قانونی لحاظ سے درست تھا۔

سوال :- غوری صاحب کیا آپ یہ بات اپنے تجربے کی روشنی میں بتانا پسند کریں گے کہ جی سی سی کنٹری کی تنظیم کا مستقبل کیا ہے؟

جواب :- قادری صاحب جی سی سی ممالک کوآپریشن بڑی خوش آئند بات ہے یہاں تک کہ ان کے مفادات مشترک سہی مگر ان کی اقتصادیات ایک دوسرے سے بہت زیادہ مناسبت رکھتی ہیں۔ مذہب' تہذیب و تمدن اور زبان ایک اور جغرافیائی لحاظ سے باعث کشش ہے باہمی تعاون کی جتنی گنجائش جی سی سی ممالک میں موجود ہے شاید ہی کسی علاقائی تنظیم میں ہو۔

سوال :- کویت کو بین الاقوامی اہمیت کی مارکیٹ میں تجارت کا توازن پاکستان کے حق میں کیوں نہیں ہے؟

جواب :- حکومت کی سطح پر تعاون موجود ہے لیکن عوامی لیول پر تعاون کے فروغ میں بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں پاکستانی مصنوعات کی بہت گنجائش موجود ہے اس لئے پاکستانی تاجروں کو یہاں آکر مارکیٹ ڈیمانڈ کے مطابق چیزیں تیار کر کے بھیجنے کی ضرورت ہے پاکستان ایک سال میں چھ سو ملین ڈالر کا تیل کویت سے پورا کرتا ہے۔

پاکستانی تاجروں کو کویت مارکیٹ کی ڈیمانڈ کے مطابق چیزیں بھیجنے کی ضرورت ہے۔

ہماری تیل کی سالانہ برآمد 25 سے تیس ملین ڈالر تک ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں تجارت کا توازن ہمارے حق میں نہیں ہے اس عدم توازن کو ہم اپنے حق میں اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک پاکستان تیل میں خود کفیل نہ ہو جائے۔

پاکستانی سفیر سے جب میں نے پاک کویت ثقافتی تعلقات کی پیش رفت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواباً کہا۔

یہ درست ہے کہ ہم نے قومی سطح پر اپنے فرائض ثقافت کے شعبے کو روشناس کروانے میں استعمال نہیں کئے۔ کویت جیسے دوست ملک میں اپنی ثقافتی سرگرمیوں کو نظر انداز کرنا ہمارے حق میں کسی صورت بہتر نہیں ہے۔

برادرانہ دوستانہ تعلقات کے فروغ میں ثقافتی سرگرمیوں کا بڑا گہرا اثر اور رول ہوتا ہے ثقافتی سرگرمیوں کو روکنے کا سلسلہ مارشل لاء کے دور میں شروع ہوا تھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے کلچر کے میدان میں اپنے روایتی حریف بھارت کو واک آور دیا ہوا ہے۔

کلچر کے میدان میں ہم نے اپنی ثقافت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے روایتی حریف بھارت کو واک آور دے رکھا ہے۔

خلیج ممالک میں جہاں لاکھوں پاکستانی مقیم ہیں لیکن یہاں سینما گھروں میں صرف بھارتی فلموں کی نمائش ہوتی ہے پاکستانی فلموں کی عدم دستیابی کے لئے انہیں بھی انڈین فلمیں دیکھنا پڑتی ہیں۔

گلف کی مارکیٹ میں پاکستانی فلموں کو روشناس کروانے کے لئے پاکستانی فلمی پروڈیوسروں کو فلموں کے مکالموں پر عربی ترجمہ لگانا چاہئے کئی مرتبہ یاد دہانیوں کے باوجود پاکستانی پروڈیوسروں کے کانوں تک جوں نہیں رینگی۔ ہمارے ذمہ دار لوگوں کو اس بارے میں کوئی احساس تک نہیں ہے۔ ہندوستان نے اپنے ثقافتی کلچر کو اجاگر کرنے کے لئے بین الاقوامی مارکیٹ میں تجارتی ٹیلی ویژن' ڈی ٹی وی' این ٹی وی' سونی ٹی وی' کے نام پر کتنی تیزی دکھائی۔ جس کی وجہ سے انہیں ایک مقام حاصل ہوگیا ہے آج کی دنیا سیٹلائٹ کی دنیا ہے ہاٹ لائن پر انقلاب برپا پیدا ہوگیا ہے اسی وجہ سے ہندوستان' سری لنکا' فلپائن' بنگلہ دیش جو پہلے ہم سے بہت پیچھے تھے اب یہی ممالک کلچر اور افرادی قوت کے شعبے میں ہمیں پیچھے چھوڑ چکے ہیں اگر بروقت ہم نے اس شعبے کی طرف توجہ نہ دی تو بہت جلد افرادی قوت کا شعبہ بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ بیرونی دنیا میں ہمیں ہنرمند افرادی قوت درکار ہے۔ اس لئے میں نے

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین جناب صدیق القادری کے حالیہ دورہ کویت کے دوران سفیر پاکستان کرامت اللہ غوری کی دی گئی دعوت میں میزبان اور مہمان کا گروپ فوٹو۔

ظفر اللہ شیخ

کویت میں کمرشل وایجوکیشن قونصلر سے گفتگو

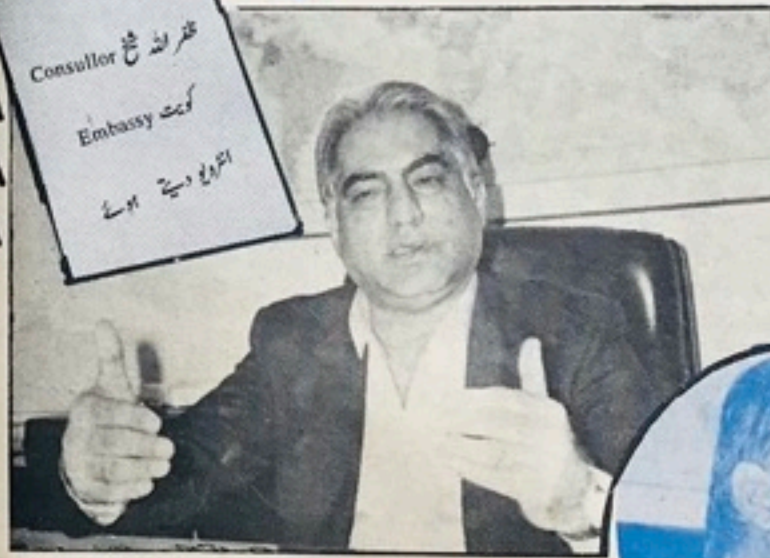

ظفر اللہ شیخ Consullor کویت Embassy انٹرویو دیتے ہوئے

ظفر اللہ شیخ پیشہ کے لحاظ سے قانون دان ہیں۔ میرپور خاص سندھ پاکستان سے تعلق ہے سی ایس ایس کے بعد فارن سروس میں آئے پہلی پوسٹنگ جاپان میں ہوئی۔ تین سال جاپانی سیکھی' ڈھاکہ میں فسٹ سیکرٹری رہے' چار سال جدہ میں قونصلر رہے' پھر ڈپٹی چیف پروٹوکول کراچی رہے' 92ء سے کویت میں پولیٹیکل' ایجوکیشن' انفارمیشن' کمرشل' کلچر اور پروٹوکول قونصلر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ظفر اللہ شیخ ایک تجربہ کار وسیع المطالعہ روشن خیال' متاثرین شخصیت کے مالک ہیں ایجوکیشن کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کویت میں انٹر سائنس اور انٹر آرٹ کے بعد یہاں تعلیم نہیں ہے۔ گریجویشن لیول پر یہاں کوئی درس گاہ موجود نہیں

اس لئے بچوں کے والدین کو ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مجبوراً" یہاں سے پاکستان جانا پڑتا ہے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اوورسیز پاکستانی فاؤنڈیشن نے جن کے پاس اوورسیز پاکستانیوں کے کروڑوں روپے بطور امانت پڑے ہیں انہوں نے اوورسیز پاکستانیوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کچھ نہیں کیا فاؤنڈیشن کا صرف او پی ایف ہال ڈگری کالج ہے۔

اوورسیز پاکستانیوں کا صرف او پی ایف گرلز کالج ہے ڈگری لیول کی کوئی درس گاہ نہیں

یہاں پاکستانی پانچ سکول ہیں پندرہ ہزار کے قریب بچے زیر تعلیم ہیں یہاں پاکستانی سکول کویتیوں کے ہیں ان کا الحاق فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے ساتھ ہے پاکستانی

[illegible] کے مسائل کیونٹی کی تعلیم سے وابستہ ہیں۔ ان [illegible] کی انسپکشن' ایجوکیشن کے متعلقہ مسائل کو حل [illegible] ایجوکیشن قونصلر کی ذمہ داری ہے۔ پاکستانی ایمبیسی [illegible]ست تو ہے لیکن ہم Officialy انتظامی معاملات [illegible] مداخلت کے مجاز نہیں۔

یہاں کے پاکستانی سکولز کی فیس اور سکول کا آؤٹ [illegible] ڈسپلن ہے جو لوکل منسٹری آف ایجوکیشن کی ذمہ [illegible]ی ہے۔

[illegible]ت میں انڈین' پاکستانی' امریکن اور انگلش سکول بھی [illegible] تنخواہ دار طبقہ کے بچے ان پاکستانی سکولوں کے [illegible]جات کی وجہ سے داخلہ نہیں لے سکتے۔

ظفر اللہ شیخ نے تجویز دیتے ہوئے کہا وزارت تعلیم [illegible]ن کو چاہئے کہ وہ اوورسیز پاکستانیوں کی بہتر تعلیم کے [illegible] انٹر' گریجویشن لیول پر اسلام آباد' پشاور' کراچی اور [illegible]' لاہور' حیدر آباد' فیصل آباد' ملتان میں اوورسیز [illegible]نیوں کے بچوں کے لئے ڈگری لیول کے کالجز کھولے [illegible] قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے الحاق کرے۔

[illegible] پاک کویت تجارتی تعلقات کے حوالے سے بات [illegible] کرتے ہوئے ایجوکیشن و اقتصادی قونصلر ظفر اللہ شیخ [illegible] بتایا 1972ء میں کویت اور پاکستان کے درمیان ایک [illegible]دی ماحول پروان چڑھا جس کے تحت پاکستان کویت [illegible]سٹمنٹ کمپنی کے نام سے ایک ادارہ بنا جس کے شیئرز [illegible] اللہ اطمینان بخش ہیں۔ اس کمپنی کے شیرٹن ہوٹل 65% حصص جو 90 ملین ڈالر ہیں کے شیئرز ہیں۔

پاکستان کویت انوسٹمنٹ کمپنی کے شیرٹن ہوٹل میں 65% شیئرز ہیں

[illegible] جہاں تک کویت کی طرف سے اس شعبے نے ہماری [illegible]ی 1976ء سے لے کر 1995ء تک ہمیں کویت کی [illegible] سے 250 ملین ڈالر کی امداد مل چکی ہے۔ 12 [illegible] پراجیکٹس کے لئے اس میں ریلوے لائن بھی

شامل ہے اس کے علاوہ پاک کویت میں ایگریمنٹ ہوا ہے کہ 2 بلین ڈالر سے زیادہ آئل ریفائنری بلوچستان میں لگ رہی ہے یہ ریفائنری 1997ء تک پروڈکشن میں آجائے گی 600 ملین امداد سے اس ریفائنری کی پروڈکشن ہوگی۔

سعودی عرب کی مارکیٹ کی ایکسپورٹ کی طرح گلف میں ایکسپورٹ بزنس بڑھ رہا ہے دوبئی اور سعودی عرب کی مارکیٹ دراصل کویت کی مارکیٹ کو اٹھنے نہیں دے رہی۔ دوسرا کویت کی مارکیٹ اس لئے اٹھ نہیں رہی کویت نے تباہ شدہ شہروں کی تعمیر و ترقی اور تعمیر نو

ظفر اللہ شیخ Consullor پاکستان Embassy کویت یوتھ انٹرنیشنل کے کویت کی حمایت میں تاریخی میگزین کا مطالعہ کرتے ہوئے

کے لئے 80 بلین ڈالر کا خرچہ ری کنڈیشن پر خرچ کیا ہے۔

سب سے زیادہ خرچہ جلی ہوئی آئل ویلز پر آیا ہے دوسرا بڑا خرچہ دفاعی ساز و سامان پر آتا ہے کویت کے پانچ ملکوں کے ساتھ دفاعی ایگریمنٹ ہیں جس پر بجٹ کا زیادہ حصہ اس پر خرچ ہوتا ہے۔

حکومت کویت اپنی اکنامک حالت کو سدھارنے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک تجویز

کویت میں فری زون کی ہے تاکہ دوسرے ملکوں کے بزنس مین کویت میں انڈسٹریز لگائیں اور سرمایہ کاری کریں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان کی ملٹی نیشنل کمپنیز کو یہاں متعارف کرائیں۔ لیکن ہمارے پرائیویٹ بزنس مین جو نمونہ جات فراہم کرتے ہیں اس کے مطابق ایکسپورٹ پروموشن بیورو کے ادارے نمونہ جات کے مطابق اشیاء فراہم کرنے کا انتظام نہیں کرتے ان کی اس ڈنڈی کی وجہ سے یہاں ہمیں کم از کم دس ملین ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔ ہماری کوششوں سے پچھلے سال' فرنیچر' ہنڈی کرافٹس' کارپٹس' لیدر پروڈکٹس' رائس اور ریڈی میڈ گارمنٹس اور ریسٹورنٹ کی پروڈکٹس کے لئے 8 ملین ڈالر کا بزنس پاکستان کو ملا۔

کلچر سرگرمیوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہاں کوئی فارنر ایسوسی ایشن نہیں بنا سکتا" سارے لوگ کفیلوں کے تحت کام کرتے ہیں یعنی مقامی باشندوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں یہاں ہماری 90 ہزار سے زیادہ کیمونٹی کے علاوہ انڈین' بنگلہ دیشی' سری لنکن' مصری' فلپائنی موجود ہیں جو وقتاً" فوقتاً" ثقافتی' ادبی' سماجی فنکشن کرتے رہتے ہیں۔

ان کو دیکھتے ہوئے ہم بھی کہتے ہیں کہ یہاں کلچر شو منعقد کئے جائیں' مینا بازار لگائے جائیں' کیمونٹی کی سرگرمیوں کے سرکردہ لوگ بھی اپنے طور پر سماجی' ثقافتی تقریبات کرتے رہتے ہیں۔ آج کل ہم کویتی کمپنی کے ساتھ مل کر پی آئی اے کے اشتراک سے ٹورازم کلچر آفس کھول رہے ہیں تاکہ پاکستان کے ٹورازم کو بڑھانے میں مدد ملے۔

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل ظفر اللہ شیخ سے اہم امور پر انٹرویو لیتے ہوئے

لیبر ٹی Welfare اتاشی اپنے سٹاف آفیسر کے ساتھ اہم امور پر بات کرتے ہوئے

دوستوں میں مسکراہٹوں کا تبادلہ شاہ خاور، صدیق القادری

کویت میں کمیونٹی ویلفیئر اتاشی سید شاہ خاور سے خصوصی انٹرویو

شاہ خاور کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں کویت کی پاکستانی کمیونٹی میں شاہ خاور ایک عوامی مزاج رکھنے والے ان تھک، محنتی نوجوان باصلاحیت انسان، ہر دلعزیز سفارت کار کے طور پر پکارے جاتے ہیں۔ وہ کمیونٹی ویلفیئر ونگ کے پہلے اتاشی ہیں جو اپنے فرائض ذمہ داری، فرض شناسی، جذبہ خدمت خلق سے سر انجام دے رہے ہیں کویت کے پاکستانی حلقوں میں انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

قارئین آیئے ہم شاہ خاور سے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔

سوال :- شاہ خاور صاحب ذرا ہمارے قارئین کو اپنی شخصیت کا تعارف تو کرائیں۔

جواب :- صدیق القادری صاحب آپ تو جانتے ہیں کہ میں سیلف میڈ انسان ہوں پارا چنار، کرم ایجنسی سے تعلق ہے 3 جنوری 1964ء کو پیدا ہوا۔ 1979ء میں میٹرک وہاں سے کیا پھر گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے 1982ء میں انٹرمیڈیٹ اور پھر 1984ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور 1987ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی پھر 88 سے 95ء تک راولپنڈی میں پریکٹس کی۔ کامن ویلتھ یگ لائیر کورس جو کہ یونائیٹڈ

پاکستانی مین پاور کا مقابلہ دوسری اقوام کی لیبرز سے ہے جو زیادہ نرم اور تابعدار ہونے کے ساتھ کم معاوضے پر بھی کام کرلیتے ہیں

شاہ خاور اپنے آفس میں لوکل ایمپلائز کے مسائل سنتے ہوئے

کنگ ڈم برٹش میں ہوتا تھا اس کورس کے لئے پاکستان سے سلیکٹ ہوا لیکن کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کی جاب کو ترجیح دی 17 مارچ 1995ء کو بحیثیت کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کویت کے فرائض سنبھالے۔

سوال :- بحیثیت کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کویت میں قیام کیسا رہا مین پاور میں خاطر خواہ نہ اضافہ ہونے کا کیا سبب ہے؟

جواب :- کویت کی عراقی تسلط سے آزادی کے بعد ہماری پاکستان ایمبیسی نے 19 فروری کے بعد کام شروع کیا یہاں حکومت کو بہت ہی متحرک قسم کے انتھک محنتی شخص کو ویلفیئر اتاشی بھیجنا چاہئے تھا لبریشن سے پہلے یہاں پانچ چھ لاکھ فلسطینی تھے جن کے جانے سے یہاں پاکستانیوں کے لئے بہت اچھے چانس تھے حکومت پاکستان نے یہاں ایک اچھا لیبر آفیسر بھیجنے کی بجائے نیشنل لاجسٹک سیل کا ایک ریٹائرڈ بریگیڈیئر بھیج دیا جو کہ ایک اچھا انسان ہونے کے باوجود لیبر فیلڈ میں ناتجربہ کاری کی وجہ سے قومی مفادات کا تحفظ نہ کر سکا۔

گورنمنٹ پاکستان اس وجہ سے ٹریڈ کے علاوہ لیبر مارکیٹ کے شعبے میں یہاں توجہ نہ دے سکی جس سے ہماری مین پاور کے ریشو میں وہ اضافہ نہ ہوا جو کہ عراقی جارحیت سے پہلے تھا۔

کمی کا دوسرا سبب پاکستانیوں کا رویہ دوسرے ملکوں کے لوگوں کی نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے معمولی بات پر بگڑ جاتے ہیں ایمپلائز کے ساتھ توہین آمیز رویہ دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے۔

سوال :- آپ کو کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کی حیثیت سے کویت میں ایک سال کا عرصہ گذر گیا اپنی کارکردگی کے بارے میں ہمارے قارئین کو آگاہ کریں۔

جواب :- جب ہم اپوائنٹ ہوئے تو ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ 20 ہزار افراد کو روزگار دلانا ہے لیکن کویت کے بجٹ میں کمی کی وجہ سے کئی مدوں میں اخراجات کم ہوئے جس کی وجہ سے تعمیراتی کام کم ہو رہے ہیں یہاں کی حکومت نے غیر ملکی لیبر کم کرنے کے لئے بعض اقدامات کیے ہیں جن میں پرائیویٹ سیکٹر میں غیر ملکی لیبر فورس منگوانے پر پابندی ہے جو گذشتہ دو سال سے جاری ہے۔ سرکاری و نیم سرکاری منصوبوں کے لئے لیبر منگوانے کی اجازت ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر میں ویزے نہ ہونے کی وجہ سے ہم یہاں پاکستانی لیبر کا ٹارگٹ پورا نہیں کر سکے۔ دوسری بڑی وجہ تنخواہیں انتہائی کم ہونے کی وجہ سے ہم نے بہت ساری ڈیمانڈ تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ مثال کے طور پر بعض کمپنیوں کی تنخواہوں کے حساب سے غیر ہنرمند کی تنخواہ 28 دینار اور ہنرمند کو تنخواہ 40 سے 45 دینار تھی اتنی کم تنخواہ پر افرادی قوت برآمد کرنے سے

شاہ خاور کویت میں مسلم لیگی رہنماؤں کے ساتھ کیمونٹی کے امور پر بات چیت کرتے ہوئے

شاہ خاور کیمونٹی Welfare اتاشی کویت اپنے آفس میں رانا عبدالستار کے ساتھ کیمونٹی مسائل سنتے ہوئے۔

کرکٹ میں مشہور پاکستان شخصیت انجم رضا کیونٹی Welfare اتاشی کویت کو کرکٹ کے مسائل سے آگاہ کرتے ہوئے

ملک نواز کیونٹی رہنما شاہ خاور کے ساتھ اہم مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے

شاہ خاور میونی Welfare اتاشی کویت ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے ساتھ دوران انٹرویو۔

گراف تو اونچا ہو سکتا ہے لیکن ہم اپنے ہم وطنوں کو غلامی سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کرا دیں گے۔

ویلفیئر اتاشی ہونے کی حیثیت سے ہماری یہ کوشش ہے کہ ہمارے ہم وطن اچھی تنخواہیں اور مراعات حاصل کریں جن کے لئے ہم بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔ میرا ماٹو ہے۔

نات کوانٹٹی بٹ کوالٹی

Not Quantity but quality

سوال :۔ کویت میں پاکستانیوں کو کیا پرابلم درپیش ہیں؟

جواب :۔ ہمارے ورکرز کو زیادہ تر پرابلم ایمپلائی اور ایمپلائر کے مابین تنازعات کے ہیں بروقت تنخواہوں کا نہ ملنا" بالکل ہی نہ ملنا" ورکرز کی شکایات پر ہم تصفیہ کرواتے ہیں یا پھر سوشل لیبر منسٹری کے متعلقہ آفیسر کو ریفر کرتے ہیں۔ وہ اپنے قوانین کے مطابق فیصلے کر کے ہمارے ورکرز کو انصاف دے دیتے ہیں۔ اگر پاکستانی لیبرز یہاں کے قوانین کی خلاف ورزی کے جرم میں پکڑے جائیں تو کیونٹی ویلفیئر فنڈ سے قانونی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں۔ جتنے پاکستانی یہاں وفات پا جاتے ہیں اور ڈیوٹی کے دوران انتقال کرتے ہیں ان کی میت پاکستان بھجوانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو ایسی لیتھ باڈیز کو پاکستان بھجوانے کے لئے کیونٹی ویلفیئر فنڈز سے اخراجات کئے جاتے ہیں۔ کیونٹی کے مسائل کے حل میں مدد دینے کے لئے فری مشوروں کے لئے لیگل ایڈوائزر مقرر کیا ہے۔

پاکستانی کیونٹی کے مختلف گروپس میں تقسیم ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شاہ خاور نے کہا واقعی کیونٹی مختلف گروپوں میں بٹی ہوئی ہے جس سے پاکستانیت کے جذبات کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کیونٹی کو ایک پلیٹ فارم میں لایا جائے تاکہ مختلف تنظیموں میں قومی مفاد کے حصول کا خلاء پر کیا جائے۔

سوال :۔ آپ کیونٹی ویلفیئر اتاشی ہیں کویت میں ہنڈی کا کاروبار بہت زیادہ ہے جو قومی مفاد کے لئے زہر قاتل ہے۔ آپ کیونٹی کو ہنڈی کی بجائے قومی بنکوں کے ذریعے زرمبادلہ بھیجنے پر قائل کیوں نہیں کرتے۔

جواب :۔ یہ بات درست ہے کہ کویت میں ہنڈی کا کاروبار بہت زیادہ ہے ہمارے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ہنڈی کے ذریعے روپیہ بھیجنے سے ملک و قوم کو کیا نقصان پہنچتا ہے اور قانونی ذرائع سے بھیجنے سے کیا فائدے ہوتے ہیں۔ ہنڈی کی وباء ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کی رقوم ٹرانسفر کرنے کے فرسودہ نظام کو درست کیا جائے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ ہنڈی کا کاروبار کرنے والے جو غیر ممالک میں ہیں اور ان کے ایجنٹ جو پاکستان میں ہیں ان پر کڑی نظر رکھیں۔ قومی مفاد کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف سخت ترین ایکشن لیں۔ اگر ہم بنکنگ سسٹم کو جدید تقاضوں اور فوری ترسیل کی سہولتوں سے متعارف کروائیں گے تو کافی حد تک اس وباء پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوال :۔ شاہ خاور صاحب وزیر مملکت برائے افرادی قوت اوورسیز پاکستانیز غلام اکبر لاسی کا حالیہ دورہ کویت کیسا رہا؟

جواب :۔ 91ء کے بعد وزیر افرادی قوت اوورسیز پاکستانیز غلام اکبر لاسی کا پہلا سرکاری دورہ تھا اور یہ میری دعوت پر ہوا کویت کا دورہ اس لحاظ سے کامیاب رہا۔ تین روزہ مختصر دورے میں غلام اکبر لاسی صاحب امیر کویت، ولی عہد، لیبر منسٹر، ڈیفنس منسٹر ہیلتھ منسٹر اور دیگر اعلیٰ کویتی حکام سے ملاقاتیں کیں۔ کویتی اخبارات نے پاکستان کے وزیر افرادی قوت اوورسیز پاکستانیز جناب اکبر لاسی کے دورے کو بڑی اہمیت دی اس کے علاوہ کویت چیمبرز آف کامرس کے صدر کویت ٹریڈ یونین فیڈریشن چیئرمین کویتی قیدیوں کی رہائی کمیٹی کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ پاکستانی مین پاور کی ایکسپورٹ کے سلسلے میں بڑی حوصلہ افزا پیش رفت ہوئی۔ ایم او یو سائن ہوا اس کی تیاری میں بحیثیت ویلفیئر اتاشی میرا بھی رول رہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کویت گورنمنٹ پاکستانی وزراء اور موجودہ عوامی حکومت کو بہت اہمیت دیتی ہے یہ بات چیت کا سلسلہ ہمارے وزراء کو جاری رکھنا چاہئے۔

کویت کے ممتاز انجینئر مشہور بزنس مین
مسٹر حمد عبداللطیف شنان الغانم
چیئرمین گلف کنسلیٹ کویت سے ملاقات

مسٹر حمد الغانم کویت کے ممتاز تجربہ کار باصلاحیت سلجھے ہوئے انسان ہیں انجینئرنگ کے شعبے میں آپ نے قابل تعریف حد تک شہرت پائی پاکستان کے قابل فخر دوستوں اور خیر خواہوں میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ کی کمپنی کا چیف انجینئر اور مینجر پاکستانی ہے۔ اتنی اہم جاب پر پاکستانی پر اعتماد کرنا حمد کی پاکستان کے ساتھ بے پناہ محبت اور دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کا کویت کی پرانی اور مشہور بزنس مین فیملی سے تعلق ہے آپ کے والد کویت کی بہت مشہور و معروف شخصیت گذرے ہیں۔ 1962ء میں انگریزوں نے جب کویت کو آزاد کیا تو آپ کے والد گرامی نے کویت کی دستور ساز کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے مثالی کام کیا اور ٹریڈنگ، شپنگ کے بزنس میں بہت نام کمایا" انڈیا" پاکستان، ایسٹ افریقہ کے ساتھ پرانے تعلقات ہیں۔

مسٹر حمد الغانم بنیادی طور پر انجینئر ہیں آپ نے اریزونا یونیورسٹی آف امریکہ سے انجینئرنگ کے شعبے میں گریجویشن کی آپ کویت سوسائٹی آف انجینئرنگ کے بہت بڑے ایکٹو ممبر اور منسٹری آف پبلک سروس میں انجینئر رہے۔ 1967ء میں اپنا ادارہ قائم کیا جس کے موجودہ مینجر عبدالرحمان ارائیں ہیں جن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حمد عبداللطیف شنان الغانم نے فخریہ پر کہا کہ ہمیں اس مرد مجاہد پاکستانی پر فخر ہے جنہوں نے نامساعد مشکل ترین حالات میں ہمارا ساتھ دیا کویت کی آزادی کے لئے پاکستان میں بھرپور تعاون کیا۔

ممتاز انجینئر حمد الغانم چیئرمین کویت گلف کنسلیٹ صدیق القادری کے ساتھ دوران انٹرویو

شہرت یافتہ محبِ وطن پاکستانی شخصیت

عبید الرحمٰن ارائیں

اسٹو کی ایک خوبصورت مثال محمد القائم، عبید الرحمان ارائیں

عبید الرحمان ایسی شخصیت کا نام ہے جن پر ملک و قوم کو جتنا فخر ہو کم ہے۔ کویت پاکستانی کمیونٹی کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ خلیج وار میں جب عراق نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا، عبید الرحمان ارائیں ہی ایسی شخصیت تھی جنہوں نے ایک طرف کویت میں پاکستانی کمیونٹی کو متحد کیا دوسری طرف عراق کی لشکر کشی کے خلاف جواں ہمت پاکستانی نوجوانوں کو منظم کیا چودہ ہزار دینار جمع کر کے ان کی خوراک خرید کر مختلف علاقوں میں کیٹیاں بنا کر پاکستانیوں میں تقسیم کیں۔ خوراک کی فراہمی کے علاوہ جنگ کے دنوں میں ابتدائی طبی امداد کے اصولوں سے آگاہ کرنے کے لئے پمفلٹ چھاپ کر کمیونٹی میں تقسیم کئے۔ حفاظتی طریقوں سے آگاہ کیا چیئرمین کمیونٹی و ویلفیئر کمیٹی کی حیثیت سے آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ کمیونٹی کے لئے دس ہزار پاسپورٹ فارم ہوا کر دیئے پاکستانیوں کو خطرناک گیس کے لئے ایسی تدابیر کیں جن سے بچا جا سکے۔ پاکستانیوں کو اپنے وطن واپس بھیجنے کے لئے بسوں کا انتظام کیا۔

اس قابل فخر پاکستانی کا تعلق پنجاب سے ہے قیام پاکستان کے وقت ان کا خاندان نواب شاہ سندھ منتقل ہو گیا۔ ڈی جے کالج کراچی سے 1965ء میں انٹر کیا 1969ء میں سول انجینئرنگ کے لئے این ای ڈی انجینئرنگ کالج میں داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا امریکہ چلے گئے وہاں سے اعلیٰ تعلیم کے بعد اکتوبر 1975ء میں کویت میں آگئے آپ بنیادی طور پر سلجھے ہوئے غیر سیاسی انسان ہیں ان کے کہنے کے مطابق بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے نفع کی بات کرے۔

عبید الرحمان ارائیں

> بہترین انسان وہ ہے
> جو دوسروں کی
> فلاح و بہبود اور بہتری
> کے لئے سوچے

عبید الرحمان ارائیں

1982ء میں چیف انجینئر کی حیثیت سے کویت گلف کنسلیٹ میں کام کرتے رہے۔ بہتر خدمات اور فرائض کی انجام دہی کے صلہ میں آپ کو 1987ء میں مینجر بنایا گیا۔ کنسلیٹ کویت میں انڈین، انگریز اور عربوں کے علاوہ پچاس کے قریب پاکستانی ہنرمند کام کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی کنسلٹنگ کمپنی ہے جو بلڈنگز ڈیزائن اور سپروائزری کا کام کرتے ہیں اس معروف کمپنی میں انجینئر بھرتی ہونے کے بعد ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچے۔ آپ اپنی

عبید الرحمان ارائیں ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کے ہمراہ

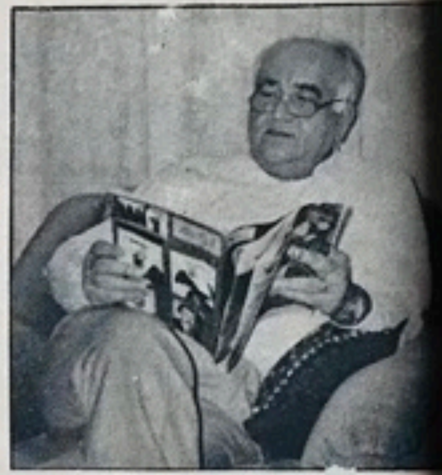
عبید الرحمان ارائیں

...ہی عادات کی وجہ سے پاکستانیوں اور عربوں میں بڑی ...ت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

کویت پر عراقی جارحیت کے موقعہ پر عبید الرحمان ...ائیں کو گرفتار کرلیا گیا کیونکہ پروفیشنل لوگوں کو روک ... عراقی فوجی کویت سے بغداد لے گئے۔ 4 ستمبر کو گرفتار کر کے تین دن اور دو راتیں قید میں رکھا اور مجبور کیا کہ عراقی گورنمنٹ کا ساتھ دیں۔

بغداد میں پاکستانی ایمبیسی کی کوششوں سے رہائی ملی 6 ستمبر کو رہا ہو کر واپس آگئے۔ جب عراقیوں نے انہیں رہا کیا تو کہا کہ عراقی گورنمنٹ کو ان کی ضرورت ہے۔ مشکل ترین حالات میں پاسپورٹ بدل کر وہاں محمد علی کے نام سے دوسرے پاسپورٹ پر اپنے بیوی بچوں سے علیحدہ بغداد سے ترکی پہنچے انتہائی تکلیف دہ حالات میں ایران سے پاکستان پہنچے۔ پی آئی اے کا ان کے

> پی آئی اے نے کریڈٹ کارڈ پر ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا تو امارات ایئر لائنز نے ٹکٹ مہیا کیا

ساتھ حسن سلوک یہ تھا کہ تہران سے کریڈٹ کارڈ پر ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا جبکہ امارات ایئر لائن نے اسی کریڈٹ کارڈ پر ٹکٹ دے دیا۔ نہایت کسمپرسی کے عالم میں کراچی سے لاہور پہنچے۔

عبید الرحمان ارائیں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پاکستان میں تحریک آزادی کویت کے نام سے تنظیم قائم کی۔ اسے پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں آرگنائز کیا۔ لاہور میں ان کے ساتھی عتیق عدنان نے آرگنائز کیا۔ انہوں نے مل کر اسلام آباد میں پریس کانفرنس کیں۔ کویت گورنمنٹ کی طرف سے اسلام آباد میں ان کی خدمات کے صلے میں انہیں سرٹیفکیٹ دیا جو پاکستانی کمیونٹی کے لئے ایک اعزاز ہے۔

کویت میں مقیم پی آئی اے اسٹیشن مینجر سید علی رضوی کے ساتھ بات چیت

پی آئی اے کے اسٹیشن مینجر علی رضوی اور مارکیٹنگ مینجر مسٹر اعوان

سید علی رضوی پی آئی اے کے سینئر تجربہ کار فرض شناس افسر ہیں۔ کویت کی پاکستانی کمیونٹی میں بھی آپ کا وسیع اثر و رسوخ ہے جس سے پی آئی اے کو زیادہ بزنس حاصل ہو رہا ہے۔ 94ء میں کویت آئے انہوں نے آتے ہی پاکستانیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی ہیں۔ عوامی شکایات کو دور کیا لوگوں سے نجی تعلقات اور پی آئی اے کے اسٹیشن مینجر کی حیثیت سے ان کی بہتر پرفارمنس سے نہ صرف بزنس میں قابل قدر حد تک اضافہ ہوا بلکہ پاکستانیوں میں پی آئی اے پر اعتماد بڑھا جس کی وجہ سے لوگ قومی ایئر لائن پر سفر کرنے کے قائل ہوئے۔

کویت میں ایک ملاقات میں سید علی رضوی نے بتایا یہاں پی آئی اے کا مقابلہ دنیا کی دیگر ایئر لائنوں سے ہے جو کہ پی آئی اے کے اوز کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ یہاں فار ڈے ایک اپریشن سے تین وائٹ باڈیز ایئر بسیں ایک کراچی سے دو لاہور سے ہیں۔ یہاں پانچ ایکسٹرا فلائٹ میں کویت لے جا رہی ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل سول ایوی ایشن کویت کے ساتھ اچھے روابط ہیں ان کے قواعد و ضوابط کے تحت کام آتے ہیں ہماری کارکردگی سے نیشنل کیریئر کویت ایئرویز خوش ہے۔

کمیونٹی کو تیج میں 40 کلو تک سامان کی اجازت ہے کمیونٹی خوش ہے جس سے ہمارا ریونیو بڑھا ہے کم نہیں ہوا۔ 91ء میں جب کویت میں فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن آئی تھی اسی وجہ سے بزنس بڑھ رہا تھا۔

اس کے حالات بزنس میں کمی آنے کے باوجود کارکردگی کے لحاظ سے کویت اسٹیشن اچھا جا رہا ہے۔

علی رضوی نے بتایا کہ پی آئی اے نے ثقافت اور ٹور ازم کو روشناس کرانے میں مثالی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کویت میں پاکستانی آرٹسٹوں کو دعوت دے کر خوبصورت پروگرام منعقد کرائے جاتے ہیں حال ہی میں پی آئی اے نے عمر شریف کا پروگرام کیا تھا وہ بہت کامیاب رہا۔ کویت میں علی رضوی اسٹیشن مینجر کے علاوہ، خلیق الزمان ایئر پورٹ انچارج، محمد عمر دراز اعوان سیلز مینجر، مسز غارہ زبیر ٹکٹ آفس مینجر، محمد افتخار خان آفریدی، فنانس مینجر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

پی آئی اے اسٹیشن مینجر کویت سید علی رضوی یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

نوجوان ہر دلعزیز پاکستانی سماجی شخصیت

انجنیئر امتیاز احمد سے بات چیت

امتیاز احمد یوتھ انٹرنیشنل کے کویت کی حمایت میں شائع ہونے والے خصوصی شمارے کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

مادیت پرستی کے دور میں جہاں ہر کوئی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں سرگرداں ہے وہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی زندگی صرف اپنی ذات کی بجائے دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کئے ہوتے ہیں۔ ایسی ہی مثال امتیاز احمد صاحب ہیں جن کی شخصیت اس شعر سے عیاں ہو جاتی ہے کہ ۔

شہ پلا کر گرانا سبھی کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے جب گرتوں کو تھام لے ساقی

موجودہ زمانہ میں اپنے سے زیادہ اپنے ہم وطنوں کا خیال کرنا فارغ اوقات کو اپنے ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں وقف کرنا یقیناً" قابل تحسین بات ہے پاکستانی قابل فخر سپوت امتیاز احمد گذشتہ 22 سال سے کویت میں مقیم ہیں ان کا تعلق سیالکوٹ کے انتہائی معزز گھرانے سے ہے انہوں نے خداداد صلاحیتوں کے ذریعے پورے کویت میں اپنے آپ کو ایک منجھا ہوا انجینئر منوایا ہے۔ امتیاز احمد ائیر کنڈیشننگ کمپنی میں مینجر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی بدولت پاکستانیوں کو یہاں روزگار کے مواقع ملے ان کی کمپنی میں اس وقت زیادہ تر پاکستانی لیبر کام کر رہی ہے۔ عراقی جارحیت کے وقت بھی امتیاز احمد نے ایک جرات مند پاکستانی ہونے کا ثبوت دیا۔ انہوں نے کویت کی آزادی کے لئے پاکستانیوں کو منظم کرنے کا کام سر انجام دیا۔ جس کی وجہ سے کویتی بھائیوں کے دلوں میں ان کی بہت قدر ہے۔ انہوں نے ملاقات کے دوران امیر کویت اور ولی عہد کی پاکستانیوں کے لئے بے پناہ محبت اور خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ کویت میں پاکستانیوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

کویت میں نامور انجینئر امتیاز احمد اپنے دوست صدیق القادری کے ہمراہ

کرکٹ کی مشہور و معروف پاکستانی شخصیت انجم رضا کی طرف سے ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کے اعزاز میں ایک دعوت کے موقعہ پر سپورٹس کی فروغ میں کویت کی ممتاز پاکستانی شخصیات طیب محمود' شاہد مرزا' طارق محمد دین اور میزبان کا صدیق القادری کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

کویت میں کرکٹ کا فروغ

کرکٹ کے فروغ کے لئے اوورسیز پاکستانی مثالی کردار ادا کر رہے ہیں جیسے ابو ظہبی' دوبئی میں کرکٹ کے فروغ کے لئے پاکستانی پیش پیش ہیں ویسے ہی کویت میں مقیم پاکستانی حضرات کا کرکٹ کے فروغ کے لئے جدوجہد کرنا قابل تحسین ہے۔ پاکستانیوں کی کرکٹ میں دلچسپی کی وجہ سے مقامی کویتی باشندے بھی کرکٹ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

راقم الحروف (صدیق القادری) نے کویت کے حالیہ دورہ میں پاکستانیوں کو کرکٹ کے لئے کوشاں دیکھا۔ کویت میں کرکٹ کا آغاز 1969ء میں ہوا جہاں کویت کی ایک آئل کمپنی نے کرکٹ گراؤنڈ بنوائی اس سے قبل کرکٹ میچ کھلے میدانوں میں ہوتے تھے۔ کرکٹ کے فرسٹ کلاس کھلاڑی کلیم اللہ' محمد یحییٰ' چرپال سنگھ کھیلتے رہے۔ 1978ء میں جواں ہمت نوجوان پاکستانی انجم رضا شاہ نے کرکٹ کو ترقی دینے کے لئے اقدامات کرنے شروع کر دیئے جس کے لئے پہلے پہل ایک شاندار کرکٹ میچ کا انتظام کیا جو ون ڈے کرکٹ فیسٹیول تھا جو چرپال سنگھ کے نام پر تھا پھر 1983ء میں اس شیلڈ کی بعض پاکستانی حلقوں نے مخالفت کی جو بعد میں کویت بلیو اور کویت گرین کے نام پر کھیلا جانے لگا۔ یہ دونوں ٹیمیں کویت کے اچھے کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں 1988ء میں پہلا ون ڈے پاکستان اور انڈیا کے مابین Arrange کیا گیا۔ 1990ء میں عراقی جارحیت سے قبل کویت میں کرکٹ عروج پر رہی یہاں تک کہ مختلف Comunities نے اپنی اپنی کرکٹ کی ٹیمیں قائم کرلی تھیں جو اپنی اپنی ٹیموں کو سپورٹ کرتی۔ جنگ کے دوران کرکٹ کے فروغ میں بڑھنے والے قدم پیچھے ہٹنے شروع ہو گئے۔ جنگ کے بعد کرکٹ کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے بڑی مدد کرنی پڑی انجم رضا نے بڑی ہمت اور تندہی کے بعد کرکٹ کے اوورسیز کھلاڑیوں کو دوبارہ منظم کر کے پاکستان اور انڈیا کے درمیان ایک میچ کروایا یہ پہلا میچ تھا جو کرامت اللہ خاں غوری سفیر پاکستان کی سرپرستی میں ہوا۔ پاکستانیوں کی کوشش سے کرکٹ آہستہ آہستہ ایک بار پھر مقبول ترین کھیل بن گیا۔ 1993ء میں موجودہ سپورٹس منسٹر کے والد شیخ فہد الاحمد جابر الصباح جو راکہ امیر کویت کے سگے بھائی عراقی جنگ میں پہلے شہید ہوئے تھے۔ ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں انجم رضا شاہ ایک ٹیم لے کر لندن گئے ساتھ معروف سماجی سیاسی نوجوان شخصیت نعیم اقبال نے بڑی ہمت کے ساتھ ٹیم تیار کی لندن میں کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور کویت کی حکومتی اور عوامی حلقوں سے داد حاصل کی۔ 1994ء میں کرکٹ کو دوبارہ دوام بخشی گئی اور لوگوں کی کثیر تعداد نے کرکٹ میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

اس سال کویت کے قومی دن کے موقعہ پر 25 فروری کو شہید فہد کرکٹ کپ منعقد کیا یہ کرکٹ کپ کامیاب رہا۔ اس کی تیاری میں شاہد مرزا' اسد بیگ' دلتسن دوستزا' اسلم سعید' محمد اکرم' طارق محمد دین' عبدالحمید' حاجی نور احمد' شاہد مرزا پر مشتمل ایک Selection کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے ایک مضبوط کرکٹ ٹیم انڈیا کے خلاف Select کی۔ انجم رضا نے شہید شیخ فہد احمد الجابر الصباح کرکٹ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا اس کمیٹی کے سرپرست اعلیٰ شیخ طلال فہد احمد الجابر الصباح اور شیخ احمد فہد مبارک الصباح ہیں کمیٹی کے صدر میجر عبدالرضا عبداللہ محمد اور چیف آرگنائزر انجم رضا پاشا ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا شاہد مرزا اور طارق محمد دین کا کرکٹ کی ترقی میں بڑا ہاتھ ہے۔ انہوں نے مل کر کویت میں 22 میچ سپانسر کئے۔ کویت کی آزادی کے بعد کرکٹ کی ترقی میں انہوں نے سلیمہ اور سن شائن کرکٹ کلب قائم کئے۔ اب بھی ٹیمیں کویت کی نمایاں ٹیموں میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ ٹیمیں چار کوالیفائیڈ سیمی فائنل کر چکی ہے۔ ملک محمد اشرف خود بھی کرکٹ کے اچھے کھلاڑی فلاور ریسٹورنٹ پنجاب کے مالک ہیں۔ جنہوں نے کرکٹ کے کھیل میں سپانسرشپ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انجم رضا نے بتایا کہ اب ہم کویت کی کرکٹ میں قومی ٹیم کی تیاری کے لئے کوشاں ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد ہم کویتی ٹیم کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کرکٹ کے فروغ میں پاکستانی شخصیت رانا عبدالستار فاتح ٹیم کے کھلاڑیوں کے ہمراہ

کویت کا زندہ دل پاکستانی چوہدری مشتاق شوکر والا

باہمت جرات مند نوجوان عوامی شخصیت

عتیق عدنان سے تبادلۂ خیال

کویت کے Visit کے دوران راقم الحروف کی ملاقات دو پاکستانی نوجوانوں سے ہوئی جن میں ایک صاحب کا نام نعیم اقبال اور دوسرے کا نام بابر ہے- دونوں نوجوان جذبہ حب الوطنی' ترقی پسندانہ خیالات کے حامل ہیں- میں ان دونوں نوجوانوں کے کیمونٹی کے اجتماعی مفاد کے حصول کے لئے سرگرمیوں سے بے حد خوش ہوا- ان دونوں کا پیپلزپارٹی کے ساتھ بڑا گہرا جذباتی تعلق ہے-

پیپلزپارٹی کویت کے انتہائی سرگرم اور فعال ورکر ہیں ان کے ساتھ نشستوں میں ان کی ذہانت اور معلومات سے کافی مستفید ہوا- ان دونوں دوستوں کی کوششوں سے میری عتیق عدنان سے ملاقات ممکن ہو سکی- میں اپنے کویت کے دورے میں ان دوستوں کی محبت اور شفقت جیسے احساسات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا- ان دونوں نے لحہ بہ لحہ میری راہنمائی فرمائی-

عتیق عدنان مولانا فضل الرحمان کے ساتھ

عتیق عدنان کا نام پاکستانی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں اس جرات مند' باہمت نوجوان نے پاک کویت برادرانہ تعلقات کے عملی فروغ میں بے مثال قابل قدر کام کئے- کویت پر عراقی لشکر کشی کے موقع پر اس پرجوش' باہمت نوجوان نے کویت کے ساتھ پاکستانیوں کی والہانہ محبت و عقیدت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے مشکل ترین وقت میں کویت کا بھرپور ساتھ دے کر ثابت کر دیا کہ پاکستانی دوستوں اور دشمنوں میں تمیز رکھتے ہیں-

وفاقی وزیر اکبر لاسی اپنے دورہ کویت کے موقع پر عتیق عدنان کے ہمراہ

عتیق عدنان کویت کی حمایت میں جلوس کی قیادت کرتے ہوئے

خلیج جنگ میں اسلام آباد اور لاہور میں مختلف جلسے جلوس کئے- کویت کی آزادی کی موومنٹ میں بھی ان کا قابل تعریف رول ہے- ان کی خدمات کے اعتراف میں کویت Embassy اسلام آباد نے انہیں ایک عدد سرٹیفکیٹ سے نوازا- عتیق عدنان کا تعلق زندہ دلوں کے شہر لاہور سے ہے- کئی سالوں سے کویت میں بسلسلہ روزگار ہیں- کویت میں مقیم پاکستانیوں میں انہیں خاصی شہرت اور عزت حاصل ہے- عوامی بھلائی کے کاموں میں ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں- موجودہ حکمران پیپلزپارٹی کے سینئر وائس پریذیڈنٹ کویت ہیں- کویت میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ موجودہ حکومت کی پالیسیوں کو عوام میں متعارف کرانے کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں-

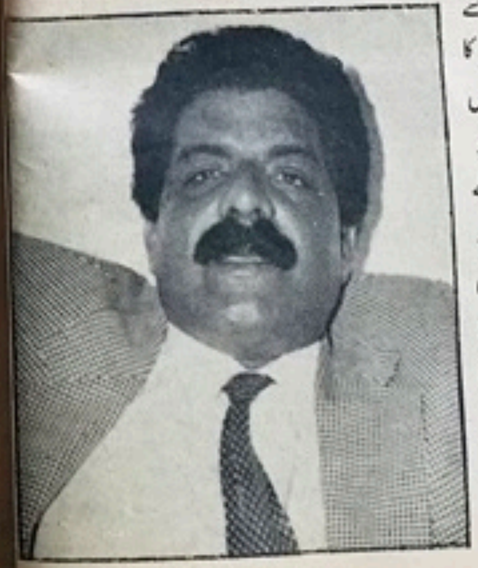

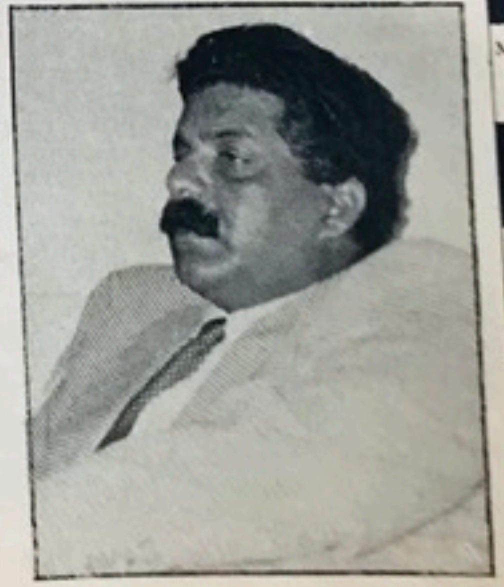

پاکستان مسلم سنٹر کویت کے صدر

رانا عبدالستار

کی کمیونٹی مسائل پر دلیرانہ گفتگو

رانا عبدالستار کی شخصیت پاکستانی کیمونٹی میں کسی سے پوشیدہ نہیں- پاکستانیوں میں بے حد پاپولر اور ہر دلعزیز ہیں- ہزاروں میل دور رہ کر بھی ملک و قوم کے قومی اجتماعی مفادات کے لئے متحرک ہیں- پاکستان گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں- ایک محنتی اور جفاکش انسان جنہوں نے 1977ء میں روزگار کے سلسلے میں کویت کا سفر کیا اور شبانہ روز کی محنت اور لگن سے اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور طریقے سے رزق حلال کے لئے سخت جدوجہد کی- کویت میں بزنس مین کی حیثیت سے آغاز کیا اور اپنے آپ کو کویت میں بہترین بزنس مین کے طور پر متعارف کرایا- ملک و قوم کے ہر مسئلے میں ایک جرات مند پاکستانی کی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے- سیاسی لحاظ سے خاندانی مسلم لیگی ہیں- کویت میں 1985ء سے پاکستان مسلم سنٹر کویت کے پلیٹ فارم پر مصروف جدوجہد ہیں- ان کا شمار نواز شریف کے قریبی وفادار ساتھیوں میں ہوتا ہے- اور سرتاج عزیز کے قریبی دوستوں میں سے ہیں- ان کی مسلم لیگ کے لئے بے شمار خدمات کے صلے میں مرکزی صدر پاکستان مسلم لیگ میاں محمد نواز شریف نے انہیں کویت میں مسلم سنٹر کا صدر نامزد کیا ہے- ان کی زیر صدارت پاکستان کے قومی تہواروں کو بڑے جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں- رانا عبدالستار کا اہم ترین کارنامہ جو انہوں نے سرانجام دیا- وہ عراق کی جارحیت اور کویت کی حمایت میں متاثرین کویت موومنٹ میں ہراول دستے کی حیثیت سے کام کیا اور اپنا کلیم پانچ لاکھ ڈالر تک چھوڑ دیا- رانا عبدالستار کی کویت میں کھیلوں کے فروغ میں گرانقدر خدمات ہیں- ضیاء الحق والی بال ٹورنامنٹ' قائداعظم کرکٹ ٹرافی اور غلام حیدر کرکٹ ٹورنامنٹ گزشتہ تین سال سے باقاعدگی کے ساتھ کرا رہے ہیں- ان کی قیادت میں پاکستان مسلم سنٹر کویت میں یوم آزادی پاکستان بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے-

رانا صاحب سے کویت میں ملاقات کے دوران میں نے ان سے پاکستانی کیمونٹی کے بارے میں چند ایک سوالات کئے تو انہوں نے مسکراتے ہوئے کچھ کہنا چاہا

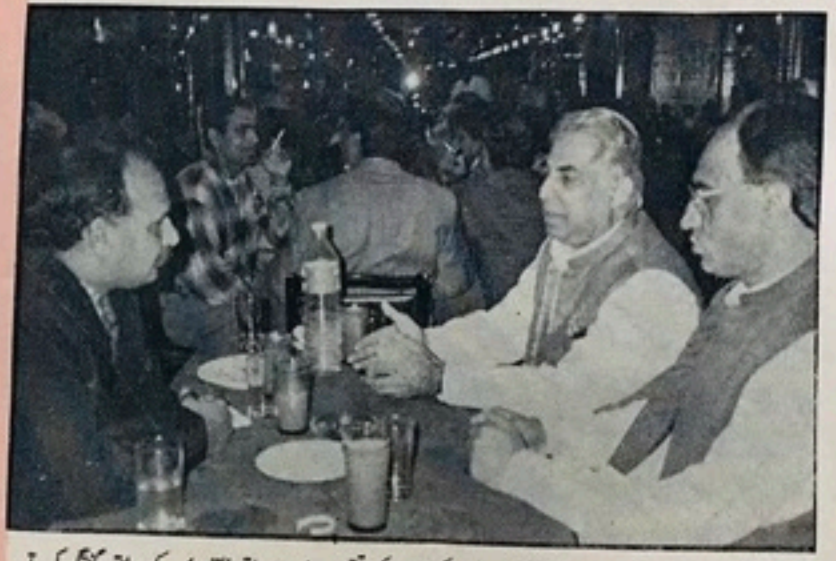

قونصلر ظفر اللہ شیخ اور فسٹ سیکرٹری مسٹر ملک کویت میں پاکستانیوں کی تقریب میں صدیق القادری کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

رانا عبدالستار صدر پاکستان مسلم سنٹر کویت غلام حیدر وائیں کرکٹ ٹورنامنٹ کے شرکاء کے ساتھ رانا عبدالستار تعزیر کرتے ہوئے

پاکستان سے آئے ہوئے معزز مہمان کے اعزاز میں دی گئی تقریب میں رانا عبدالستار دیگر مسلم لیگی عہدیداران

لیکن اچانک ان کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے اور انہوں نے بڑے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کویت میں مقیم پاکستانیوں کی ثقافتی، ادبی، سماجی تقریبات کے لئے کوئی اپنی بلڈنگ یا ہال تعمیر نہیں ہو سکا اس کے پیچھے کچھ ایسے پہلو ہیں جن کی نشان دہی مشکل ہے۔ صرف میں اتنا جانتا ہوں کہ ہمارے پاکستانی لوگوں نے عملی کام نہیں کیا صرف زبانی جمع خرچ کیا۔ مخیر حضرات بھی اس سلسلے میں بہت کنجوس واقع ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کویت میں پاکستانیوں کے پاس کوئی ایسا ادارہ یا سکول نہیں جو کمرشل بنیادوں کی بجائے Welfare بنیادوں پر ہو۔ بعض سفارت کاروں اور حکمرانوں نے اپنے مفادات کے لئے پاکستانی کیونٹی کو مختلف گروپوں اور پارٹیوں میں تقسیم کر رکھا ہے جس کی وجہ سے کویت کی پاکستانی کیونٹی وہ کچھ نہیں کر سکی جو العین، ابو ظہبی، دوبئی، بحرین میں پاکستانیوں نے اپنے اجتماعی پروگراموں کے لئے خوبصورت دیدہ زیب عمارتوں اور سپورٹس کمپلیکس کی صورت میں کیا۔

رانا عبدالستار نے یقین بھرے لہجے میں کہا انشاء اللہ ہم پاکستانی کیونٹی کے اجتماعی مفاد میں کلچرل سوشل سنٹر

پاکستان مسلم سنٹر کویت میں پاکستانی بچیاں قومی ترانہ سنا رہی ہیں۔

اور سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کی طرف قدم بڑھائیں گے۔ کویت کی حکومت اور برادر کویتی بھی نیک مقاصد میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ تاکہ ہم اپنے برادر ملک کویت اور پاکستان کے قومی تہواروں کو شان و شوکت کے ساتھ پاک کویت برادرانہ تعلقات کو مزید استوار کر سکیں۔

پاکستان مسلم سنٹر کویت کے صدر نے پاکستان کے اندرون عدم استحکام لوٹ کھسوٹ، کرپشن اور ناکام خارجہ پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی اور داخلہ پالیسی صرف قرضوں کی بھیک تک محدود ہے اور داخلہ پالیسی، لوٹ مار، کرپشن، اغواء برائے تاوان، قتل و غارت، دھماکوں، عدم استحکام اور خوف و ہراس، لاقانونیت، فرقہ واریت، نسلی امتیازات کی

رانا عبدالستار میاں محمد نواز شریف کے ساتھ اہم امور پر بات چیت کرتے ہوئے ساتھ میں سرتاج عزیز راجہ ظفر الحق بیٹھے ہیں۔

ہیرامنڈی کا ناتراشیدہ ہیرا آخرکار کاربن بن کر اڑا اور عبدالوحید کی بیوی اور بچے کا دم گھونٹ گیا

فرح دیبا دوسری بیوی

فوزیہ کوثر عبدالوحید کی پہلی بیوی

عبدالوحید بھٹی کویت میں مقیم

نازش وحید فوزیہ کوثر کا بچہ۔

نبیل وحید فوزیہ کوثر سے بیٹا

آمنہ وحید فرح دیبا سے بیٹی۔

کویت میں مقیم ایک شریف پاکستانی تاجر

عبدالوحید بھٹی پر اپنے ہی وطن میں کیا بیتی؟

مجرے سے بربادی تک کی سبق آموز داستان

5 دسمبر 1976ء میں کویت آئے چار سال سخت محنت کر کے ترقی کی منازل طے کرتے کرتے ایک اعلیٰ پائے کے بزنس مین بن گئے وہاں اپنی گولڈ ورکشاپ بنائی۔ بے روزگاری کا دھبہ ماتھے سے ہٹتے ہی فروری 1986ء کو چچا زاد سے شادی ہو گئی دونوں میاں بیوی ہنسی خوشی زندگی کے دن گذار رہے تھے کہ ایک دن گانا سننے کا شوق ہوا تو فرح دیبا کی بڑی بہن کوثر کے کوٹھے پر جانے لگے۔ ایک دن کوثر کی چھوٹی بہن فرح دیبا کو انسانی ہمدردی کے تحت اسے کسی شریف آدمی سے شادی کرنے کا مشورہ دے بیٹھے جواب میں جو الفاظ ان کے حصے میں آئے وہ یہ تھے کہ آپ سے اچھا شریف اور زندگی سنوارنے والا شخص اور کون ہو سکتا ہے آپ ہی شادی کرلیں۔ فرح کی بڑی بہن نے بھی یہی جواب دیا جو کہ ایک تیر بن کر عبدالوحید کے دل و دماغ کو پار کر گیا اور سنبھلنے کی غرض سے عبدالوحید نے فرح دیبا سے 1986 میں نکاح کرلیا۔ گویا کہ عبدالوحید نے دوسری شادی کروالی یہ شادی محض اتفاق اور زبان سے نکلے ہوئے لفظوں کا بھرم تھا جو اس نے نبھایا۔ 20 مارچ 1986ء کو شادی کرنے کے بعد عبدالوحید نے 25 لاکھ روپے کی کوٹھی اقبال ٹاؤن میں لے کر دی فرح دیبا جس کا تعلق ہیرامنڈی (بازار حسن) سے تھا اب وہ شرافت کی چھاؤں میں بڑی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہی تھی۔ عبدالوحید بھٹی جو کہ کویت میں مقیم تھا اس کی غیر موجودگی میں دونوں بیویاں خوشگوار زندگی گزار رہی تھیں عبدالوحید دونوں بیویوں کو باری باری کویت بلاتے رہے دونوں باری باری کویت میں رہتی رہیں۔ عبدالوحید کی پہلی بیوی فوزیہ جو کہ اس کی چچا زاد تھی

اس کے بطن سے دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے جبکہ فرح کی تین بیٹیاں تھیں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔

بیٹا نہ ہونے کا غم حسد بن کر دوسری بیوی فرح دیبا کے ذہن پر چھا گیا اور یہی حسد شعلے کی شکل اختیار کرتے ہوئے اتنا بھڑکا کہ عبدالوحید کی پہلی بیوی فوزیہ اور اس کے بیٹے کو اپنے بہن بھائی اور کزن کی مدد سے مختلف طریقوں سے ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا تاکہ اس کے راستے کے تمام کانٹے ختم ہو جائیں عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے۔ سنا تھا لیکن حقیقت میں دیکھا اب گیا تھا جب ملزمہ فرح دیبا نے اپنی سوتن مقتولہ فوزیہ کو گلا دبا کر لاش ہنجروال کے علاقہ میں پھینک دی اور اس کے تین سالہ بیٹے عمر وحید کے منہ پر ہاتھ رکھ کر سانس گھونٹ دینے سے ہلاک کیا اور ان کی لاش کو ہربنس پورہ کے قریب پھینک دیا جبکہ معصوم ننھی منی بچی کو مارنے کی غرض سے رات کے اندھیرے میں مریدکے کے قریب چھوٹی پلی کے ساتھ زندہ پھینک دیا جو کہ ایک خدا ترس آدمی کے دیکھنے سے معجزانہ طور پر بچ گئی مقتولہ کو بہن نے فون کر کے خیریت دریافت کرنا چاہی کہ فوزیہ کہاں ہے تو معلوم ہوا کہ فوزیہ اپنے گھر سے صبح 11 بجے عمر اور فریال کے ہمراہ شاپنگ کا کہہ کر گئی ہے سسرال والوں کے مطابق جب رات گئے تک فوزیہ گھر نہ آئی تو انہوں نے تھانے میں رپٹ درج کروا دی۔ سسرال والوں نے عبدالوحید کو کویت میں اطلاع دی کہ آپ کی بیوی دو بچوں سمیت اغواء کر لی گئی ہے اور دو بچے سکول پڑھنے گئے ہیں۔ ایک دن انتظار کے بعد انہیں تھانے سے اطلاع ملی کہ آپ کے بتائے ہوئے خدوخال کے افراد مردہ حالت میں ملے ہیں جن کی لاشیں میو ہسپتال کے سرد خانے میں پڑی ہیں ان کے خالہ زاد بھائی محمد سرور بھٹی نے بڑی ہمت کر کے لاشوں کو شناخت کیا اطلاع پاتے ہی عبدالوحید کویت سے سیدھا لاہور پہنچے۔ 2 جنوری 1995ء کو سیدھا اپنی پہلی بیوی فوزیہ کے گھر موہنی روڈ پہنچ کر وہاں سے معلوم ہوا کہ ان کی دوسری بیوی فرح دیبا جس کو عبدالوحید نے چادر اور چار دیواری فراہم کی تھی اپنا نام دیا تھا اپنا سب کچھ قربان کیا تھا اسے پولیس اس کے جگر گوشوں کے قتل کے الزام میں پکڑ کر لے گئی ہے ساتھ وحید کے کزن محمد سرور بھٹی کو بھی پکڑ کر لے گئی ہے۔

دوسری بیوی فرح دیبا کی بہن کوثر مقامی اخبار کے دفتر میں گئی اور وہاں کے رپورٹر کو ساتھ لے کر ایس ایس پی حاجی حبیب الرحمان کے پاس پہنچے اور اس طرح قتل کے اس بھیانک کیس کو الجھانے کے لئے ایک منصوبہ بنایا گیا جس کے تحت سارا کیس عبدالوحید کے بانجھپورہ کے سسرال رشتہ داروں کے اوپر ڈالنے کی

عبدالوحید کی پہلی بیوی میں سے 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں تھیں جبکہ دوسری بیوی فرح دیبا سے صرف 2 بیٹیاں تھیں

فریال وحید جو زندہ بچی

عبدالوحید بھٹی

معصوم عمر وحید عبدالوحید کا لخت جگر جو ممتا کی حسد کی آغوش میں چلا گیا

عائشہ وحید فرح دیبا سے بیٹی۔

کوشش کی گئی۔ لاعلمی میں وحید پولیس والوں سے کہہ رہا تھا میری پہلی بیوی بچہ کے ساتھ قتل ہو گئی ہے آپ نے میری دوسری بیوی فرح دیبا کو ناجائز پکڑا ہوا ہے ساتھ میرا کزن محمد سرور بھٹی بھی ناجائز حراست میں ہے۔

یہ باتیں عبدالوحید اپنی سالی اور بھائی شاہ نواز کے ساتھ ایس پی احمد رضا کے دفتر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ایس پی نے ان کو باہر بھیج کر کہا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ تمہاری بیوی پکڑی گئی اور ساتھ میں کزن بھی ہے اگر ہم تمہیں تمہاری پہلی بیوی اور بچوں کے قاتل دے دیں تو تمہارا ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ عبدالوحید نے کہا کہ اگر میرا باپ بھی قاتل ہوا تو اسے بھی پھانسی کے پھندے تک پہنچاؤں گا۔

اگر میرا باپ بھی میرے بیوی بچوں کا قاتل ہوا تو اسے بھی پھانسی کے پھندے تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا

عبدالوحید کے مطابق ایس ایس پی نے اس سے قبل میرے ساتھ کئی ایک سوالات کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا:

سوال :۔ مریدکے' کالا شاہ کاکو' کاموکی میں کیا تمہاری کوئی دشمنی ہے میں نے نفی میں جواب دیا۔ ایس پی نے کہا تیری بچی زندہ ہے جو تیری بچی لا کر دے دے گا وہی قاتل ہوگا نہ ایس پی نے ڈی ایس پی رانا عبدالرشید

جو ہیرا وہ ہیرا منڈی سے لایا تھا کاربن بن کر اُسی ہیرے نے اُس کے گلشن کے پھولوں کو راکھ کر دیا

مسلم ٹاؤن تھانہ وحدت کالونی کو کچھ کہا رانا اختر تھانیدار ہنجروال اور ڈی ایس پی رانا عبدالرشید نے مقدمے اور کیس سے ہٹ کر کئی ایک سوال کئے دراصل وہ کچھ مال حاصل کرنا چاہتے تھے تین گھنٹے مجھے تنگ کرنے کے بعد تفتیش کرنے کے لئے ہنجروال لے گئے وہاں چار آدمیوں کا گروپ' تھا جن میں سے تین آدمیوں نے دوران تفتیش اقرار کیا کہ فرح کا بھائی شیر افضل اور خود فرح قتل میں ملوث ہیں۔

فرح نے دوران تفتیش اقرار کیا کہ میرے پاس بچہ نہیں تھا جس کی وجہ سے میں نے سوتن کے بیٹے کو قتل کیا۔ ہنجروال کے چار آدمیوں میں سے دو آدمی ساجد اور بھولا نے پہلے فوزیہ کو ڈرایا دھمکایا اور زور دار طمانچہ مارنے پر فوزیہ کو غشی پڑ گئی تو عبدالوحید بھٹی کی دوسری بیوی فرح دیبا کی بہن کوثر نے رسی لا کر گلے میں ڈال کر اسے ختم کر ڈالا اور بیٹے عمر وحید کو سانس گھونٹ کر ہلاک کیا گیا جس کی تصدیق پوسٹ مارٹم نے بھی کی۔ عبدالوحید بھٹی اپنی پہلی بیوی فوزیہ سے ایک لڑکا اور دو لڑکیوں اور فرح دیبا کی تینوں لڑکیوں کو لے کر کویت آگیا ہے عبدالوحید چونکہ کویت میں ہونے کی وجہ سے کیس کی پیروی نہیں کر سکتا اور ان کے بیوی اور بچے کے قاتلوں نے اقبال جرم کر لیا ہے کویت آکر عبدالوحید نے فرح دیبا کو قانونی طریقے سے طلاق بھجوا دی اور اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگتا جو کہ وہ ہیرا منڈی سے ہیرا سمجھا کر لایا تھا لیکن اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہیرا منڈی کا ناتراشیدہ ہیرا کاربن بن کر اس کے گلشن میں کھلنے والے پھولوں کو راکھ بنا دے گا۔

آج بھی عبدالوحید مجسمہ عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو دیار غیر میں روپیہ پیسہ تو کما لیتے ہیں لیکن اس دولت کو ہضم کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو کہ ایسی بیماری کا موجب بن جاتی ہے جو ساری عمر اندر ہی اندر گھن کی طرح دولت کے بتوں کو پاش پاش کر کے رکھ دیتی ہے عبدالوحید جو کہ محنت کے بل بوتے پر اتنی بلندی پر پہنچ چکا تھا آج کاروباری ساکھ اور سکون کو برباد ہوتا اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ بازاری بازاری ہوتی ہے چمکنے والی ہر چیز سونا نہیں ہوتی۔ عبدالوحید نے بیوی بچے کے قتل میں ملوث اپنی سالی کوثر کو برائی کی زندگی سے بچانے کے لئے چھ ہزار روپیہ مہینہ دیتا رہا قتل کے باوجود اس نے اپنی

عبدالوحید کی دوسری بیوی فرح دیبا دائیں سے بائیں بھائی شیر افضل' اور بہن کوثر کے ہمراہ

فاطمہ وحید فرح دیبا سے بیٹی۔

ملزمہ بیوی کو تین لاکھ روپے اور ڈیڑھ کلو سونا چھوڑ دیا۔ سب کچھ چھوڑ دینے کے باوجود عبدالوحید کے بچے کویت سے پاکستان جاتے ڈرتے ہیں۔ اتنے بڑے سانحے کے اقبال جرم کے باوجود ملزمان وسیع اثر و رسوخ سے قانون کے گھیرے سے باہر ہیں۔ عبدالوحید بیرون ملک رہ کر بھی انصاف کا طلب گار ہے کہ کب ان کی بیوی اور بچے کے قاتلوں کو انصاف دلانے والے کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

آج کل عبدالوحید بھٹی بیرون ملک یعنی کویت میں سماجی' فلاحی' مذہبی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں انہیں اپنے ملک و قوم سے بے حد محبت ہے صرف ان کا کہنا یہ ہے کہ خون چھپتا نہیں بول اٹھتا ہے۔ گناہ کبھی نہیں چھپتا۔ حسد کبھی پروان نہیں چڑھتا۔ حسن ڈھل جاتا ہے شخصیت برقرار رہتی ہے۔ پھول کھلتے ہیں مرجھا جاتے ہیں لیکن ان کی خوشبو ہمیشہ دل و دماغ کو معطر کرتی رہتی ہے۔ میری بیوی اور بچہ جو قتل کر دیئے گئے ان کی یاد بھی میرے دل و دماغ میں خوشبو کی طرح بسی رہے گی۔

یوتھ انٹرنیشنل لاہور
1996
Monthly "YOUTH
INTER. L

عظیم برادر اسلامی مملکت سعودی عرب کا مختصر دورہ

محمد صدیق القادری ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین

کی حرم کعبہ، روضہ رسولؐ پر حاضری اور سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں سے ملاقاتیں

صحافتی زندگی میں سعودی عرب کے کئی اہم سفارت کار دوست رہے اور اہم شخصیات سے ملاقاتیں اور انٹرویوز کے مواقع ملے۔ سعودی عرب کے دورے کی دعوتیں بھی ملتی رہیں لیکن میری سستی اور کاہلی راستے میں حائل رہی کہ میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے وقت نہ نکال سکا۔

حالانکہ سعودی عرب میں میرے دوستوں کی کثیر تعداد ہے حال ہی میں میری ملاقات سعودی سفارت کار عزت مآب یوسف محمد المطبقانی سفیر خادم حرمین شریفین سے اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے تجویز پیش کی کہ کویت کے دورے کے ساتھ ساتھ آپ سعودی عرب بھی جائیں اور عمرہ کی سعادت حاصل کریں میری بھی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ میں عمرہ کی سعادت کے لئے سعودی عرب جاؤں اور حرم کعبۃ اللہ اور روضہ رسول اللہ (ﷺ) پر حاضری دے کر اپنی آنکھوں اور روح کو ٹھنڈک پہنچاؤں۔ لہٰذا میں نے سعودی سفیر کی تجویز پر لبیک کہتے ہوئے سعودی عرب کے دورے کا پروگرام بنایا چنانچہ میں نے جب سعودی سفیر کو کاغذات دیئے تو چند لمحات میں ہی انہوں نے شفقت کا اظہار کرتے ہوئے عمرہ کا خصوصی ویزا دینے کا اہتمام کر دیا کیونکہ دوسرے دن مجھے کویت کے لئے روانہ ہونا تھا کویت میں مختصر قیام کے بعد میں جدہ روانہ ہوا۔ میری خواہش اور حسرت حرم کعبۃ اللہ اور روضہ رسول پر حاضری تھی اللہ کی رضامندی کے ساتھ میری کعبۃ اللہ اور روضہ رسولؐ کے روضہ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اہم ترین مقامات کی زیارت کے مواقع ملے روحانی لحاظ سے یہ میری زندگی کا حسین ترین ناقابل بیان روحانی سفر تھا۔ سب سے بڑھ کر خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز السعود کے حرم کعبہ اور مسجد نبوی روضہ رسولؐ کے توسیع شدہ پراجیکٹس جو

اس صدی کے قابل مثال عجوبے ہیں ان کی اسلام دوستی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ اپنی گہری وابستگی اور محبت کا عظیم ثبوت ہے۔ سعودی حکومت لاکھوں آنے والے زائرین کو ہر ممکنہ ذرائع سے مکمل سہولتیں اور آسائشیں فراہم کر رہی ہے۔ فرزندان توحید، جانثاران محمد ﷺ کی کثیر تعداد کو بیش بہا سہولتیں فراہم کرنا خادم الحرمین شریفین کی امت مسلمہ کے ساتھ بے پناہ محبت اور عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

عمرہ کی ادائیگی کے دوران مکہ المکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ میں پنجاب کے وزیراعلیٰ سردار عارف نکئی

سندھ کے وزیراعلیٰ سید عبداللہ شاہ سیالکوٹ کے اے چوہدری اختر علی اور سندھ کے صوبائی وزیر حاجی ظفر لغاری، سندھ کے صوبائی وزیر قانون ... الحق سمیت کئی اہم پاکستانی شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ سب سے بڑھ کر سعودی عرب میں پاکستانیوں اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں سے مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

خانہ کعبہ کا توسیع شدہ خوبصورت منظر۔

مسجد نبوی کا توسیع شدہ قابل دید منظر۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز

جدّہ میں قونصل جنرل عارف کمال سے اہم امور پر تفصیلی انٹرویو

جدہ میں موجودہ قونصل جنرل عارف کمال ہمارے بہترین دوست بڑے باکمال انسان انتہائی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں۔ سفارت کاری کے میدان میں بڑے اچھے کامیاب کھلاڑی ہیں۔ اس محاذ میں انہیں کافی تجربہ اور عبور حاصل ہے۔ انہوں نے 1969ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے پولیٹیکل سائنس کیا۔ آزاد کشمیر میں کچھ عرصہ تعلیم و تدریس کے فرائض سر انجام دیئے پھر 1973ء میں فارن سروس میں آ گئے۔

کویت، ٹوکیو، ماسکو اور کینیڈا میں اپنی سفارتی سرگرمیوں کا لوہا منوانے کے بعد فارن آفس میں ایران

اور وسط ایشیا کے ڈیسک پر کام کرتے رہے عرب ڈپلومیسی کے منجھے ہوئے کھلاڑی ہونے کے ناطے حکومت پاکستان نے انہیں گلف کے اہم ترین سنٹر جدہ میں قونصل جنرل مقرر کیا۔ آج کل وہی اپنے فرائض فرض شناسی سے ادا کر رہے ہیں۔ پاک سعودیہ برادرانہ تعلقات کے عملی فروغ کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

میرے جدہ کے دورے کے دوران کیمونٹی ویلفیئر قونصلر اشفاق اللہ خان جو میرے انتہائی قریبی اور پرانے دوست ہیں انہوں نے قونصل جنرل عارف کمال کو میرے جدہ آنے کی اطلاع دی تو کمال صاحب نے باکمال دوستی لاجواب محبت کا ثبوت دیتے ہوئے ایک دعوت کا اہتمام کیا اس موقعہ پر پولیٹیکل قونصلر رانا عبدالباقی اور کیمونٹی ویلفیئر قونصلر اشفاق اللہ خان بھی وہاں موجود تھے۔

عارف کمال نے پاک سعودیہ بڑھتے ہوئے برادرانہ تعلقات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے بتایا موجودہ عوامی حکومت کو سعودی عرب میں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور صدر مملکت پاکستان فاروق احمد خاں لغاری کے حالیہ دورہ کو حکمران سعودی سعودی عرب اور وہاں کی عوام نے بڑی اہمیت دی۔ نجی دورے کے باوجود پاکستان کے راہنماؤں کو یہاں کے ذرائع ابلاغ نے بڑی کوریج دی۔ کراؤن پرنس عبداللہ بن عبدالعزیز السعود نے اپنی تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر خصوصی ملاقاتیں کیں۔ پاکستان کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ہمارے پاکستانی حکمرانوں کو اتنا زیادہ پروٹوکول دیا جانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سعودی حکومت اور پاکستانی حکومت کے درمیان برادرانہ تعلقات بڑھ رہے ہیں جس پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔

یہاں پولیٹیکل شخصیات، گورنمنٹ افسران، بزنس مین، صحافت سے وابستہ شخصیات آتی ہے تو قونصلیٹ ان کی ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے میں ہمہ تن گوشہ ہوتا ہے۔ عارف کمال نے سعودی عرب کے پاکستان کے ساتھ بھرپور برادرانہ دلیرانہ کردار کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

افغانستان اور کشمیر ایشو پر سعودی عرب نے ہمیشہ کھل کر پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ او آئی سی کا ہیڈ کوارٹر

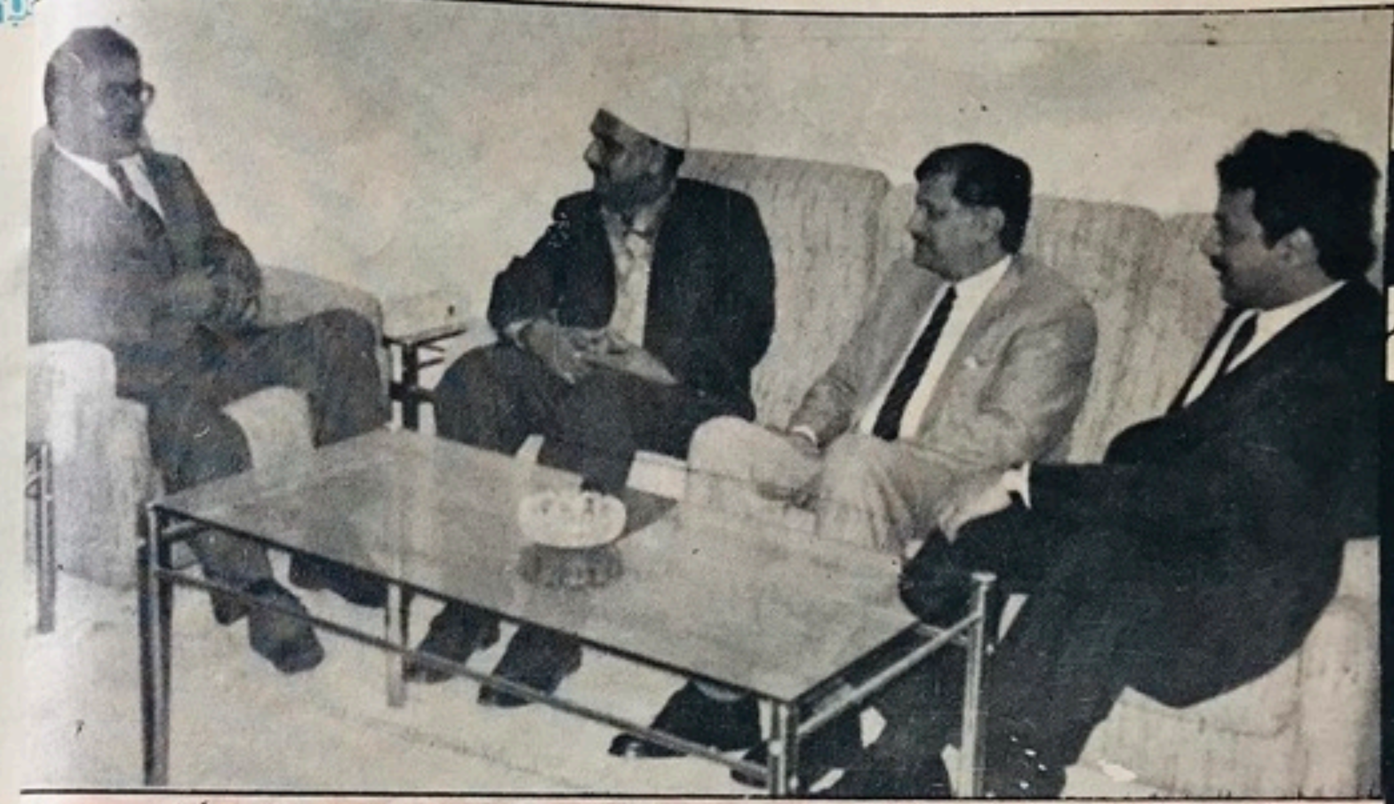

Consull جنرل جدہ جناب عارف کمال کی ایڈیٹر انچیف صدیق القادری کے ساتھ ملاقات کے دوران رانا عبدالباقی Political Consullor، اشفاق اللہ خاں کیونٹی Welfare Consullor بھی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

سعودی عرب میں ہے اور اس طرح رابطہ عالم اسلامی کا ہیڈ کوارٹر بھی یہاں ہی ہے۔ قونصلیٹ جنرل آفس جدہ ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے رابطہ میں مضبوطی پیدا کرتا ہے۔

سعودی عرب کی حکومت اور برادرانہ عوام پاکستان کے لئے بڑے پرجوش اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ وہ پاکستانیوں کو اپنا مسلمان بھائی سمجھتے ہیں اور وہ اس بات سے بہت متاثر ہیں کہ پاکستانی انتھک محنتی اور ہر کام لگن سے کرتے ہیں۔

سعودی عرب او آئی سی کنٹریکٹر گروپ کا چیئرمین ہے سعودی عرب کے ساتھ بہترین برادرانہ تعلقات ہیں دونوں ممالک کے مابین انڈر سٹینڈنگ موجود ہے مثالی دوستانہ تعلقات ہیں۔ حب کے پراجیکٹ میں سعودی عربیہ نے سرمایہ کاری کی ہے تجارتی شعبے میں بھی تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قونصل جنرل نے جدہ ویسٹرن ریجن میں مقیم پاکستانیوں کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔ ویسٹرن ریجن میں 6 لاکھ سے زائد پاکستانی ورکر ہر شعبہ زندگی میں محنت کر رہے ہیں۔ صرف جدہ میں 5 لاکھ سے زائد پاکستانی ہیں۔ یہاں کی حکومت پاکستانیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہوئے ہر ممکن طریقے سے سہولتیں اور روزگار کے ذرائع فراہم کر رہی ہے۔

برادر اسلامی ملک ہونے کے ناطے پاکستانیوں کو ترجیح دیتی ہے چونکہ بدلتے ہوئے بین الاقوامی حالات میں اب ان سکلڈمین پاور میں روزبروز کمی واقع ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے پاکستانیوں کے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ غیر ہنرمند ان پڑھ لوگوں کی ضرورت نہیں یہاں چونکہ تعمیر و ترقی کے کام آگے سے کم ہوئے ہیں۔ عمارتیں تقریباً مکمل ہوگئی ہیں۔ ڈویلپمنٹ بھی مکمل ہے۔ اس لئے اب صرف ٹیکنیکل لوگوں کی ضرورت ہے جو چالو مشینریوں اور کھڑی عمارتوں کی دیکھ بھال کر سکیں جو گورنمنٹ اور نیمی گورنمنٹ اداروں میں کام کر کے روزگار حاصل کرلیں۔ افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ پڑھی لکھی ہنرمند افرادی قوت کی تیاری کی طرف پاکستان میں توجہ نہیں دی گئی جس کے سبب یہاں پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ میں کمی واقع ہوگئی ہے۔

اب موجودہ عوامی حکومت نے وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی ہدایت پر اس اہم مسئلے کی طرف کافی توجہ دی ہے۔ وہاں مین پاور کی ٹریننگ کے لئے نیشنل ٹریننگ بورڈ کے تحت ہزاروں لوگوں کو مختلف اہم شعبوں میں ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ حکومت پاکستان کے اس قابل تعریف اقدام سے تربیت یافتہ پاکستانی ورکر نہ صرف گلف، ایشیا میں بلکہ دنیا کے بیشتر ملکوں میں اپنی محنت کشانہ صلاحیتوں کے بل بوتے پر قدر کی نگاہ سے دیکھیں جائیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا جدہ قونصلیٹ آفس 7 لاکھ پاکستانیوں کو سروسز فراہم کر رہا ہے جس میں پاسپورٹ کی رینیو و دیگر کیونٹی کے ویلفیئر مسائل شامل ہیں۔ علاوہ عمرہ اور حج کی ادائیگی کے لئے آنے والے لاکھوں پاکستانیوں کو بھی سروسز فراہم کر رہا لوگوں کے سامان گم ہونے، پاسپورٹ گم ہونے یا کھو جانے کے مسائل شامل ہیں۔ نیز حج اور عمرہ لئے آنے والے پاکستانیوں کو درپیش تمام مسائل رہائی دلانے کے علاوہ ہم مختلف شعبہ ہائے زندگی تعلق رکھنے والے افراد کو سعودی عرب میں ان متعلق شعبوں کے لوگوں سے ملواتے ہیں۔

عارف کمال نے مزید بتایا کہ عمرہ کے سیزن میں لاکھ سے زائد پاکستانی آتے ہیں پچھلے سال حج میں ہزار پاکستانی آئے تھے اس سال ایک لاکھ ہیں عازمین حج آئے۔

میں نے عارف کمال سے ایک سوال کیا کہ وہ کی وجوہات ہیں جن کی بناء پر پاکستانی مین پاور میں واقع ہوئی؟

اس کا جواب دیتے ہوئے عارف کمال نے کہا ریجن میں آئل ریسورسیز کا زمانہ تھا۔ دس پندرہ میں بڑی ڈویلپمنٹ ہوئی تعمیر و ترقی، تعمیرات، بلڈ ایگریکلچرل، ٹریڈ کے شعبوں میں بہت ہی ڈویلپمنٹ ہوئیں۔ جو پاکستانی مختلف پراجیکٹس میں آئے پراجیکٹس مکمل ہونے کے بعد وہ یہاں پرائیویٹ میں ایڈجسٹ ہوگئے۔ اب یہاں ہر سیکٹر میں سعو عرب کی پڑھی لکھی نوجوان نسل ایڈجسٹ ہو رہی جب سے سعودی عرب نے اپنے نوجوانوں کو دیگر شعبوں میں لگایا ہے تو لازمی بات ہے کہ ان کو دوسرے م

سے مین پاور کی ضرورت کم ہی ہوگی اس وجہ سے یہاں غیر ملکی ہنرمندوں کی کھپت کم ہوئی چونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے پاکستانی ہر لحاظ سے دوسروں سے بہتر ہیں اس لئے پڑھے لکھے ہنرمندوں کی ڈیمانڈ میں اضافہ ہوا ہے نہ کہ کمی۔ اس وقت پی آئی اے کو سب سے زیادہ ریونیو یہاں ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور زرمبادلہ میں اس ایریا سے پاکستان پہنچتا ہے۔

سعودی عرب کے طالب علم پہلے پاکستان سے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر پڑھ کر آتے تھے اور اب امریکہ یورپ سے پڑھ کر آتے ہیں جدید ٹیکنالوجی سے روشناس ہو کر آنے والے سعودی باشندے پڑھے لکھے ہنرمندوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ سرمایہ کاری کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا اوورسیز پاکستانی اپنے وطن عزیز کو ترقی و خوشحالی میں ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی نئی پود کو تعلیم اور ہنرمندی کے زیور سے مالا مال کر کے بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانیوں کو مناسب سہولتیں اور تحفظ فراہم کر کے انہیں سرمایہ کاری پر قائل کریں۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا جتنی سرمایہ کاری دیگر ممالک سے غیر ملکی پاکستان کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ سرمایہ کاری سعودی عرب میں مقیم پاکستانی کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کوریا، جاپان، سنگاپور، تائیوان، چین کی ترقی کو دیکھتے ہوئے ہم بھی مناسب پلاننگ کے ذریعے پاکستان میں صنعتی انقلاب لا سکتے ہیں۔ پاکستان کو دنیا کا جدید ترین ملک بنا سکتے ہیں۔

ایجوکیشن کے شعبے میں دنیا میں سب سے بڑا سکول جدہ میں قونصلیٹ جنرل کی نگرانی میں چل رہا ہے۔

قونصلیٹ جنرل آفس پاسپورٹ، عمرہ، حج میں زائرین کی خدمت کے علاوہ تعلیم میں بھی پاکستانی کیونٹی کی بے مثال خدمت کر رہا ہے۔ یہاں آکر انہیں بڑا تجربہ ہوا یہاں براہ راست لوگوں کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ یہاں روحانی قدروں کو تقویت ملتی ہے خانہ کعبہ کے قریب ترین زائرین کی خدمت کسی عبادت سے کم نہیں۔

جدہ قونصلیٹ میں ہر سال 50 ہزار پاسپورٹ جاری ہوتے ہیں جعلی پاسپورٹ کو روکنے کے لئے ایک بااختیار کمیٹی ہے جو بڑی چھان بین کے بعد پاسپورٹ جاری کرتی ہے

پولیٹیکل قونصلر

رانا عبدالباقی کی بات چیت

رانا عبدالباقی Political Consullor اپنے مخصوص انداز میں پاک سعودیہ بڑھتے ہوئے تعلقات کی تفصیلات بتاتے ہوئے

رانا عبدالباقی Political Consullor ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے ساتھ اہم مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے ساتھ کیونٹی Welfare Consullor اشفاق اللہ خاں بھی بیٹھے ہیں۔

رانا عبدالباقی Political قونصلر کی حیثیت سے پاکستانی کیونٹی میں اپنے تعلقات کو بڑا گہرا کر کے ان کی قوت کو نیشنل انٹرسٹ کے تابع بنانے میں سرگرم ہیں ان کی کوششوں سے جدہ میں پاکستانی کیونٹی میں اتحاد و اتفاق فروغ پا رہا ہے۔ یہ رانا عبدالباقی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ پاکستانیوں کی غیر سیاسی تنظیم پاکستان سٹیزن فورم قائم ہوئی ہے۔ جس میں محب وطن نامور پاکستانی اوورسیز شامل ہوئے۔ انہوں نے کیونٹی کو چھوٹے چھوٹے گروپوں سے نکال کر اجتماعی لیول پر پاکستانیوں کو ایک ادبی اور ثقافتی پلیٹ فارم پر لاکھڑا کیا ہے۔ قونصل جنرل کے ساتھ دوران انٹرویو رانا عبدالباقی نے پاک سعودی عرب برادرانہ تعلقات میں پیش رفت پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا موجودہ عوامی حکومت کے دور میں پاک سعودی دوستانہ تعلقات میں بہت پختگی آئی ہے۔ دونوں برادر ملک دہشت گردی کے خاتمہ میں آپس میں تعاون کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستان میں چھپے ہوئے عرب دہشت گردوں کو پاکستان سے زبردستی نکال دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان کے وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خاں بابر کا حالیہ دورہ سعودی عرب بہت کامیاب رہا۔ سعودی وزارت داخلہ

باقی آگے صفحہ 106 پر

کمیونٹی ویلفیئر قونصلر اشفاق اللہ خان کا

کمیونٹی کے مسائل پر انٹرویو

اشفاق اللہ خان گذشتہ ایک سال سے جدہ میں کیمونٹی ویلفیئر قونصلر ہیں۔ ذاتی طور پر ایک نہایت ہی شریف النفس، ملنسار اور ذمہ دار، فرض شناس اور بے لوث شخصیت کے مالک ہیں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم بی اے کرنے کے بعد اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن میں اچھے عہدے پر فائز تھے وہاں سے 16 مارچ 1995ء سے جدہ میں باقاعدہ سرکاری Procedure کے تحت میرٹ پر سلیکٹ ہو کر آئے۔ اپنے فرائض منصبی بڑی پھرتی اور جواں مردی سے ادا کر رہے ہیں۔

اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا ویسٹرن ریجن میں 7 لاکھ سے زائد پاکستانی بھائیوں کے مسائل ویلفیئر ونگ کے سپرد ہیں جو قونصل جنرل صاحب کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔

پاکستانیوں کے میجر مسائل میں لیبر اور کفیل کے تنازعات ہیں، غیر قانونی ریکروٹمنٹ مین پاور کے مسائل ہیں، کم تنخواہ کے مسائل، جرائم اور مختلف نوعیت کے کیسوں میں ملوث پاکستانیوں کے مسائل ہیں جو جیلوں میں اسیری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ حادثات میں ہلاک و زخمی ہونے والے افراد کے مسائل کو سلجھانے کے فرائض بھی انہی کے سپرد ہیں۔

اتنے بڑے ریجن میں ویلفیئر سیکشن کے کام کو بڑی سوجھ بوجھ کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ کیمونٹی کی سب سے بڑی پرابلم کفیل کے ساتھ ہوتی ہے زیادہ تنخواہ کا مسئلہ ہوتا ہے ہر ممکن طریقے سے اپنے ورکرز کا حق دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ کورٹ اور جیلوں کا وزٹ بھی کرتے ہیں۔ Death Cases ایسے ہوتے ہیں جن کی باڈیز کو پاکستان بھجوانا ہوتا ہے 50 فیصد اموات کے کیس ایسے ہوتے ہیں جن کو دفنانے کے لئے حکومت سے اجازت لینا ہوتی ہے۔ لوکل یعنی سعودی قوانین کے تحت فالو کرنا ہوتا ہے۔ ایکسیڈنٹ Cases میں حتی الاول ہوتی ہے۔ رپورٹ جو پولیس دیتی ہے اس رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ کتنے پرسنٹ غلطی سے مرنے والے کو ہے۔ اگر سو فیصد غلطی سے مرنے والے کی ہو تو کچھ معاوضہ نہیں ملتا۔

کیونکہ زیادہ تر مرنے والے پاکستانیوں کے ورثا یہاں نہیں ہوتے اس لئے ان کے ورثاء ہمیں پاور آف اٹارنی دے دیتے ہیں کہ ہمارا کیس لڑیں ایسے مسائل کو حل کرنے کے لئے قونصلر ویلفیئر کو ویسٹرن ریجن کے دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔ وسائل اور سہولتوں کے ناکافی ہونے کی وجہ سے یہاں کی کورٹس سے مس ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جو ورثاء کے لئے پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔

راقم الحروف نے اپنے مشاہدے سے پاکستانی کیمونٹی کے ساتھ تفصیلی ملاقاتوں میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وزارت خارجہ اور اوورسیز پاکستانیز کی وزارت گلف میں پاکستانی کیمونٹی کے سب سے بڑے مرکز کی طرف خصوصی توجہ دے کر کیمونٹی ویلفیئر ونگ کو مزید فعال اور جدید سہولتوں سے آراستہ کرے تاکہ پاکستانیوں کی بڑی حد تک جائز شکایات کا ازالہ ہو سکے۔ اور ویلفیئر ونگ کی کارکردگی جدید خطوط پر استوار ہو۔

اشفاق خاں نے مزید باتیں کرتے ہوئے کہا حج اور عمرہ کے سیزن میں لاکھوں کی تعداد میں جب پاکستانی آتے ہیں تو ویلفیئر ونگ کے مسائل میں گوناگوں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سعودی قانون کے مطابق 5 ہزار ریال تک کی آمدن رکھنے والے پڑھے لکھے لوگوں کو یہاں اپنی فیملی رکھنے کی اجازت ہے۔ اس سے کم آمدنی رکھنے والے افراد کو فیملی رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ وہ عمرہ اور حج کے ویزے پر اپنی عورتوں کو لے آتے ہیں پھر Over Stay کر جاتے ہیں زیادہ مدت قیام کی صورت میں ویلفیئر ونگ کو ان کے غیر قانونی قیام کی وجہ سے یہاں بہت محنت کرنا پڑتی ہے اور بہت زیادہ وقت بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

کیمونٹی ویلفیئر ونگ کے تین اہم کام:

(1) ریکروٹمنٹ کے زیادہ سے زیادہ ذرائع پیدا کئے جائیں۔

(2) ہم وطنوں کے جائز مسائل کو حل کرنے کے لئے ان کی مدد کی جائے۔

(3) غیر قانونی طریقوں سے آنے والے پاکستانیوں کو جیلوں سے رہا کر کے انہیں ملک واپس بھیجا جائے۔

فرضی محرم کے ساتھ عمرہ پر آنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے اشفاق صاحب نے کہا کہ فرضی محرم کے ساتھ حج و عمرہ ادا کرنے والے یہاں پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں کیونکہ انہیں واپسی میں بہت ہی زیادہ مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر عورتیں اپنے اصل محرم مردوں کے ساتھ آئیں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انہیں کوئی پریشانی ہو۔

پاکستان میں وفاقی ایجنسیوں خصوصاً ایف آئی اے کو فرضی محرموں کے ساتھ سعودی عرب آنے والیوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ ایسی ریکروٹنگ ٹریول ایجنسیوں کے خلاف بھی ایکشن لینا چاہئے جو صرف مال بنانے کے لئے فرضی محرم کے ساتھ عورتوں کو یہاں بھیج دیتے ہیں۔

ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں مرنے والے ڈرائیور کی سو فیصد غلطی ہو تو کچھ نہیں ملتا اگر مارنے والے کی غلطی ہو تو مرنے والے کو ایک لاکھ ریال ملتا ہے

اپنی کارکردگی کے حوالے سے اشفاق اللہ نے بتایا کہ انہوں نے مختصر عرصے میں دو ہزار پاکستانی ورکرز کے Cases کو مقامی کفیلوں کے ساتھ سیٹل کروایا ہے۔ جیل کے ایک سو کے قریب وزٹ کر کے زیادہ مدت قیام پذیر ہونے والے پاکستانیوں کو واپس بھجوایا۔ چار ہزار وزیٹر کو بریفنگ دی اموات کیسز کے 350 معاملات کو طے کر کے ایک ملین ریال تقریباً 90 لاکھ کے قریب رقم متاثرہ ورثاء کو بھجوائی 50 کے قریب کورٹس سے Death Cases میں پیروی کی پاکستانی مین پاور کی ڈیمانڈ بڑھانے کے لئے اتنے پریشر کے باوجود 40 کے قریب بڑی بڑی کمپنیوں کے ایگزیکٹوز سے ملاقاتیں کر کے انہیں پاکستانی مین پاور منگوانے کے لئے قائل کیا۔ ان بڑی ایجنسیوں میں بن لادن گروپ، والا گروپ پاکستان سے مین پاور امپورٹ کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی ان کو گائیڈ کرتے ہیں ایمپلائرز کے ساتھ رابطے میں مدد دیتے ہیں۔

اشفاق اللہ خان نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔

قونصل خانوں، سفارت خانوں سے ڈیمانڈ کی تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے لیبر کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ریکروٹمنٹ ایجنسیاں اور ان کے ایجنٹ ان کو سبز باغ دکھا کر تنخواہ زیادہ بتاتے ہیں مگر جب وہ یہاں آتے ہیں تو جس کام کے لئے ان کو بھرتی کیا جاتا ہے وہ کام ان کو یہاں نہیں ملتا اور نہ ہی تنخواہ...... جو کہ وطن عزیز اور لیبر کی پریشانیوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ویلفیئر قونصلر کے لئے بھی تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کو یہاں آنے سے پہلے مکمل انفارمیشن حاصل کر لینی چاہئے۔ اور مین پاور ڈیمانڈ کی تصدیق لازماً کیمونٹی ویلفیئر آفس سے کرائی جائے تاکہ غلط اور غیر قانونی ڈیمانڈ کے ذریعے پاکستانی لیبرز آنے سے اور پریشانیوں سے بچایا جا سکے۔

کیمونٹی Welfare Consullor جدہ اشفاق اللہ خان ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے ہمراہ

یوتھ انٹرنیشنل لاہور
1996

کمرشل قونصلر جدہ انیس الحسنین ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل
صدیق القادری کے ساتھ انٹرویو دیتے ہوئے

مسٹر انیس الحسنین ایک بہت ہی ملنسار پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ منسٹری آف فنانس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایڈیشنل کمشنر انکم ٹیکس کی حیثیت سے کام کر رہے تھے کہ 16 - اگست 1995ء کو جدہ میں کمرشل قونصلر کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ قونصلیٹ جنرل آفس جدہ میں ایک ملاقات کے دوران پاک سعودیہ تجارتی تعلقات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر انیس الحسنین نے بتایا پاکستان کے سفیر اور قونصل جنرل جدہ عارف کمال کی خصوصی ہدایت اور راہنمائی میں سعودی عرب میں پاکستانی مصنوعات کو متعارف کرا رہے ہیں۔ تجارتی تعلقات کو بڑھانے کے لئے پاکستانی کمیونٹی بھی ہماری بہت مدد کر رہی ہے۔ یہاں کے بزنس مینوں کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کے لئے ہم پوری طرح متحرک ہیں۔ یہاں بین الاقوامی سطح کی نمائشیں لگتی ہیں۔ ان نمائشوں میں ہم پاکستانی اشیاء کی بھرپور نمائندگی کرتے ہیں۔ یہاں سعودی فوڈ کے نام سے انٹرنیشنل نمائش لگی تھی۔ جس میں یونان' چائنہ' مصر' سپین' اٹلی اور پاکستان نے شرکت کی تھی پاکستان سے یہاں 12 لیڈنگ پارٹیز آئی جس میں رائس' فوڈ اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں سمیت کئی اہم اشیاء رکھی گئی تھیں۔ پاکستان کو کافی آرڈر ملے تھے۔ یہاں لائف سٹائل نمائش ہوئی جس میں 25 پاکستانی پارٹیز نے حصہ لیا نمائش میں فرنیچر' ماربل سپورٹس گڈز' ٹیکسٹائل' گارمنٹس' کاسمیٹکس سمیت کئی اور اشیاء کی نمائش تھی۔

دسمبر 1995ء میں یہاں مینگو اور فروٹ شو کیا گیا۔ فروٹ خاص طور پر آم جو پاکستان کی مشہور سوغات ہے اس کی کامیابی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس شو میں 8 ہزار ٹن فروٹ کا آرڈر پاکستان کو ملا۔

کمرشل قونصلر نے تجارتی تعلقات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے راقم کو بتایا کہ اس وقت سعودی عرب کی گلوبل مارکیٹ میں پاکستان کا شیئر 5.5 ہے۔ سفیر پاکستان شاہد امین کی سخت جدوجہد اور محنت کی بدولت ہم 5 شیئر بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس سال اپنا شیئر ڈبل کریں گے۔ شیئر بڑھانے کے لئے ہم اپنی رینج آف پروڈکٹس کو بڑھانے میں چاولوں کے علاوہ تجارتی اور نان تجارتی اشیاء بھی برآمد کر رہے ہیں۔ شیخ اسماعیل ابو داؤد جو جدہ چیمبرز آف کامرس انڈسٹریز کے چیئرمین ہیں نہ صرف ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ بلکہ پاکستانی پروڈکٹس کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانے میں ان کی شخصیت کا بڑا رول ہے۔ ہم شیخ اسماعیل ابو داؤد کی پاکستان کے ساتھ دوستی اور محبت کی قدر کرتے ہیں وہ پاکستان کے بہترین اور قابل فخر دوست ہیں۔

ایک اور شخصیت جس نے ہماری نمائش کے لئے بڑی مدد کی ہے میسرز الحارثی ایگزی بیشن کمپنی انٹرنیشنل کے مسٹر محی الدین صادق ہیں۔ میڈ ان پاکستان کے نام پر شروع ہونے والی نمائش جو اپریل 96ء میں منعقد ہوئی۔ یہ پہلی مرتبہ سعودی عرب میں ہوئی۔ اس کے لئے ایکسپورٹ پروموشن آف پاکستان نے بہت زبردست پلاننگ کی ہے یہ ادارہ مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس نے بڑی کوششوں سے اس نمائش میں پاکستان کی اہم مشہور انڈسٹریز اور ٹریڈرز کا انتخاب کیا۔ اس نمائش میں ہم Traditional Items کو متعارف کرایا ہے۔ جیسے چاول' ٹیکسٹائل' بیڈ شیٹ' فیبرکس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ Non Traditional Items جس میں ہائی ٹیک' کروکیم' باتھ روم' سینٹری' لیدر پروڈکٹس کی نمائش کے بعد اب انشاء اللہ پاکستانی اور سعودی بزنس ایگزیکٹو میں تعلقات بڑھیں۔ انشاء اللہ ہم 750 ملین ڈالر سے بڑھا کر ایک بلین ڈالر تک پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کمرشل قونصلر جدہ انیس الحسنین سے گفتگو

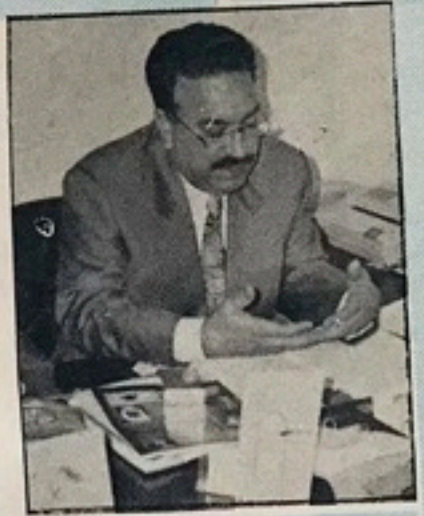

پاکستانی بزنس مینوں کو جدہ میں اپنی
مصنوعات کو متعارف کرانا چاہیے

جدہ میں پریس قونصلر چراغ علی انجم سے حالاتِ حاضرہ پر گفتگو

پریس Consullor چراغ علی انجم ایڈیٹر انچیف صدیق القادری کو Information کے شعبے میں پاک سعودیہ Relation کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے

چراغ علی انجم تجربہ کار میڈیامین' شریف النفس انسان اور ملنسار شخصیت کے مالک ہیں۔ بین الاقوامی حالات و واقعات پر عقابی نگاہ رکھتے ہیں۔ وسیع المطالعہ پبلک ریلیشن کے ماہر ہیں۔

راقم کے ساتھ جدہ میں ایک خصوصی ملاقات میں چراغ علی انجم نے بتایا سعودی عرب میں جدہ' مدینہ' دمام اور ریاض سے عربی' انگلش زبان میں بہت سارے اخبارات و جرائد شائع ہوتے ہیں۔ ابھی کچھ عرصے سے جدہ سے اردو نیوز روزنامہ شائع ہوتا ہے اردو نیوز میں زیادہ تر پاکستانی ورکرز کام کرتے ہیں۔ اس اخبار میں پاکستانی کمیونٹی کو نمایاں کوریج ملتی ہے۔ اردو نیوز کی کامیابی میں پاکستانی کمیونٹی کا بڑا رول ہے۔ پاکستان کے قومی تہواروں پر سعودی عرب کے اخبارات ہمیشہ نمایاں کوریج دیتے ہیں۔ ہمارے لیڈروں کے دوروں کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ 23 مارچ اور 14 اگست کے موقعہ پر خصوصی سپلیمنٹ شائع کرتے ہیں۔

اس کے باوجود پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے شعبہ میں پاکستان اور سعودی عرب کے مابین ایک Agreement کی ضرورت ہے دونوں ملکوں کے صحافیوں کے مابین خیر سگالی تبادلوں کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ دور میڈیا کا دور ہے۔

راقم الحروف نے بھی اپنے سعودی عرب کے دورے میں محسوس کیا کہ اطلاعات کے شعبے میں خصوصاً الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ریلیشن دونوں برادر ملکوں کے مابین مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ دونوں ملکوں کے جرنلسٹوں کے مابین ہر سال Exchange پروگرام کی ضرورت ہے۔ ہماری وزارت اطلاعات کو اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

پریس Consullor جدہ پاکستان Consullate جدہ مسٹر چراغ علی انجم کی طرف سے صدیق القادری کے اعزاز میں دی گئی دعوت کے موقع پر میزبان' مہمان اور ممتاز پاکستانی شخصیات چوہدری محمد اسلم رائے عبدالغفور بھٹی اور دیگر احباب کا گروپ فوٹو۔

سعودی عرب میں مقیم باہمت جرات مند محب وطن پاکستانی
پاکستان کی بقاء و سلامتی' استحکام' ترقی اور خوشحالی کے لئے
دعا گو ہیں۔

منجانب: رائے عبدالغفور احمد بھٹی
پروپرائٹر المدینہ سٹورز ماڈرن ٹیکسٹائل مدینہ المنورہ ٹیلیفون 8235947
پوسٹ بکس 945 - جدہ 6726331 - رہائش 6727806

جدہ سعودی عربیہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب
جناب سردار عارف نکئی کے اعزاز میں
پُرتپاک استقبالیہ تقریب

پنجاب سردار عارف نکئی کے اعزاز میں استقبالیہ سے پاکستان مسلم لیگ (ج) گروپ جدہ کی طرف سے وزیر اعلیٰ چوہدری اختر علی ایم این اے چوہدری خوش اختر سبحانی صوبائی وزیر اور صدر جدہ چوہدری محمد اسلم خطاب کر رہے ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ کے مرکزی رہنما وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی کی قیادت میں عمرے کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب آئے۔ وفد میں سیالکوٹ کی ممتاز ہردلعزیز سیاسی، سماجی شخصیت چوہدری اختر علی ایم این اے اور ان کے نوجوان باصلاحیت صاحبزادے چوہدری خوش اختر سبحانی صوبائی وزیر شامل تھے۔ جونیجو لیگ کے لیڈران عمرے کی ادائیگی اور روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضری کے بعد جب جدہ پہنچے۔ جدہ میں مسلم لیگ جونیجو گروپ کے سرکردہ لیڈروں، چوہدری محمد اسلم المعروف المہران ریسٹورنٹ والے اور انجینئر چوہدری شہباز، چوہدری اکرم نے معزز مہمانان گرامی کے اعزاز میں پرتکلف خوبصورت استقبالیہ تقریب میں جدہ میں مقیم اوورسیز پاکستانیوں نے بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے سعودی عرب میں مقیم

مسلم لیگ جونیجو جدہ کے صدر چوہدری محمد اسلم کی جانب سے المہران ریسٹورنٹ عزیزیہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں حاضرین کی تصویری جھلکیاں

پنجاب کے صوبائی وزیر خوش اختر سبحانی کے اعزاز میں تقریب میں پاکستانی کیمونٹی کی مشہور شخصیات، چوہدری شہباز، غلام مصطفیٰ ملک اور دیگر پاکستانی

کے مسائل پر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے اوورسیز پاکستانیوں کو یقین دلایا کہ وہ بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کو درپیش مسائل کو اولیت دیں گے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے پنجاب میں بسنے والے اوورسیز پاکستانیوں کے لئے سیالکوٹ میں ہاؤسنگ اسکیم کا اعلان کیا مزید یقین دلایا کہ آئندہ پنجاب میں جاری ہونے والی تمام ہاؤسنگ اسکیموں میں اوورسیز پاکستانیوں کے لئے کوٹہ مختص ہوگا پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے جدہ مسلم لیگ کو ایک بااختیار کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا حکومت پنجاب جدہ کے پاکستانیوں کی تشکیل شدہ کمیٹی کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرمغز خطاب کا اوورسیز پاکستانیوں نے پرتپاک طریقے سے خیر مقدم کیا۔

استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری اختر علی ایم این اے نے جدہ میں مقیم پاکستانیوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اتنی خوبصورت تقریب کا انعقاد کیا ہے ہمیں یہاں مقیم اپنے ہم وطنوں کے مسائل جاننے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہماری حکومت اوورسیز پاکستانی بھائیوں کے مسائل کو اولیت دے گی۔ پنجاب کے نوجوان وزیر چوہدری خوش اختر سبحانی نے اوورسیز پاکستانیوں کے لئے سیالکوٹ میں ہاؤسنگ سکیم کے وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کو سراہتے ہوئے کہا مسلم لیگ جونیجو گروپ کی پنجاب حکومت ہم پاکستانی بھائیوں کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ تقریب کے میزبان چوہدری محمد اسلم، چوہدری شہباز اور چوہدری محمد اکرم نے جونیجو لیگ کے لیڈروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی طرف سے بھرپور تعاون کی حمایت کا یقین دلایا اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل میں بھرپور دلچسپی پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا جونیجو لیگ سعودی عرب کے رہنماؤں کا ایک وفد عنقریب وزیر اعلیٰ پنجاب کی دعوت پر پاکستان کے دورے پر جائے گا۔

بقیہ احمد بخش لہری

سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے کہ یہ بلڈنگ حجاج کی رہائش کے لئے موزوں ہے اور اس بلڈنگ میں اتنے حجاج قیام کر سکتے ہیں ہر سال ہم 80 ہزار سے زائد حاجیوں کو رہائش اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ جن حجاج کرام کے عزیز و اقارب پاک جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ میں رہتے ہیں وہ اپنے عزیزوں کے ہاں قیام کرلیتے ہیں جن حجاج کرام کا انتظام پرسنل مقیم ہوتا ہے وہ سعودی دفاتر سے تصدیق کے مطابق ایگریمنٹ کا جائزہ لے کر فیصلہ کرتے ہیں پھر معلوم ہوتا ہے کہ کتنے حاجیوں کا انتظام حکومت پاکستان نے کیا اور کتنے نے اپنے رہائش کا انتظام خود کیا ہے۔

پچھلے کئی سالوں سے حجاج کرام کو بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کے تحت رہائش پذیر حجاج کرام جب سرکاری طور پر ارینج شدہ بسیں استعمال کرتے ہیں، روڈز پر ڈیرے ڈال لیتے ہیں تو بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے۔ بارہا میڈیا کے ذریعے آنے والے حاجیوں کو بریف کیا جاتا ہے کہ وہ عبادت کے لئے آتے ہیں تو سامان کم سے کم لے کر آئیں لیکن ان پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ اتنا سامان لے آتے ہیں کہ سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ حاجی کا سامان کسی اور بس میں اور حاجی صاحب کسی اور بس میں ہوتے ہیں اوپر سے پانی کا مسئلہ بڑا پیچیدہ ہوتا ہے۔ حاجی صاحبان اپنی کوتاہیوں اور لاپرواہیوں سے پانی ضائع کرتے ہیں یہاں پانی کی سپلائی کا دارومدار ٹینکر پر ہوتا ہے۔ پانی ختم ہونے کی وجہ سے انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے پانی استعمال کرتے وقت نلکے بند نہیں کرتے جس کی وجہ سے پانی ضائع ہوتا ہے وہ پریشان ہوتے ہیں۔

اس سال حاجیوں کو فراہم کی گئی سہولتوں کے بارے میں احمد بخش لہری نے بتایا کہ 450 بلڈنگز حاجیوں کے لئے حاصل کی گئیں ان میں صرف دو عمارتیں ایسی ہیں ایک ساڑھے بارہ سو میٹر اور ایک سترہ سو میٹر دور ہیں۔ یہ بلڈنگز بہت اچھی ہیں اور حرم شریف کے بہت ہی نزدیک ہیں ان بلڈنگز کے باتھ روم بہت اچھے اور کھلے ہیں یہ بلڈنگز لوکیشن وائز بہت اچھی ہیں۔ ایک لاکھ پانچ ہزار حجاج کا انتظام ان بلڈنگز میں ہے۔ اوورسیز پاکستانی اس میں شامل نہیں حاجی صاحبان یہاں آئیں تو عبادت کا سوچ کے آئیں کیونکہ کچھ بلڈنگز چڑھائی پر ہو سکتی ہیں اور کچھ دور بھی پانچ لاکھ کی آبادی میں 30 لاکھ سے زائد حجاج آئیں منا میں دو ملین مربع میٹر کی گنجائش میں 30 لاکھ حجاج کے آنے سے یقیناً کچھ مسائل تو پیدا ہو جائیں گے۔ جیسے پچھلے سال منا میں آگ لگنے سے سات ہزار خیمے جل گئے تھے۔ سعودی حکومت نے ہر ممکن ذرائع سے حجاج کی مدد کی۔ ہمارے ادارے کا سعودی وزارت حج کے ساتھ کوآرڈینیشن ہے امیر مکہ کا اپنا سسٹم ہے حاجیوں کی سہولتوں کی فراہمی کے تمام انتظامات امیر مکہ کی نگرانی میں آتے ہیں۔

پاکستان ہاؤس مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ حج ڈائریکٹوریٹ کے آفس میں حج کے دنوں میں یہاں سارا سٹاف ہوتا ہے۔ احمد بخش لہری نے حجاج کرام سے اپیل کی پاکستانی حاجی پاکستان سے بہت ہی کم صرف ضروریات کا سامان لے کر آئیں اپنے گروپ لیڈر کی مکمل اطاعت کریں ان کی ہدایات پر عمل کریں اور اپنے متعلق تمام معلومات پاس رکھیں۔

پاکستان ایسوسی ایشن دوحہ کے صدر چوہدری محمد صدیق یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے یو اے ای پر خصوصی ایڈیشن کا مطالعہ کر رہے ہیں

فرض شناس بیوروکریٹس

احمد بخش لہری

ڈائریکٹر پاکستان حج مشن جدہ مکہ المکرمہ سعودی عربیہ

احمد بخش لہری کا شمار بلوچستان کے چند معروف گنے چنے فرض شناس بیورو کریٹس میں ہوتا ہے بلوچستان قلات کے معروف خاندان سے تعلق ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی سے ایم اے انگلش کرنے کے بعد محکمہ اطلاعات میں انفارمیشن آفیسر رہے پھر سول سروس کا امتحان پاس کرنے کے بعد سول سروس میں اسسٹنٹ

کمشنر ڈپٹی کمشنر اور پولیٹیکل ایجنٹ چاغی اور قلات میں کمشنر رہے وہاں سے پاکستان حج مشن کے انتظامی امور کے سربراہ کی حیثیت سے جدہ مکہ المکرمہ آ گئے۔

مکہ مکرمہ میں ایک نشست میں احمد بخش لہری نے بتایا کہ وہ یہاں حکومت پاکستان کی حج کے سلسلے میں پالیسیز پر سفیر پاکستان کی نگرانی میں عمل درآمد کرتے ہیں ہمارے فرائض میں جدہ میں حاجیوں کو رسیو کر کے ٹرانسپورٹ کے ذریعے مکہ المکرمہ ٹھہرانا ہوتا ہے۔ حاجیوں کو تیس دن (ایک مہینہ) میں دیکھ بھال کرنا ایک ہفتہ کے لئے مدینہ المنورہ بھجوانا شامل ہے آدھے حجاج کو پہلے حج سے پہلے مدینہ اور آدھے حجاج کو حج کے بعد بھیجا جاتا ہے۔ ہمارے ادارے کا مکہ المکرمہ اور مدینہ میں حجاج کے لئے رہائش کا بندوبست کرنا فرائض میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ منیٰ عرفات کے لئے ٹرانسپورٹ کے مطابق اگر منٹ کرتے ہیں جدہ مکہ اور مدینہ کے لئے ہم ائیر کنڈیشنڈ بسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں مشاہیرے احرام کے لئے ہم نان ائیر کنڈیشنڈ بسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں کیونکہ رش کی وجہ سے بسیں بہت آہستہ چلتی ہیں۔ ائیر کنڈیشنڈ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ مشاہیرے احرام میں سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ... مہیا کرتا اور احرام میں ان کے لئے Tents کا انتظام کرنا ہوتا ہے حجاج کو رہائش کے لئے بلڈنگز کا انتظام براہ راست کرتے ہیں جبکہ ٹرانسپورٹ کا انتظام سعودی ٹرانسپورٹ سنڈیکٹ کرتی ہے۔ ہم ان کے ساتھ ڈیمانڈ ... باقاعدگی کے ساتھ میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ پاکستانی حاجیوں کو ناقص سہولتیں فراہم کرنے کے بارے میں شکایات کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈائریکٹر حج نے کہا جو بھی رہائش ہم حجاج کو مہیا کرتے ہیں ان بلڈنگز کی انسپکشن سعودی وزارت حج کرتی ہے انسپکشن کے مطابق بلڈنگز مالکان کے ساتھ اگر منٹ کرتے ہیں بلدیہ کا ادارہ باقاعدہ وزٹ کر کے حجاج کی رہائش کے لئے

باقی صفحہ 45 پر

احمد بخش مہدی ڈائریکٹر حج (جدہ) ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشل کے ساتھ مکہ مکرمہ میں

پاکستان زندہ باد ۰ پاکستان پیپلز پارٹی زندہ باد ۰ محترمہ بے نظیر بھٹو

پاکستان پیپلز پارٹی سعودی عربیہ کے کارکن

قائد عوامی انقلاب محترمہ بے نظیر بھٹو

وزیر اعظم پاکستان کی ملک و قوم کے لیے کامیاب اور قابلِ تعریف مدبرانہ پالیسیوں پر اُن کی بےمثال عوامی قیادت کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اِس اَمر کا یقین دِلاتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کی تاریخ ساز جدوجہد میں اُن کے شانہ بشانہ ہیں

منجانب چوہدری ممتاز اختر کاہلوں
سینئیر رہنما پاکستان پیپلز پارٹی
سعودی عربیہ (جدہ)

مولانا قمر ہاشمی

عاشقِ رسولؐ

بے لوث خدمت گار

انچارج پاکستان ہاؤسز مدینۃ المنورہ سعودی عربیہ

مولانا قمر ہاشمی مدینہ منورہ کی پاک گلیوں میں رہنے والے ایک متوسط مذہبی گھرانے سے تعلق رکھنے والے پاکستانی حلقوں میں مشہور و معروف شخصیت کا نام ہے۔

مولانا کا تعلق ضلع نوشہرو فیروز سندھ سے ہے نقشبندیہ سلسلے سے روحانی قدریں منسلک ہیں ترقی پسندانہ خیالات رکھتے ہیں نو ڈیروں کے دینی مدرسے تعلیم کے حصول کے بعد ایم اے عربی کیا۔ سٹوڈنٹ لائف سے لے کر آج تک پیپلزپارٹی سے وابستہ ہیں۔ بہترین شعلہ بیاں مقرر غریب پرور' بے لوث خدمت کا جذبہ ان کی شخصیت کا آئینہ دار ہے۔

پاکستان ہاؤس مدینہ المنورہ کے انچارج ہیں اپنے فرائض بڑی ذمہ داری اور پھرتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں وی آئی پی کو رسیو کرنا انہیں مدینہ المنورہ کے مقدس مقامات کی زیارت کرانا مہمانوں کو بہتر سہولتیں فراہم کرنا ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

پاکستان ہاؤسز مدینہ المنورہ کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے مولانا قمر ہاشمی نے کہا کہ کنگ سعود بن عبدالعزیز کی پاکستان کے گورنر جنرل غلام محمد کے ساتھ گہری دوستی ... انہوں نے اس دوستی کے سلسلے میں باب جبرئیل پر ایک بلڈنگ بطور تحفہ پاکستان کو دے دی۔ اور اس کا ٹرسٹی پاکستانی سفیر کو بنایا۔ ٹرسٹ کا چیئرمین سفیر پاکستان ہوتا ہے۔ مذہبی امور کا سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہاں کے دو پاکستان ہاؤس اس ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہیں ان کی تعیناتی بھی اسی ٹرسٹ کے انڈر ہے وہ قونصلر کی 17 ویں گریڈ کی ملازمت ہے۔

یہاں کے مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے مولانا قمر ہاشمی نے کہا یہاں جو بڑے بڑے عہدوں کے وی آئی پی آتے ہیں وہ یہاں ہم سے پاکستان جیسا پروٹوکول مانگتے ہیں وہ زبردستی وہ سہولتیں مانگتے ہیں جو ہم فراہم نہیں کر سکتے اور اس طرح شکوے شکایات پیدا کر کے ہمارے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔

ہمارے وزراء' سیکرٹری صاحبان' ایم این اے' سینیٹرز' ایم پی ایز اس مقام مقدس پر آکر وی آئی پی پروٹوکول مانگتے ہیں جہاں سب ایک برابر سمجھے جاتے ہیں اگر وہ حضرات ہم سے پروٹوکول مانگنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ایسی سہولتیں مانگیں تو ہماری مشکلات میں کافی کمی واقع ہو سکتی ہے۔

دربار محمدیؐ کے حضور جو بھی آتا ہے ان کے ساتھ یکساں سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر کسی عجمی کو عربی اور عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ ہم یہاں ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت اور انصاف کے ساتھ پیش آتے ہیں اس کے باوجود بعض اہم حضرات ہمیں خطرناک نتائج اور ملازمت سے برخاست کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں حالانکہ انہیں یہاں صبر و بردباری' انکساری اور عاجزی کے ساتھ مہمان بن کر آنا چاہئے۔

کینٹین کی ناقص کارکردگی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ:
کینٹین ٹھیکہ پر دے دی گئی ہے تمام ملازم ٹھیکیدار کے ہیں جو بزنس مین کینٹین کو چلاتے ہیں وہ ہاؤسز کے برتن استعمال کرتے ہیں ملازمین چونکہ تجربہ کار نہیں جس کی وجہ سے شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ کام چونکہ ہو رہا ہے اس لئے میں مطمئن ہوں 20 ہزار ریال کینٹین کا سالانہ ٹھیکہ ہے باورچی کی تنخواہ ٹھیکیدار ادا کرتا ہے۔ کام کرنے والے پڑھے لکھے ہونے چاہئے تربیت یافتہ سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے افسران بھی ان پر ناراض ہو جاتے ہیں اور مہمان بھی راضی نہیں ہوئے۔

قمر ہاشمی نے بتایا کہ ٹرسٹ دونوں پاکستانی ہاؤسز بلڈنگز کمرشل بنیادوں پر چلا رہا ہے ان کی سالانہ آمدنی دو لاکھ ریال ہے ایک لاکھ 40 ہزار ریال اسٹاف کی تنخواہوں میں چلے جاتے ہیں مجموعی طور پر ہاؤسز کو کبھی گورنمنٹ آف پاکستان نے امداد نہیں دی۔

پاکستانی کمیونٹی کی انتہائی ممتاز اہم شخصیت چوہدری محمد اسلم

سے کمیونٹی کے مسائل پر گفتگو

چوہدری محمد اسلم کی شخصیت جدہ میں پاکستانی کیونٹی میں انتہائی ممتاز اور اہم ہے پاکستانی حلقوں میں انہیں بڑی عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونٹی کے اجتماعی و فلاحی کاموں میں ہمیشہ آگے رہتے ہیں کیونٹی کے لئے ان کی خدمات اور قربانیاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ انتہائی سلجھے ہوئے باشعور اور ہنس مکھ انسان ہیں ان کی زندگی کا مقصد کیونٹی کی خدمت ہے۔ مہمان نوازی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں سیلف میڈ انسان جنہوں نے بڑی محنت اور کوشش تکلیف کے بعد اپنی صلاحیتوں کو منوایا جدہ کے خوبصورت ایریا میں جہاں پاکستان ایمبیسی سکول ہے اس کے سامنے بڑی شاہراہ پر المہران ریسٹورنٹ کے نام بڑا دیدہ زیب پاکستانی کھانوں کا ریسٹورنٹ چلا رہے ہیں۔

جدہ میں سب سے بڑا پاکستانی ریسٹورنٹ ہونے کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاکستانیوں کی ادبی ثقافتی سماجی اور سیاسی فنکشن ہوتے ہیں پاکستان کی زیادہ تر وی آئی پی شخصیات کی میزبانی کا انہیں اعزاز حاصل ہے۔ جس میں وزیراعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی' چوہدری اختر علی ایم این اے' چوہدری خوش اختر سبحانی بھی شامل ہیں بغیر کسی لالچ اور مقصد کے مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں ان کے نزدیک سماجی خدمت افضل ترین عبادت ہے۔ ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے ان کے دل میں ملک و قوم کے لئے بے پناہ محبت اور عقیدت کے جذبات موجزن رہتے ہیں۔

انہوں نے اپنے وسیع اثر و رسوخ کو بروئے کار لاتے ہوئے کیونٹی کے بعض ایسے مسئلے بھی حل کئے ہیں جو پاکستانی قونصل خانہ کے بس میں نہیں تھے۔ کیونٹی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس وقت چوہدری اسلم ایک مسیحا بن کر سامنے آتے ہیں۔ اپنی جیب سے دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ ان کا ریسٹورنٹ پاکستان کیونٹی کا مرکز بنا رہتا ہے۔ پاکستانی کیونٹی کی باشعور مشہور

باقی آگے صفحہ 106 پر

مشہور پاکستانی نوجوان شخصیت چوہدری جاوید کی طرف سے ایڈیٹر انچیف کے اعزاز میں دی گئی دعوت کے موقع پر
میزبان چوہدری جاوید' غالب عبدالعزیز آشیان

قابلِ فخر محبِّ وطن پاکستانی بزنس مین سماجی شخصیت
راجہ محمد اکرم سے ملاقات

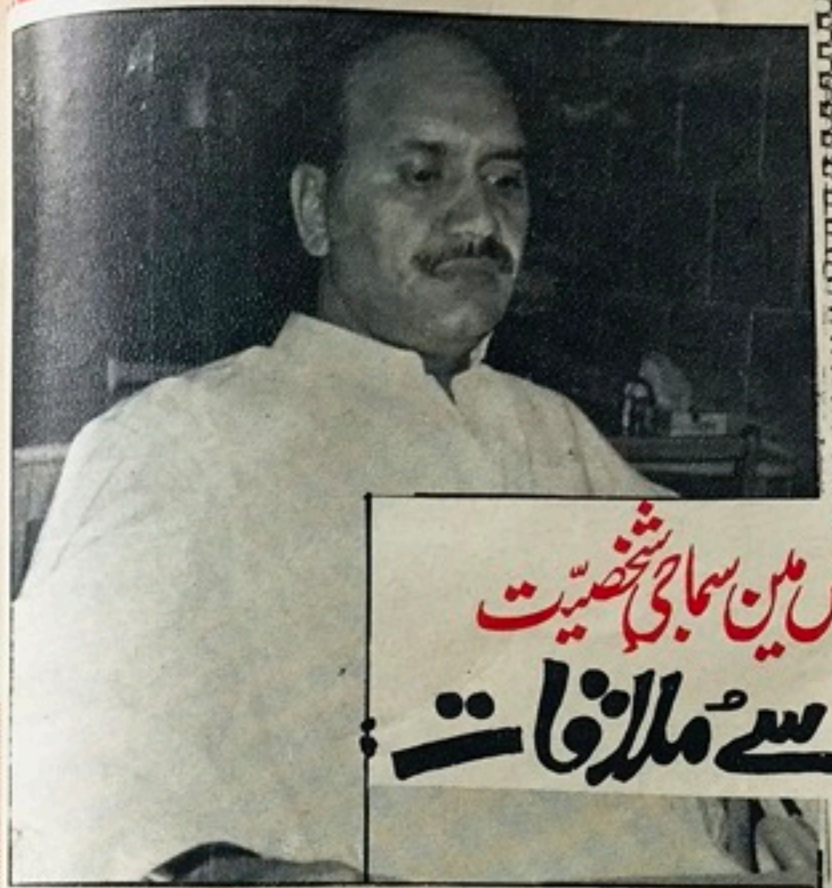

راجہ محمد اکرم کو پاکستانیوں میں جو شہرت اور عزت حاصل ہے شاید ہی کسی اور کے نصیب میں ہو۔ غرور اور تکبر سے عاری اس قابل فخر شخصیت کا نام جدہ میں مقیم ممتاز اور پاپولر پاکستانیوں میں ہوتا ہے۔ وطن عزیز کا کوئی مسئلہ ہو یا کیمونٹی کو ان کی ضرورت ہو راجہ محمد اکرم ایک جواں ہمت مرد مجاہد کی طرح صف اول میں نظر آتے ہیں۔ یہ صاحب جدہ میں مقیم پاکستانی صرافہ برادری کے روح رواں ہیں۔ پاکستانی صرافہ برادری نے گولڈ مینوفیکچررز کے شعبے میں کسی دوسرے کو آگے بڑھنے نہیں دیا۔ اس شعبے میں دوسری کیمونٹیوں کی نسبت پاکستانی کیمونٹی کو برتری حاصل ہے۔ ان کے رفقاء ملک پرویز حسین' میاں غلام عباس' محمد سعید جتوئی' ممتاز شاہ پوری' ملک عبدالمعید' ملک مقصود' محمد افضل بولا' امجد قریشی' ادریس قریشی' مجید قریشی برادران' رانا عبدالغفور' خالد خواجہ' عبدالقیوم جیسے پاکستان دوست محب وطن شامل ہیں۔

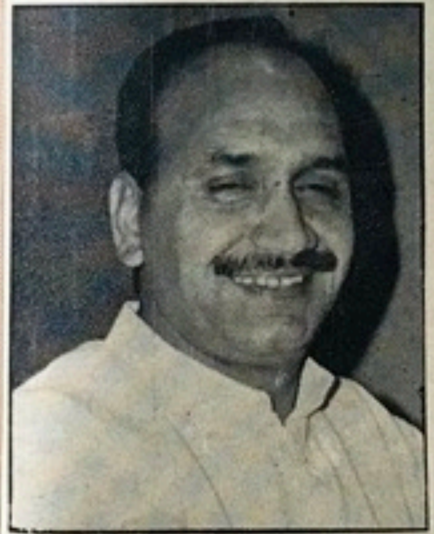

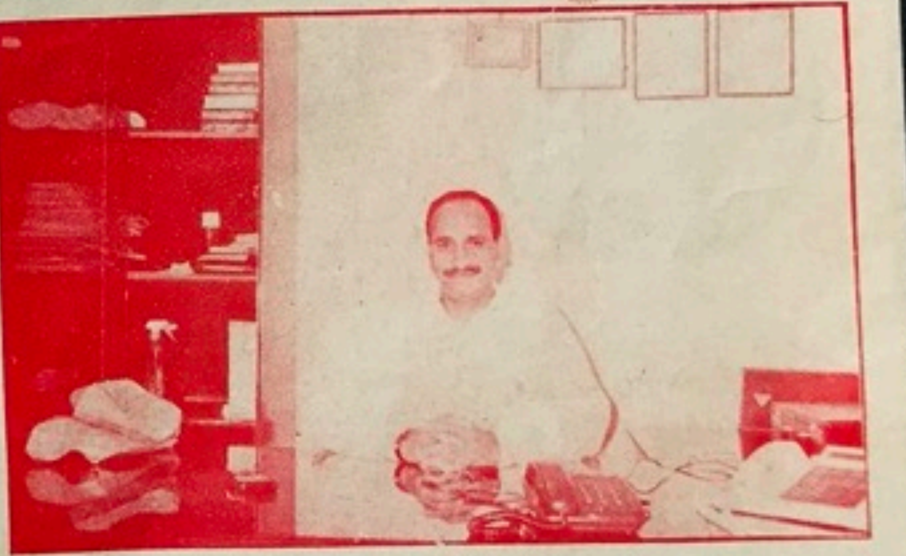

راجہ محمد اکرم جدہ میں اپنے آفس میں

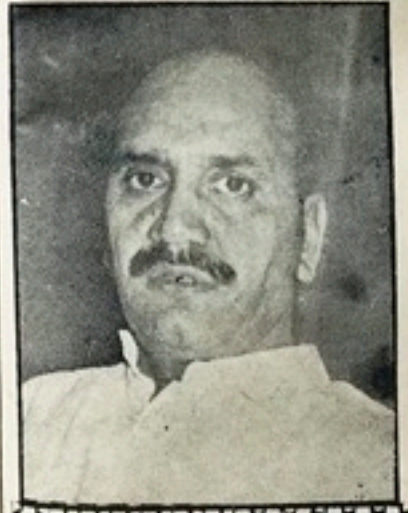

راجہ محمد اکرم کا تعلق بھی شاہینوں کے شہر سرگودھا پاکستان سے ہے 1974ء میں جدہ میں آئے باعزت زمیندار فیملی سے تعلق ہونے کے باوجود ان تھک محنت کی بدولت ایک سیلف میڈ انسان کی حیثیت سے سخت محنت کی ترقی کرتے کرتے جدہ میں گولڈ مینوفیکچرنگ کے بزنس میں اپنا نام پیدا کیا۔ پاکستانی کیمونٹی کے لئے صرافہ برادری کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے قابل تحسین پاکستانی راجہ محمد اکرم نے کہا 1988ء میں سیلاب کے دوران ان کی برادری نے ساڑھے گیارہ لاکھ روپے جمع کر کے پاکستان جاکر ہیڈ بلوکی' گنڈا سنگھ بارڈر کے قریب سیلاب زدگان میں تقسیم کیا۔ ایسے دیہات میں تقسیم کیا جن کا صفایا ہو چکا تھا۔ 1991ء میں سیلاب کے دوران تقریباً 9 لاکھ روپیہ جمع کر کے جہلم کے قریب سیلاب زدگان میں تقسیم کیا ضلع خوشاب کے سیلاب زدگان کی مدد کی۔ پھر

عمران خان کے ہسپتال کیسے لئے جدہ میں سب سے زیادہ چندہ ہم نے دیا

عمران خان کے شوکت میموریل کینسر ہسپتال لاہور کے لئے اٹھارہ لاکھ روپے اکٹھا کر کے دیئے۔ یہ چند دن کی قلیل مدت میں اکٹھا کئے گئے۔ جب عمران خان جدہ میں مقیم پاکستانی صرافہ برادری کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے تو دس لاکھ روپیہ صرافہ برادری نے اکٹھا کر کے مزید دیا۔ کشمیر کاز کے لئے مجاہدین و مہاجرین کے لئے 7 لاکھ روپے فراہم کئے۔ پاکستانی کیمونٹی کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر غلام اکبر نیازی سینئر نائب صدر چوہدری محمد خالد' خزانچی شیخ محمد اسلم اور جنرل سیکرٹری چوہدری ممتاز اختر کاہلوں نے یہ فنڈ اکٹھا کر کے AWMY جدہ کو دیا پھر دوسرے سال رمضان میں 6 لاکھ روپیہ اکٹھا کر کے کشمیریوں کے لئے AWMY جدہ کو دیا تیسری مرتبہ پانچ لاکھ روپے اکٹھے کر کے کشمیر کاز کے لئے دیئے۔ دو پاکستانیوں افضل اور سرور کے لئے فی آدمی سات لاکھ روپے جمع کر کے ان کے لواحقین کو دیئے۔ پاکستانی بچوں کے مابین لڑائی اور قتل کے تصفیے میں پاکستانی کیمونٹی نے سب سے زیادہ ڈونیشن دیا صرافہ کیمونٹی جو سرگودھا سے ہے سب سے زیادہ ڈونیشن دی۔ صرافہ برادری ہی پاکستانی بھائیوں کے ہر مسئلے میں بڑھ چڑھ کر سماجی' اجتماعی کاموں میں شرکت کرتی ہے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے راجہ محمد اکرم نے کہا اگر ملک کے حالات اچھے ہو جائیں تو کرائمز ختم ہو جائیں۔ لوگوں کی جان و مال کو تحفظ حاصل ہو جائے تو ہم بیرون ملکوں میں مقیم پاکستانی ہی سرمایہ کاری کر کے اپنے ملک میں معاشی انقلاب لا سکتے ہیں۔ انہوں نے افسوس بھرے لہجے میں کہا کاش سب پاکستانی پاکستان کے شہری بن کر سوچیں نہ کہ مختلف پارٹیوں اور گروپوں کی صورت میں رہ کر سوچیں۔ پاکستان کے اندر اور باہر صرف پاکستانی رہنا چاہئے اور ہمیشہ قومی وقار کی سربلندی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ کیمونٹی کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا بیرون ملکوں میں رہنے والے پاکستانیوں کو تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کے لئے داخلے کی شدید مشکلات کا سامنا ہے ہاؤسنگ کے شعبے میں باہر رہنے والے پاکستانیوں کو ہاؤسز کی اشد ضرورت ہے۔

اس کے لئے حکومت پاکستان نے ابھی کوئی خاطر خواہ اسکیم شروع نہیں کی جس سے اوورسیز پاکستانیوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ راجہ محمد اکرم نے مطالبہ کیا کہ اوورسیز پاکستانیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی اداروں میں کوٹہ مختص کیا جائے۔ حکومت کی سطح پر ہاؤسنگ سکیم پاکستانیوں کے مسائل کے لئے حکومتی سطح پر خصوصی سیل قائم کیا جائے۔ پاکستان کے ساتھ حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے راجہ محمد اکرم نے کہا ملک میں رہنے والے پاکستانیوں کو اپنے ملک کی قدر کرنی چاہئے ملک سے پیار اور محب الوطنی کا جذبہ اور قدر معلوم کرنے کے لئے پاکستان میں رہنے والوں کو کم از کم ایک مرتبہ ضرور باہر آنا چاہئے۔

راجہ محمد اکرم نے پاکستان میں غیر ملکی قرضوں کے شدید بوجھ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا اوورسیز پاکستانیوں کا اپنی غیور اور محنت کش بہادر قوم کے ساتھ وعدہ ہے اگر حکومت اور عوام تہیہ کرلیں تو اپنے وسائل خود پیدا کریں گے۔ آئندہ کبھی قرضہ نہیں لیں گے تو اوورسیز پاکستانی ملک پر سارا غیر ملکی قرضہ بمعہ سود ادا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انہیں یقین رہے کہ ملک و قوم آئندہ کبھی غیروں کی مقروض نہیں ہوگی۔

قارئین توجہ فرمائیں سعودی عرب جدہ میں ہمارے نمائندے ارشاد احمد غوری ہیں قارئین اپنی تقریبات اور مسائل پر مبنی رپورٹیں شائع کرانے کے لئے رابطہ کریں۔
دوبئی میں ہمارے نمائندے محمد جمیل خاں جیمی ہیں قارئین اپنی تقریبات کی رپورٹوں اور مراسلوں کے لئے رابطہ کریں۔

میاں غلام عباس آف پاک پتن

اوریس احمد قریشی اہم بزنس مین شخصیت

ملک پرویز حسین سرگودھا

پاکستانی صرافہ برادری

کی کمیونٹی کیلئے مثالی خدمات

راجہ محمد اکرم کی طرف صدیق القادری کے اعزاز میں دعوت
کے موقع پر گروپ تصویر

پاکستانی صرافہ برادری نے جدہ جیسی بین الاقوامی گولڈ مارکیٹ میں جان توڑ کر محنت اور ایمانداری دیانتداری کے ذریعے اپنی برتری کو ثابت کر دیا ہے۔ جدہ کی مارکیٹ میں پاکستانی بزنس مینوں نے اپنے فن اور محنت کے جذبے کی بدولت ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اس شعبے میں پاکستان کے وقار کو بلند کیا ہے۔ جس کی بدولت ہزاروں پاکستانی لیبر اس شعبے میں باعزت روزگار حاصل کئے ہوئے ہیں۔ وطن عزیز کو کروڑوں ڈالر کا زرمبادلہ مہیا کیا جاتا ہے۔

پورے گلف میں جدہ میں گولڈ لیبر سستی ہے جدہ میں گولڈ کی تیار کردہ مصنوعات پورے سعودی عرب کے علاوہ کویت، مسقط، دوبئی، یمن اور پاکستان جاتی ہیں۔ جدہ میں سونے کی کوالٹی میں کسی قسم کے شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کا سبب سعودی عرب کی وزارت تجارت کی فرض شناسی اور ذمہ داری ہے۔ جس کی بدولت لوگ یہاں آنکھیں بند کئے سونے کی اشیاء پر اعتماد کرتے ہیں دوسرے ملکوں کی نسبت زیورات سستے ہوتے ہیں۔ جدہ میں پاکستانی صرافہ برادری نے صرف

اوریس احمد قریشی

دولت اور شہرت کمائی ہے بلکہ انہیں آمدن کا بڑا حصہ ملک و قوم کے نام پر فراخ دلی کے ساتھ خرچ بھی کیا ہے۔ جدہ میں قیام کے دوران ہمارے دوست راجہ محمد اکرم نے راقم الحروف کے اعزاز میں خوبصورت ضیافت دی۔ پاکستانی صرافہ برادری کی ممتاز نمائندہ شخصیات مدعو تھیں۔ جدہ میں ویل سیٹل پاکستانیوں نے کھل کر اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل پر بات چیت کی ملک کے اندرونی اور بیرونی حالات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ جب میں نے جدہ میں مقیم معروف بزنس مین پاکستانی شخصیتوں کو اپنا سرمایہ پاکستان میں گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کے منصوبوں پر سرمایہ لگانے کی ترغیب دی تو انہی معروف بزنس مین شخصیتوں نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم پاکستان میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں۔ قادری صاحب آپ بتائیں کہ پاکستان میں ہماری جان و مال کو تحفظ کون دے گا۔ ہمارے سرمایہ کو اغواء برائے تاوان ڈاکوؤں، چوروں اور فراڈیوں، کیمیشن مافیا سے محفوظ رکھنے کی گارنٹی کون دے گا۔ اس وقت تک پاکستانی اوورسیز سرمایہ کاری کا رسک نہیں لیں گے۔ جب تک انہیں اپنے ملک میں عزت و احترام اور تحفظ نہیں ملے گا جبکہ اوورسیز پاکستانی غیر ملکی سرمایہ کاروں سے بہت زیادہ سرمایہ کاری اپنے ملک میں کر سکتے ہیں۔

صرافہ برادری کی اہم شخصیت اوریس قریشی نے جو گذشتہ 13 سال سے جدہ میں مقیم ہیں یہاں گولڈ کا بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے سخت محنت کرتے کرتے ترقی کی اپنی خون پسینے کی کمائی کو اپنے وطن پاکستان میں سرمایہ کاری کا سوچا سرگودھا کے قریب لاہور روڈ پر منیر پروڈکٹس سرگودھا کے نام پر 32 لاکھ روپے کے پے آرڈر بنک کے ذریعے سرگودھا بھیجے ان کی Legal فرم کے اکاؤنٹ میں پے آرڈر جمع کرنے کی بجائے ایک با اثر آدمی نے ملی بھگت کے ذریعے جعلی اکاؤنٹ کھول کر پے آرڈر کیش کرالئے۔ اتنی بڑی جعل سازی کر کے

32 لاکھ کا فراڈ کر کے بھاگ گیا۔ ایک سال گذر جانے کے بعد پولیس نہ تو ملزم گرفتار کر سکی اور نہ ہی اتنی بڑی رقم واپس دلا سکی۔ اصل ملزم پولیس کے ہتھے چڑھا بھی تھا لیکن اثر و رسوخ کی وجہ سے ضمانت کرا کے غیر ممالک میں فرار ہوگیا۔ پاکستان میں چونکہ قانون نام کی کوئی چیز ہی نہیں ملزم کی ضمانت دینے والے شخص کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ ملزم کہاں ہے نہ ہی انصاف ملا نہ ہی رقم واپس ہوئی۔ ایف آئی اے والوں سے اتنے بڑے فراڈ کرنے والے کو گرفتار کر کے رقم واپس دلانے کی اپیل تو کی وہاں بھی 8 لاکھ روپے ایڈوانس مانگے گئے کہ رقم دے دیں تو وہ ملزموں سے 32 لکھ دلوا دیں گے۔

راجہ محمد اکرم کیمونٹی کے مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے

صدیق القادری صاحب آپ بتائیں ایسے مخدوش حالات میں ہم وہاں کیسے سرمایہ کاری کریں۔

ملک پرویز حسین صرافہ برادری کے ہر دلعزیز رہنما ہیں۔ ان کا تعلق بھی سرگودھا پاکستان سے ہے۔ گذشتہ 18 برسوں سے جدہ میں گولڈ بزنس کر رہے ہیں۔

ملک و قوم کے لئے ہر آڑے وقت میں ہمیشہ آگے آگے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اپنی زندگی بھر کی پونجی اکٹھی کر کے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں چونکہ پاکستان ہمارا وطن ہے۔ لیکن وہاں کے خطرناک حالات ہمیں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیا کریں۔ انہوں نے بتایا حال ہی میں وہ اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان گئے تھے سرگودھا سے لاہور کے لئے واپسی پر خانقاں ڈوگراں کے قریب ہماری نسان سنی ڈیوٹی پیڈ گاڑی ڈاکوؤں نے چھین لی جو ابھی تک برآمد نہیں ہو سکی۔ اس کے علاوہ ہمارے چچا حاجی محمد رمضان کے گھر ڈاکہ ڈالا گیا ڈاکو بڑی دلیری سے گیارہ لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں کی گرفتاری کے باوجود ابھی تک ہمیں ہماری رقم نہیں دلوائی گئی ہمارا حکومت پاکستان سے سوال ہے کہ جو حکومت اپنے شہریوں کی جان و مال کا تحفظ نہیں کر سکتی وہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کیسے تحفظ دے گی۔

صرافہ برادری کی ایک اہم شخصیت میاں غلام عباس نے جو 1977ء جولائی سے جدہ میں مقیم میں گولڈ کے اپنے آبائی پیشے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے بڑی محنت اور کوشش سے گولڈ کے بزنس میں نام کمایا۔ ان کی جدہ میں اپنی گولڈ ورکشاپ ہے۔ پاکستان پاک پتن سے تعلق رکھتے ہیں وہاں آئل مل لگائی لیکن پاکستان کے بگڑتے ہوئے حالات کے پیش نظر مزید سرمایہ کاری سے

باقی آگے صفحہ 106 پر

ہردلعزیز قابلِ تعریف سیاسی وسماجی شخصیت

ممتاز اختر کاہلوں
سے گفتگو

اس معاشی دور میں ہزاروں میل دور رہ کر ہم
اپنے ہم وطن کی بات کرنا ان کے حقوق اور مسائل کے
لئے لڑنا غریب الحال لوگوں کے بے لوث کام کرنا ملک و
قوم کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا بہت ہی
مشکل اور بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔
ایسے لوگ یقیناً قابل تعریف ہیں جو بیرون ملک رہ
کر بھی اپنی کمیونٹی کی فلاح و بہبود و اجتماعی مسائل کے
حل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لوگوں کی بے لوث
خدمت کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں ایسی ہی قابل مثال

باہمت شخصیت محمد ممتاز اختر کاہلوں کی ہے۔ جن کی
دوستی، قوم پرستی کی بے لوث خدمات دوسروں کے
بہترین مشعل راہ ہے۔ چوہدری محمد ممتاز اختر کاہلوں
میں مشہور و معروف پاکستانی سیاسی سماجی اور کاروباری
شخصیت ہیں ذاتی طور پر ایک اچھے پرخلوص
خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار انسان ہیں۔
کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان کا
سرگودھا کے زمیندار اور سیاسی خاندان سے تعلق
پاکستان کی حکمران پارٹی پی پی پی سے ان کا جذباتی
خاندانی تعلق ہے سعودی عرب میں پی پی کو
کرنے میں ان کا بڑا فعال رول ہے۔ یہی وجہ ہے
کی خدمات کو سراہتے ہوئے وزیراعظم پاکستان محترمہ

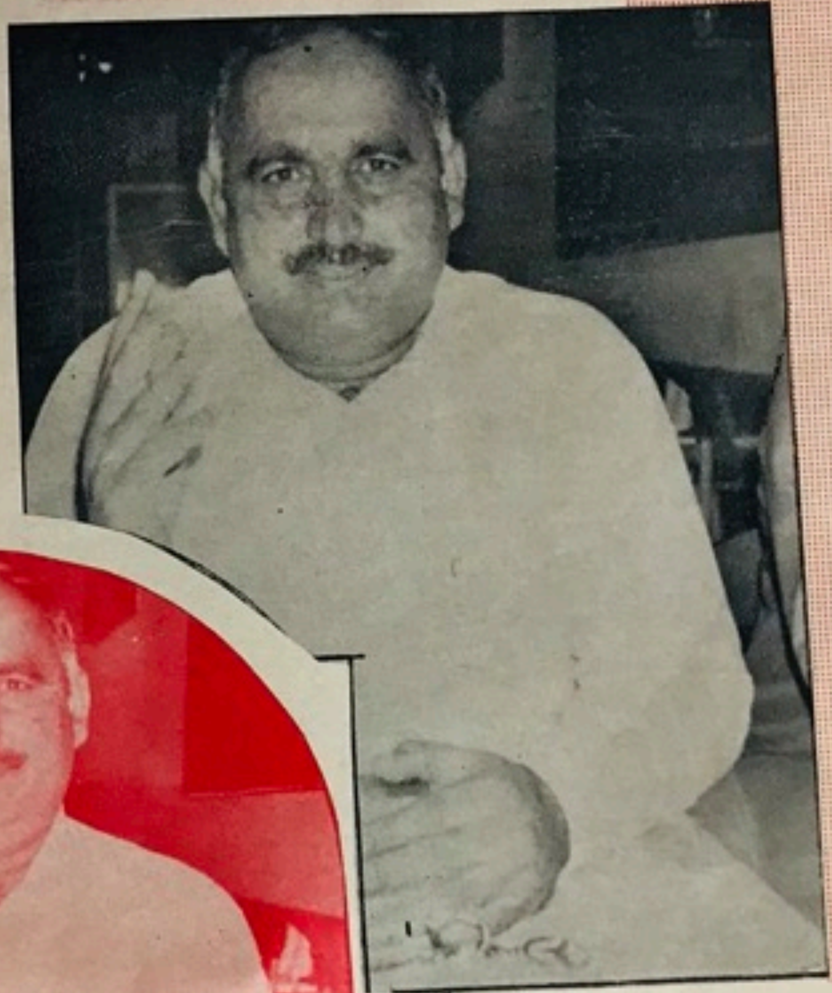

چوہدری ممتاز اختر کاہلوں

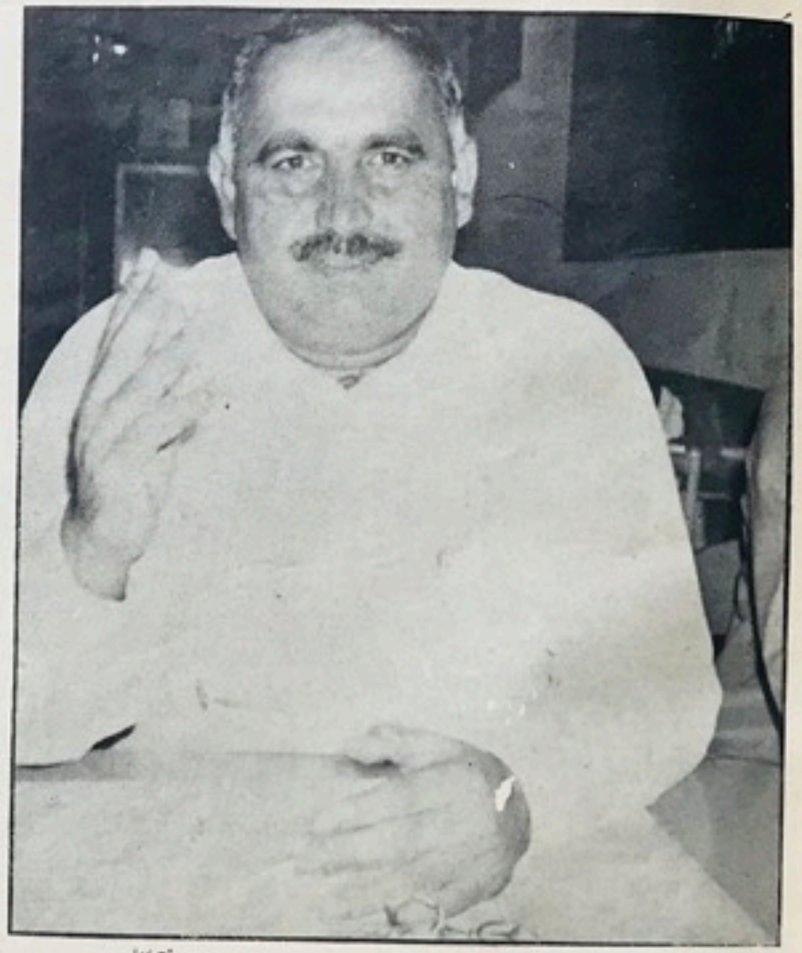

چوہدری ممتاز اختر کاہلوں

نظیر بھٹو نے پی آر او سے پروموشن دے کر سینئر نائب صدر پی پی سعودی عرب کے لئے نامزد کیا۔

سرگودھا سے گریجویشن کے بعد 6 جون 1980ء کو جدہ میں آئے ایک ٹرانسپورٹ کمپنی میں ملازمت کی۔ سخت محنت کی بدولت ترقی کرتے ہوئے پرائیویٹ کمپنی کے جنرل مینجر کے عہدے پر پہنچے۔ جدہ میں ممتاز اختر کاہلوں نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر رفاع عامہ اور نیشنل کاز اور کمیونٹی کو درپیش مسائل میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ انہی خوبصورت اوصاف کی وجہ سے پاکستانیوں میں انہیں بے حد احترام اور محبت حاصل ہے چونکہ عوامی شخصیت ہیں اس لئے پیپلزپارٹی کے ورکروں کی آواز اور ترجمان ہیں۔ ممتاز کاہلوں کی یہ خوبی پیپلزپارٹی کے سعودی عرب کے صدر شہباز چودھری اور ان کے مفاد پرست ساتھیوں کو ناگوار لگتی ہے کیونکہ ممتاز ایسے ورکروں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے مشکل ترین وقت میں پارٹی کے لئے بے لوث قربانیاں دی۔ ان کے مسائل وزیراعظم صاحبہ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں جبکہ شہباز گروپ قربانیاں دینے والے ورکروں کو پارٹی سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے بے لوث ورکروں کو تنظیم کے عہدوں سے محروم رکھنا چاہتے

عوامی حکومت کو سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل پر توجہ دینی چاہیے

ہیں۔ جب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے حقائق معلوم ہونے پر پی پی کے لئے کام کرنے والے اصل ورکروں کی عزت افزائی کے لئے آرڈر کئے اور چودھری شہباز اور ان کے موقعہ پرست ساتھیوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے آرڈر پر عمل درآمد کی بجائے الٹا قربانیاں دینے والوں کو ایک کونے میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے پارٹی کی اصل قوت، بے لوث ورکرز مایوس اور دل برداشتہ ہوکر خاموش ہوگئے ہیں۔ مٹھی بھر مفاد پرستوں کی وجہ سے سعودی عرب میں پیپلزپارٹی کو ناقابل تلافی نقصان

پہنچا ہے۔ ممتاز کاہلوں نے ان تھک کوششوں کے ساتھ جدہ میں مقیم اہم پاکستانی شخصیات کو ساتھ ملا کر اڑھائی سال سے کشمیر کمیٹی قائم کی ہے جس کے آپ جنرل سیکرٹری ہیں کشمیر کمیٹی کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے نام پر سیاسی و غیر سیاسی لوگ متحد ہو کر کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی کمیونٹی اس غیر سیاسی تنظیم کو چلانے میں بھرپور دلچسپی لے رہی ہیں۔ کشمیر کمیٹی نے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کے لئے فنڈز اکٹھے کر کے AWMY جدہ کو دیئے ہر سال اپنے کشمیری مسلمان بھائیوں کی امداد کے لئے فنڈز اکٹھے کر کے AWMY کے ذریعے بھرپور مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا مسلمان ہونے کے ناطے اور پاکستانی ہونے کے ناطے ہم کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ ہیں اس کے علاوہ ہم کمیونٹی کے رفاہی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اوورسیز پاکستانیز کے مسائل پر بات کرتے ہوئے مسٹر کاہلوں نے کہا او پی ایف کا رول اوورسیز پاکستانیز کے ساتھ انتہائی ظالمانہ اور سفاکانہ ہے یہ لوٹ کھسوٹ اور کرپشن سے بھرا ہوا ادارہ ہے جو ورکر بیرون ممالک میں ہیں اگر زخمی یا معذور ہو جائیں تو ان کے بچوں کو تعلیم و تربیت گذار و اوقات کے لئے کوئی وظیفہ نہیں چوہدری ممتاز کاہلوں نے پاکستانی ریکروٹنگ ایجنٹ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا یہ ریکروٹنگ ایجنٹ مال کمانے کے لئے بیرون ملک جانے والوں کا میڈیکل سرٹیفکیٹ جعلی بنا کر بھیج دیتے ہیں۔ جب متعلقہ ورکر کا ریذیڈنس پرمٹ حاصل کرنے کے لئے اس کا دوبارہ میڈیکل ہوتا ہے۔ جعلی میڈیکل والے جب بیمار نکلتے ہیں تو انہیں بغیر کام کے فوراً دوبارہ واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ جو بے چارہ ایک لاکھ خرچ کر کے یہاں آتا ہے ایک طرف اس غریب کی رقم جو قرضہ لے کر آتا ہے ضائع ہو جاتی ہے دوسری طرف پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ ریکروٹنگ ایجنٹ کو پابند بنائے کہ اگر ان کا بھیجا ہوا کوئی ورکر جعلی میڈیکل کی وجہ سے واپس آتا ہے تو وہ ریکروٹنگ ایجنٹ سے دو لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کر کے متاثرہ شخص کو دیا جائے گا۔ حکومت کے اس اقدام سے جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ بنانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور ایجنٹ جعلی سرٹیفکیٹ بنانے سے گریز کریں گے اور صحت مند لوگوں کو بیرون ملک بھیجیں گے۔

مین پاور ٹریڈنگ کی ڈیمانڈ بڑھانے کے لئے تجویز دیتے ہوئے چوہدری کاہلوں نے کہا گورنمنٹ پاکستان کو چاہئے کہ باصلاحیت تجربہ کار لوگوں کی کیٹیاں بنائے جو دنیا کے مختلف ممالک کے وزٹ کر کے نئی نئی مارکیٹیں تلاش کریں تاکہ ہماری مین پاور اور ٹریڈنگ بزنس میں اضافہ ہوا۔

ایم اسلم انجم یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

سید مخدوم گیلانی چیئرمین جدہ ٹاؤن

سعودی عربیہ جدّہ میں پاکستانی کمیونٹی کی قابلِ اعتماد شخصیت چوہدری ایم اسلم انجم

نمائندہ جدّہ ٹاؤن اسلام آباد

چوہدری ایم اسلم انجم کا شمار جدہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کی ایسی ممتاز شخصیتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی اپنے ہم وطنوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر رکھی ہے لاہور سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کرنے کے بعد 1982ء میں جدہ کی معروف لیڈنگ کمپنی میں بحیثیت اکاؤنٹنٹ آئے جدہ میں انہیں سخت ترین محنت کرنا پڑی۔ اکاؤنٹس کے علاوہ پروڈکشن مینجر کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔ پرنس طلال بن منصور بن عبدالعزیز السعود کی المنصور ٹائلز انڈسٹریز میں اپنی ان تھک محنت، بے پناہ صلاحیتوں و خوبیوں کی بدولت سیکنڈ ٹو جنرل مینجر کی پوسٹ پر کام کر رہے ہیں۔ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کمیونٹی کے لوگ انہیں بڑی قدر و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ان پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ مسٹر اسلم نے مارکیٹنگ کی غرض سے مڈل ایسٹ، یورپ اور امریکہ کے وزٹ کئے ہیں۔ اسلم انجم کی ملاقات جدہ ٹاؤن کے بانی اسلام آباد کی مشہور و معروف کاروباری و سماجی شخصیت سکواڈرن لیڈر سید محمد مخدوم گیلانی چیئرمین گیلانی گروپ آف کمپنیز کے ساتھ ہوئی۔ انہوں نے جدہ ٹاؤن کی سائٹ کا وزٹ کیا انہیں وہاں کی لوکیشن بہت پسند آئی انہوں نے سب سے پہلے اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک کنال کا پلاٹ بک کرایا پھر تفصیلی مذاکرات اور تحفظات کے بعد سعودی عرب میں جدہ ٹاؤن کے لئے سیلز نمائندے کی حیثیت سے کام کا آغاز کیا۔ سعودی عرب میں اسلم انجم نے جدہ ٹاؤن کے لئے بکنگ کا آغاز کیا تو چھ ماہ کے مختصر عرصے میں 250 پلاٹ کی جدہ میں پاکستانیوں کے لئے بکنگ کی۔

جدہ میں تفصیلی ملاقات کے دوران اسلم انجم نے بتایا کہ جدہ ٹاؤن پرائیویٹ سیکٹر میں پہلا رہائشی منصوبہ ہے جس کا اسلام آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے باقاعدہ این او سی جاری کیا اور یہ منصوبہ گیلانی ہاؤسنگ کارپوریشن انٹرنیشنل (پرائیویٹ لمیٹڈ) اسلام آباد کی زیر نگرانی تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہا ہے۔ یہ بات اوارے کے نمائندہ برائے سعودی عرب نے یوتھ انٹرنیشنل کو خصوصی انٹرویو میں بتائی۔ انہوں نے منصوبے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ سی ڈی اے نے 23 دسمبر 1992ء کو اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری (زوننگ) ریگولیشن 1992ء جاری کیا جس کے تحت اسلام آباد کے ماسٹر پلان میں تبدیلی کر کے اسلام آباد کو پانچ زون میں تقسیم کر دیا گیا۔ تبدیلی کی وجہ یہ تھی کہ پلاٹ حاصل کرنے والے مستفید ہو سکیں۔ سی ڈی اے نے نئے ماسٹر پلان کے تحت زون 2 میں کم از کم 1600 کنال اور زون 5 میں کم از کم 800 کنال اراضی کی ملکیت رکھنے والے اوارے کو پرائیویٹ رہائشی منصوبہ بنانے کا اہل قرار دیا ہے۔ جدہ ٹاؤن ایک سو ایکڑ اراضی 800 کنال پر محیط ہے۔ اس سکیم کو سی ڈی اے اسلام آباد کی جانب سے پہلا (N.O.C) حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

چوہدری اسلم انجم نمائندہ جدہ کا ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے

جدہ ٹاؤن 600 فٹ چوڑی نیشنل ہائی وے پر واقع ہے اور اسلام آباد زون 5 ایئر پورٹ سے زیرو (جی ٹی روڈ) پوائنٹ ہائی کورٹ بلڈنگز، فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال ڈسٹرکٹ کورٹ اور راولپنڈی صدر سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جدہ ٹاؤن کی پلاننگ سی ڈی اے سے منظور شدہ ہے اور ترقیاتی کام سی ڈی اے کے روڈز کے مطابق ہے۔ ترقیاتی کام زور و شور سے جاری ہیں۔ فیز ون میں سوئی گیس، پانی، بجلی اور سڑکوں کی تعمیر کے کام مکمل ہو چکے ہیں جبکہ فیز ٹو میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں، امید ہے کہ یہ تمام کام مارچ 97ء تک مکمل ہو جائیں گے۔

اس منصوبے میں اسکولوں، پارکوں اور ڈسپنسریوں اور سڑکوں کے لئے 207 کنال اراضی سی ڈی اے کے نام منتقل کر دی گئی ہے اور 150 کنال اراضی سی ڈی اے کے نام بطور ڈویلپمنٹ گارنٹی رہن رکھی گئی ہے۔

جدہ ٹاؤن کے پلاٹوں کا قبضہ ممبران کو سی ڈی اے کی جانب سے ڈویلپمنٹ سرٹیفکیٹ جاری ہونے کے بعد دیا جائے گا۔

جدہ ٹاؤن کے ممبران کے لئے اسلام آباد زون 5 میں مکان کی تعمیر کے لئے (سی ڈی اے) پلاننگ کے مطابق ڈیزائننگ اور تعمیر کی سہولت دستیاب ہے۔ جدہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کے زرمبادلہ کی کھپت کے لئے رہائشی سکیم آج کل کے دور میں کسی معجزے سے کم نہیں۔

بقیہ رانا عبدالستار

بجٹ چڑھ گئی ہے۔ محترمہ کو ملک بچانے کی بجائے غیر ملکی دوروں کی پڑی ہے۔ غریب عوام کے کروڑوں روپے خرچ سے 35 سے زائد ملکوں کے دورے کئے جس کا نتیجہ صفر ہے۔ کوئی غیر ملکی سربراہ موجودہ حالات اور دور میں پاکستان آنے کو تیار نہیں۔ ہمارے دوست ملک بھی ہم سے سخت ناراض ہیں۔ افسوس کہ محترمہ نے قوم کے پیسے سے 35 سے زائد ممالک کے دورے کئے ملک کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا۔

دنیا کے کسی سربراہ نے اتنے دورے نہیں کئے موجودہ وزیراعظم صاحب کے دوروں کے باوجود ہمارا ملک بین الاقوامی سطح پر مسلسل اپنے دوستوں سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ آج پاکستان، چین، ایران، افغانستان، کوریا، بالٹک ریاستوں کے ساتھ روایتی تعلقات بہتر نہیں کر سکا۔ جتنے تعلقات نواز شریف دور میں تھے اتنے تعلقات قائم کرنا موجودہ حکمرانوں کے بس کی بات نہیں۔ بحیثیت پاکستانی ہماری کسی ملک میں کوئی عزت نہیں بلکہ اب ہم نے اور حکومت نے اپنی حماقتوں نے اپنے دوستوں کی تعداد میں ریکارڈ کمی کی ہے۔ کرپشن میں ہم دنیا میں سرفہرست ہوگئے ہیں۔

رانا عبدالستار نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے دعوؤں کو قوم کے ساتھ ڈرامہ قرار دیتے ہوئے کہا ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر کے پاکستان دشمن قوتیں وطن عزیز کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کے در پہ ہیں۔ آج تک جتنے بھی قرضے حاصل کرنے کا ڈرامہ رچایا جا رہا ہے اس کی گارنٹی پاکستان کے 12 کروڑ عوام ہیں۔ عوام کو مسلسل دھوکے میں رکھا جا رہا ہے جس کا خمیازہ انہیں مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

سرمایہ کاری کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا روپے کی قیمت میں مسلسل کمی کی جا رہی ہے سرمایہ لگانے والوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ بین الاقوامی طور پر پاکستان کو دیوالیہ قرار دیا جا رہا ہے۔ جن لوگوں نے پاکستان میں روپیہ بھیجا ان کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچا جس کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ پر کوئی اعتبار نہیں کر رہا۔ حکومت یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ ڈی

رانا عبدالستار ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے ہمراہ

ویلیوز سے ایکسپورٹ بڑھے گی مضحکہ خیز ہے۔ ایک سازش کے ذریعے ملک میں انڈسٹری بند کر دی گئی ہے۔ چار ہزار سے زائد انڈسٹریز بند ہو چکی ہیں۔ لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو رہے ہیں ایسے حالات میں جب پاکستان میں تاجر پیشہ افراد ذہنی اضطراب کا شکار ہیں تو ایکسپورٹ کیسے بڑھے گی۔

پاک کویت تعلقات کے بارے میں عبدالستار نے بتایا خلیجی ریاستوں میں کویت کو بہت اہمیت حاصل ہے اور کویت پاکستان کا قابل اعتماد دوست بھی ہے عراق سے آزادی کے بعد پاکستان کی کسی اعلیٰ اختیاراتی وفد نے ابھی تک کویت کا Official دورہ نہیں کیا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ وزیراعظم اور صدر مملکت دیگر لیڈران قوم کویت کا سرکاری دورہ کریں تاکہ برادرانہ تعلقات کو فروغ حاصل ہو اور پاکستانی کمیونٹی کے لئے ترقی کی راہیں ہموار ہوں۔

رانا عبدالستار نے بتایا کویت میں پاکستانیوں کی بہت عزت ہے اور کویت میں ہم Legal رہ رہے ہیں کویتی چاہتے ہیں کہ پاکستانی مصنوعات کویت میں آئیں۔ اس کے لئے ہماری حکومت کو کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے ایمانداری، دیانتداری اور اصول پسندی کو اپنانا ہوگا۔ کوالٹی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے کویت کی مارکیٹ ہمارے ہاتھ سے نکلتی جا رہی ہے۔

آخر میں عبدالستار نے مسلم سنٹر کویت کے عہدیداروں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ بحیثیت صدر میں کام کر رہا ہوں اور میرے ساتھ میرے رفیق سینئر نائب صدور راجہ محمد ریاض، حاجی نجم الدین، ملک عامر غفور، شعیب قمر کے علاوہ جنرل سیکرٹری حاجی جان محمد، پریس سیکرٹری محمد یعقوب ڈپٹی جنرل سیکرٹری اشرف مغل، جوائنٹ سیکرٹری وحید، فنانس سیکرٹری راج بہادر خان، ڈپٹی فنانس سیکرٹری رشید تولی پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد حنیف اور 5 ہزار کے قریب ممبران مسلم سنٹر کویت کے لئے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

رسول بخش بگھیو- ایک دعوت میں حامد ناصر چٹھہ اور محمود اے ہارون کے ساتھ

پاکستان پیپلزپارٹی مدینۃ المنورہ ریجن کے صدر

رسول بخش بگھیو کی توجہ طلب باتیں

رسول بخش بگھیو- مدینہ میں پاکستان پیپلزپارٹی کے وفد میں آصف زرداری سے ملاقات کرتے ہوئے

پاکستان پیپلزپارٹی کے نمائندہ رسول بخش بگھیو مدینہ منورہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کے روح رواں- ظلم و زیادتی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی مانند شخصیت ہیں- آپ سندھ کے ضلع دادو کے زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں- 19 سال سے سعودی عرب میں پی پی کے لئے کام کر رہے ہیں- پارٹی کے لئے مشکل ترین وقت میں اپنی قابل اعتراف خدمات میں ثانی نہیں رکھتے- انہوں نے اپنے وفد کے ہمراہ جن میں پاکستان پیپلزپارٹی مدینہ منورہ کے نائب صدر غلام حسین شلہ' نائب صدر،

آصف علی زرداری پیپلزپارٹی مدینہ کے عہدیداران کی دعوت طعام کے دوران

رسول بخش بگھیو اپنے مسائل بیان کرتے ہوئے

رسول بخش بگھیو اور دیگر عہدیداران پیپلزپارٹی مدینہ

سینیٹر جہانگیر بدر کے ساتھ

اول جمیل بابر' نائب صدر دوم غلام محی الدین' جنرل سیکرٹری محمد امین' فنانس سیکرٹری چوہدری ممتاز حسین بندے شاہ' پریس سیکرٹری خالد محمود اور پاکستان کے سابق ترقی پسند مزدور لیڈر" اور رابطہ کے سیکرٹری حاجی محمد الیاس نے پاکستان ہاؤس میں راقم الحروف کی رہائش گاہ پر تفصیلی ملاقات کی مدینہ منورہ سعودی عرب میں پاکستانیوں کو درپیش مسائل و مشکلات سے آگاہ کیا- انہوں نے بتایا کہ ان کے ممبران کی تعداد ساڑھے چار ہزار کے قریب ہے- ہر دو سال کے بعد سلیکشن ہوتی ہے- ہم اپنے ہم وطنوں کی فلاح و بہبود اور سوشل سرگرمیوں کو جاری رکھ کر اپنے ہم وطن پاکستانی کیمونٹی کو بلا امتیاز خدمت کر رہے ہیں- اپنے بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں- ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت کیمونٹی ویلفئر فنڈ قائم کیا ہے-

ہر ممبر 10 ریال دیتا ہے- دو سال میں 45 ہزار ریال کا فنڈ ہوتا ہے جو ہم پاسپورٹ گم ہونے یا ایکسیڈنٹ ہونے یا فوت ہونے کی صورت میں خرچ کرتے ہیں- ممتاز پاکستانیوں نے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے یہاں ایمبسی اور قونصلیٹ کے متعلق بتاتے ہوئے کہا کہ ایمبسی والے پاکستانیوں کی کوئی شکایت تک سننا گوارہ نہیں کرتے یہاں پاکستانیوں کی تکلیف کا ازالہ کرنے کی بجائے ہم وطنوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے- رشوت اور سفارش کا بازار گرم ہے- ہم پاکستانی اپنی مدد آپ کے تحت ایک دوسرے کے کام کرتے ہیں- ایمبسی اور قونصلیٹ میں پاسپورٹ ریونیو فیس 375 ریال ہے جبکہ 42 ریال فی پاسپورٹ کیمونٹی ویلفئر فنڈ وصول کیا جاتا ہے- ہمیں معلوم نہیں ویلفئر فنڈز کے کروڑوں ریال کن پر اسرار لوگوں پر خرچ ہوتے ہیں وفد نے کہا کہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ موجودہ عوامی حکومت مزدور کارکنوں کی نمائندہ جماعت ہے- ان کے دور حکومت میں یہاں غریب اور مزدور کارکنوں سے 375 ریال پاسپورٹ ریونیو فیس وصول کی جاتی ہے- وفد نے وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ خاں بابر اور وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی سے مطالبہ کیا کہ بیرون ملکوں میں پاسپورٹ فیس تین گنا زیادہ وصول کرنے کی بجائے پاکستان کے مطابق وصول کی جائے- قونصلیٹ جنرل آفس کو رہائشی ایریا سے نکال کر پروقار ایریا میں قائم کیا جائے جہاں دوسرے ممالک کے قونصلیٹ آفس ہیں-

وفد نے بتایا کہ خدام الحجاج کی بے پرواہی کی وجہ سے پاکستانیوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے- چونکہ بھرتی کئے گئے خدام الحجاج یہاں کے ماحول اور ایریا سے واقف نہیں ہوتے وہ بجائے حاجیوں کی مدد کے انھیں الٹا الجھنیں میں ڈال دیتے ہیں- ہم یہاں حجاج کرام کی خدمت جذبے کے تحت کرتے ہیں جس سے ہمیں روحانی سکون ملتا ہے- ہم بیرون ملک سے فارن کرنسی کما کر بھیجتے ہیں- چوبیس گھنٹے عدم تحفظ کا شکار

رسول بخش بگھیو- سید خورشید وفاقی وزیر مذہبی امور

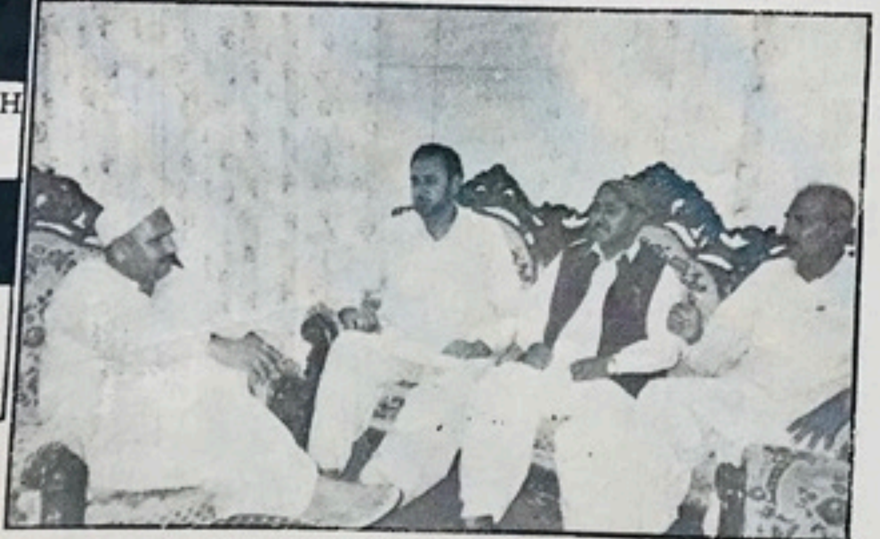

پاکستان پیپلزپارٹی مدینہ کا ایک وفد رسول بخش بگھیو کی قیادت میں صدیق القادری کی رہائش گاہ پاکستان ہاؤس نمبر2 مدینہ منورہ میں کیمونٹی کو درپیش مسائل کی تفصیلات بتاتے ہوئے-

رسول بخش بگھیو کی طرف سے ایڈیٹر انچیف یوتھ میگزین کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں مدینہ کی اہم پاکستانی شخصیات

رہتے ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ لوگ جو مزدوری کے لئے بیرون ملک آتے ہیں ان کے ناجائز خروج کو روکنے کے لئے اقدامات کرے اوورسیز ویلفیئر فنڈ یہاں کے پاکستانی ورکرز کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کے اقدامات کرے۔ ویلفیئر سیکشن میں اوورسیز پاکستانیوں کو رکھا جائے۔ حج وفد میں انہیں نمائندگی دی جائے۔ حجاج کرام کی خدمت یہاں کے پاکستانیوں کے سپرد ہو چونکہ مختلف صوبوں پنجاب، سندھ، بلوچستان اور فرنٹیر کے لوگ ہیں۔ خدام الحاج مختلف بولیاں جاننے والے ہونے چاہئے۔ ایسے پاکستانی جو معمولی کوتاہیوں یا غلطیوں کی وجہ سے جیلوں میں ہیں ان کی تحقیقات مکمل کروائی جائیں۔

سفارت خانہ اور قونصل خانے کو سختی سے پابند کیا جائے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد اور جیبیں بھرنے کے لئے افغانیوں اور دیگر نیشنلٹی کے لوگوں کو پاسپورٹ جاری نہ کریں۔ نمائندہ وفد نے حج ڈائریکٹوریٹ پر الزام لگاتے ہوئے ثبوت پیش کئے کہ حج مانیا حجاج کے لئے بلڈنگز میں کمیشن لیتا ہے۔ یہاں حجاج کے لئے بلڈنگز صرف زیادہ کمیشن کی بنیاد پر لی جاتی ہے۔ کمیشن مافیا کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہئے۔ جو مقدس مقامات پر ملک و قوم کی بدنامی کا باعث ہیں۔ ہم نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ پاکستان مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف میں حاجیوں کی رہائش کے لئے بلڈنگز خریدے جس طرح برونائی، فلپائن، انڈیا، بنگلہ دیش اور دیگر ملکوں نے کیا ہے۔ اس سلسلے میں اسلامی بنک سے قرضہ لے کر حاجیوں کے لئے بلڈنگیں خریدنی چاہئیں۔ کیمونٹی ویلفیئر ونگ کو متحرک کیا جائے۔ حاجیوں کو کینٹین سے سستا اور اچھا کھانا مہیا کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔ وزیراعظم صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل مطالبات پیش ہیں:

① حاجیوں کی خدمت کے لئے بے لوث ورکرز ہمارے مشورے سے لئے جائے۔

② پاکستان سے آنے والے خدام الحجاج کی جگہ اور پاکستانیوں کو لیا جائے جو یہاں کے بارے میں جانتے ہوں۔ گم ہونے والے حاجیوں کو ڈھونڈیں۔

③ قونصل خانے میں بری انڈونیشین، بنگلہ دیشی، انڈین اور افغانیوں کے پاسپورٹ 5 ہزار ریال فی کس لے کر بنائے جاتے ہیں ان کی روک تھام کی جائے۔

④ موجودہ عوامی حکومت اوورسیز پاکستانیوں پر نظر کرم کرے اوورسیز پاکستانیوں کے بچوں کی تعلیم اور ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کیا جائے۔ ہماری قیادت ہماری حوصلہ افزائی کرے کیونکہ اوورسیز پاکستانیز میں کام کرنے سے اندرون ملک نہ صرف پارٹی مقبول ہوگی بلکہ حکومت کی ساکھ میں اضافہ ہوگا۔

انہوں نے کہا ایک طرف ہمیں ہماری اپنی حکومت نظر انداز کر رہی ہے دوسری طرف ہمارے قونصل خانہ اور سفارت خانہ میں بھی اہمیت نہیں دی جا رہی۔ ان حالات میں ہمارے ورکرز مایوسی کا شکار ہیں۔

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین صدیق القادری مدینہ منورہ میں اپنے پاکستانی دوستوں کے ساتھ شہدائے احد کے مقام پر کھڑے ہیں

مدینہ منورہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے عہدیداران ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے ہمراہ

ہم مدینۃ المنورہ مقیم پاکستانی
غیور اور بہادر پاکستانی عوام
ہر دلعزیز قائد، دختر مشرق وزیر اعظم
پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو
چیئرپرسن پاکستان پیپلز پارٹی کی کامیاب
اور جرأت مندانہ خارجہ پالیسی پر
مبارکباد دیتے ہیں
قومی ترقی اور خوشحالی کی
جدوجہد میں ہم ان کے ساتھ ہیں

منجانب: رسول بخش بگھیو صدر و اراکین پاکستان پیپلز پارٹی
مدینۃ المنورہ ریجن سعودی عربیہ
پوسٹ بکس 25537 ٹیلیفون 8252151 فیکس 8233609

پاک سعودیہ لازوال دوستی زندہ باد

مؤسسة حربان للتجارة والمقاولات

Herban Trading & Cont. Est.

محمد لقمان اللقمان

مدير عام التسويق والمبيعات

(قسم التجارة)

ص.ب ٥٩٠٦ جدة ٢١٤٣٢ المملكة العربية السعودية تليفون / فاكس : ٦٧١٣٩٥٣

P.O. Box 5906 Jeddah 21432 Saudi Arabia Tel./Fax: 6713953

جدہ سعودی عرب — ارشاد احمد غوری کی ڈائری

• ارشاد احمد غوری

یوم پاکستان کے جلسہ سے مسلم لیگ (نواز گروپ) کے عہدیداران گلاب خان قائم مقام مرکزی صدر یاسین عباسی' ارشاد احمد غوری' جعفر حسین' چوہدری فاروق جاوید سلیم ناز' وسیم' جاوید ملک' مختار عثمانی' فاروق میر' عبدالرحمن یوسف زئی اور ڈاکٹر اقبال گجر خطاب کر رہے ہیں۔

پچھلے ماہ جدہ میں پاکستانی کافی سرگرم عمل رہے۔ یوم پاکستان گولڈن جوبلی کے سلسلہ کی تقریبات مختلف جگہوں پر منعقد ہوئیں۔ اس سلسلہ کا سب سے بڑا اجتماع مسلم لیگ نواز شریف کی طرف سے جی البلوی کے ایک ہوٹل میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت قائم مقام مرکزی صدر گلاب خان نے کی جبکہ نظامت کے فرائض ارشاد احمد غوری نے ادا کئے۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز نوجوان قاری حافظ عمر اعظم کی تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ بحضور سرور کائنات خاتم الانبیاء ہدیہ نعت عبدالغفار نے پیش کیا۔ عبدالرحمن یوسف زئی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلامیان ہند نے حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں دو قومی نظریہ کو سچ کر دکھایا۔ اور مسلمانان ہند کے لئے ایک آزاد خطہ پاکستان لے کر دم لیا۔ محمد سلیم ناز نے کہا کہ بیسویں صدی میں پاکستان کا وجود عمل میں آنا بلاشبہ ایک عظیم معجزہ تھا جس کے لئے فرزندان توحید نے بیش قیمت قربانیاں دیں۔ اور انگریز سامراج کو شکست فاش دے کر پاک سرزمین سے نکال باہر کیا۔ چوہدری فاروق جاوید سیکرٹری جنرل جدہ سٹی نے اپنی جوش و جذبے سے بھرپور تقریر میں کہاکہ ہمارے اکابرین نے اپنا خون دے کر جس پودے کی آبیاری کی ملک عزیز کے غداروں نے دشمن سے سازش کر کے اور اپنے اقتدار کی خاطر ملک کو دو لخت کر دیا۔ آج پھر ہم اسی قسم کی کیفیت سے دوچار ہیں اور بدقسمتی یہ کہ آج پھر اسی پارٹی کی حکومت ہے جو سقوط ڈھاکہ کی ذمہ دار ہے۔ لیکن ساتھ ہی پاکستانی قوم کی خوش بختی بھی ہے کہ اس وقت ہم میں نواز شریف جیسا قائد موجود ہے جس کا دل حب وطنیت سے بھرا ہوا ہے۔ آیئے ہم محمد نواز شریف کے قافلہ میں شامل ہو کر ملک و قوم کی قسمت سے کھیلنے والوں کی ہر سازش ناکام بنا دیں۔ چوہدری جعفر حسن قائم مقام صدر جدہ سٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا 23 مارچ 1940ء برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا وہ عظیم ترین دن ہے جب شمع رسالت کے پروانوں نے ہندوستان میں اپنے لئے ایک الگ اسلامی ریاست کو حاصل کرنے کا عزم کیا تھا۔ اور آخر سات سال کی قلیل ترین مدت میں اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست بن کر دنیا کے نقشہ پر ابھرا۔ ولیم کے ڈی (K-D) مسیحی برادری کے صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہاکہ ہم آج 23 مارچ کو اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم میاں محمد نواز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ سعودی مسلم لیگ کا کرسچن ونگ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں بھرپور کردار ادا کرے گا۔ اور دشمنوں کی سازش کو ناکام بنانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا مسیحی برادری ہر طرح سے نواز شریف کے ساتھ ہے اور مسلم لیگ کی پالیسیوں کی تابع ہے۔

جلسہ سے مرکزی سیکرٹری جنرل محمد یاسین عباسی نے

محمد اعجاز الحق دورہ سعودی عرب کے موقع پر مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری مقبول الرحمان عباسی کے ہمراہ ایک تقریب

تقریب یوم پاکستان کے موقعہ پر ڈاکٹر قاضی، قاری شکیل اور وزیر علی معروف صحافی امیر محمد خان کو تحفہ دے رہے ہیں۔

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم سب اپنے اندر 1940ء کے بعد والا جذبہ پیدا کریں۔ ان خطوط پر سوچیں جن پر چل کر ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا۔ آج پھر دشمن کی نظر پاکستان پر لگی ہوئی ہے۔ اور دشمن گھات لگائے بیٹھا ہے۔ آیئے سب مل کر عہد کریں کہ ہم دشمنان پاکستان کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ صدر جلسہ اور مسلم لیگ سعودی عرب کے مرکزی قائم مقام صدر گلاب خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ 23 مارچ کا وہ عظیم دن جس نے اسلامیان ہند نے اپنے سفر کا آغاز کیا تھا۔ اور قائداعظم کی پر تدبر پر عزم قیادت میں 1947ء میں علامہ اقبال کے خواب کو سچ کر دکھایا۔ سات سال کی اس مدت میں کئی عصمتوں کے آبگینے چور ہوئے۔ کتنے بچے یتیم ہوئے اور کس قدر دختران اسلام کے سہاگ اجڑے یہ وہ حقیقت ہے جس کا ادراک آج کی سیاسی قیادت کو بہرصورت کرنا پڑے گا۔ میں جب اپنے ملک کی موجودہ حکومت کی دو سالہ کارکردگی کو دیکھتا ہوں تو مجھے انتہائی مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان دو سالوں میں افراط زر، مہنگائی اور کرپشن کے سوا کچھ بھی تو ملک و قوم کے لئے نہیں کیا گیا۔ مقام شکر ہے کہ مسلم لیگ کو میاں محمد نواز شریف کی صورت میں ایک ایسی قیادت میسر ہے جو حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار عوام کی خدمت کرنے کی اپنے اندر تڑپ رکھتی ہے۔ آئیں ہم میاں نواز شریف کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ وطن عزیز اکیسویں صدی میں ایک باوقار قوم کی حیثیت سے داخل ہو سکیں۔ جلسہ سے علماء ونگ کے سیکرٹری جنرل عبداللہ الفیصل العقیلہ کے صدر جاوید ملک، ڈاکٹر اقبال گجر، محمد طارق مہر نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ حاجی محمود احمد طور، نیاز احمد، حامد قریشی، اصغر علی، عبدالغفار، رانا ظفر، اکرم فاروقی، امین چوہدری، خوشی محمد چوہدری، محمد نواز سرہندی، اقبال چدھڑ، اقبال گجر، چوہدری رفعت، چوہدری تنویر مقرب گجر کے علاوہ مسلم لیگی کارکنوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔

یوم پاکستان کے سلسلہ کی دوسری بڑی تقریب مسلم لیگ (شکیل گروپ) کی طرف سے کلاسک ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ دوق اختر تنولی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نبھائے جبکہ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر غلام اکبر نیازی چیئرمین کشمیر کمیٹی سعودی عرب اور ڈاکٹر عبداللہ قاضی چیئرمین پاکستان سٹیزن فورم تھے۔ جبکہ جلسے کی صدارت قاری شکیل احمد نے کی۔ اگرچہ اس جلسہ کے میزبان قاری شکیل گروپ تھا لیکن جدہ میں مقیم ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ چوہدری شہباز احمد سیکرٹری جنرل اور محمد اکرم چوہدری صدر (جونیجو گروپ) کو خاص طور پر بلوایا گیا تھا اور جن کے لئے بھی مخصوص نشستوں کا اہتمام تھا۔

چونکہ ڈاکٹر نیازی کو کسی ضروری کام کے لئے جانا تھا اس لئے انہیں پہلے خطاب کی دعوت دی گئی جنہوں نے اپنے مخصوص انداز میں اشعار سے مزین اپنی تقریر میں 23 مارچ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب نے کشمیر میں ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے جہاد میں دامے، درمے، سخنے حصہ لینے کی تلقین کی۔ ریاض عباسی نے کہا کہ پاکستان اس وقت وجود میں آگیا تھا جب برصغیر میں پہلے انسان نے کلمہ شہادت پڑھا تھا۔ جمعیت العلمائے اسلام کے قاضی عبدالمجید نے اپنے پرجوش خطاب میں علماء کرام کے تحریک پاکستان میں کردار پر روشنی ڈالی۔ مشہور شاعر نسیم سحر نے پاکستان پر ایک خوبصورت نظم سنائی اور حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ افتخار چوہدری نے اپنے جذباتی خطاب میں آج کے پاکستان میں امیر غریب کے فرق کو انسانیت کی تباہی قرار دیا۔ مشہور صحافی امیر محمد خان نے گذرے ہوئے حکمرانوں اور موجودہ حکمرانوں کے کردار پر تنقید کی اور کہا کہ کوئی بھی پاکستان اور پاکستانیوں کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام ایسے سیاست دانوں کا محاسبہ کریں۔ حافظ محمد اسلم نے عمدہ ترنم کے ساتھ ہدیہ نعت رسول پاک پیش کیا۔ چوہدری محمد اکرم (صدر مسلم لیگ جونیجو گروپ) نے صحافی حضرات کو مثبت کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ مقبول الرحمن (سیکرٹری جنرل شکیل گروپ) نے 23 مارچ کے محرکات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس بیش قیمت تحفہ جو پاکستان کی صورت میں ہمارے اکابرین نے ہمیں دیا۔ ہم نے کیا سلوک کیا کہ آج سونیا گاندھی جیسی عورت مسلمان کی ثقافت پر طنز زن ہے۔ اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں ایک مسلمان آیا تھا اور اس وقت سے آج تک مسلمانوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چند سرپھرے نوجوانوں کے بھنگڑا ڈالنے کو وہ اگر اسلامی ثقافت پر ہندو ثقافت کا غلبہ سمجھتی ہے تو شاید پھر اسے پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے۔ جلسہ سے سینئر نائب صدر محمد عنایت جاڑا۔ آفتاب بٹ صدر محبان پاکستان فورم اور پیپلزپارٹی کے رہنما محبوب شہزاد نے بھی خطاب کیا۔

قاری شکیل صدر جلسہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے عہد لیا کہ وہ ہندوستانی فلمیں نہیں دیکھیں گے۔ آخر پر صحافی برادری کے امیر محمد خان نمائندہ نوائے وقت، افتخار چوہدری نمائندہ خبریں اور شاعر نسیم سحر کو انعامات دیئے گئے۔ جلسہ میں چوہدری اعظم، مشتاق عباسی، بشیر عباسی، امتیاز خان، اسلم فرزند، مشتاق چکوالی، ناصر بھٹی، ارشد باوا، اشرف جٹ، چوہدری مہدی، پرویز اختر، انور معصوم، توقیر شاہ، حافظ نذیر، صدیق انجم کے علاوہ کمیٹی کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پاکستانیت کی پہچان
عمران خان عمران خان

متحدہ عرب امارات میں
محبِ وطن پاکستانی
قومی ہیرو عمران خان کو کرپشن نا انصافی
کے خلاف جہاد کیلئے تحریکِ انصاف کا آغاز کرنے پر
مبارکباد
دیتے ہیں

ہم ہر طرح کے مکمل اور بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں
منجانب: حاجی عزیز الرحمٰن خان خٹک
پروپرائٹر: مفتاح الخیر بلڈنگ ڈیمولیشن اسٹیٹ پوسٹ بکس نمبر 25562
ابوظہبی یو اے ای۔ ٹیلی فون 773920 فیکس 348352

زندہ دل پاکستانی شخصیت
شیخ محمد لقمان القمان

شیخ لقمان صاحب تقریباً" 25 سال سے سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ پرنس عبداللہ الفیصل کی ملکیت میں ٹریڈنگ بزنس والے موسہ الحربان جدہ کے ٹریڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے مارکیٹنگ ڈائریکٹر ہیں۔

بچپن سے خدمت خلق کا جذبہ ہے' لوگوں کی خدمت کو افضل ترین عبادت سمجھتے ہیں۔ محب وطن پاکستانی ہونے کی حیثیت سے بلا امتیاز رنگ و نسل خدمت خلق میں مصروف رہتے ہیں۔

سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں اور دیگر کمیونٹیوں کے بے گناہ لوگوں کی مدد کرنا ان کا طرہ امتیاز ہے اور اس وجہ سے وسیع تعلقات کے مالک ہیں سپورٹس خاص

شیخ محمد لقمان القمان

طور پر کرکٹ کے کھیل سے انہیں بڑی دلچسپی ہے۔ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی رہے ہیں پہلی قائداعظم ٹرافی سعودی عرب میں منعقد ہوئی تھی اس کے سپانسر شپ دینے والے آپ ہی تھے۔ ہند و پاک مشاعرے بھی انہوں نے کرائے غیر تجارتی بنیادوں پر ادب اور کھیل کی خدمت کر رہے ہیں۔ شیخ لقمان جدہ میں کبڈی کے میچ منعقد کرانے میں چوہدری محمد اسلم اور ممتاز اختر کاہلوں کے ساتھ مل کر اہم رول ادا کر رہے ہیں۔

خوش مزاج
پرکشش شخصیت غلام مصطفیٰ

غلام مصطفیٰ ملک بڑے خوش اخلاق مہمان نواز دوست پرست رنگین مزاج انسان ہیں اور سماجی کارکن ہیں پاکستانی کمیونٹی میں بڑے مشہور ہیں انتہائی مخلص اور محب وطن پاکستانی ہیں جدہ میں بہت وسیع تعلقات اور اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔

ایک دردمند پاکستانی شہری ہیں لوگوں کی بے لوث خدمت کرتے ہیں پاکستان سے آنے والی کئی شخصیات سے ان کی ذاتی دوستیاں ہیں۔ اور بڑی اچھی طبیعت

غلام مصطفیٰ ملک سردار عارف نکئی کے ساتھ

غلام مصطفیٰ ملک' چوہدری شہباز' ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کے ہمراہ

رکھتے ہیں۔ بہت جلد ملنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بیرون ملک پاکستانیوں کو مختلف گروہوں میں بٹنے کی بجائے صرف اور صرف پاکستانی بن کر رہنا چاہیے۔

علاقائی تعصبات' فرقہ واریت سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ہماری پہچان صرف پاکستان سے ہے شاہینوں کے شہر سرگودھا سے تعلق ہے اور پندرہ سولہ سالوں سے یہاں ٹائروں کی معروف کمپنی میں مارکیٹنگ مینجر ہیں۔

ہردلعزیز نوجوان چوہدری شہباز احمد
سیکرٹری جنرل جونیجو مسلم لیگ سعودی عرب

جدہ میں ایسا بلند حوصلہ جرات مند انتھک محنتی اور بے لوث پاکستانی نوجوان مقیم ہے جو دولت سے زیادہ تعلقات کو اہمیت دیتا ہے۔ جس کے نزدیک اچھے دوست ہی سب سے بڑی دولت ہوتے ہیں جس کا ماٹو ہے لوگوں کی خدمت سے اصل عزت ملتی ہے۔

خوش مزاج نہایت ہی خوبصورت دل و دماغ کے مالک سمارٹ نوجوان شہباز احمد اپنی ذات میں ایک انجمن ہے ایک تحریک ہے۔ پاکستان سیالکوٹ کے زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ ایک طرف پنجاب کی سیاست کے سپہ سالار چوہدری اختر علی ایم این اے کا بھرپور اعتماد حاصل کئے ہوئے ہیں دوسری جانب جدہ میں پاکستانی کمیونٹی میں ہردلعزیز ہیں۔

جدہ سعودی عرب میں جونیجو مسلم لیگ کو متحرک رکھنے میں اسی باہمت نوجوان سیاسی و سماجی راہنما کا بڑا

دخل ہے۔

جدہ میں راقم الحروف کے قیام کے دوران چوہدری محمد اسلم' چوہدری جاوید (المہران ریسٹورنٹ) اور اس پر خلوص نوجوان شہباز نے بہت خیال رکھا بہت زیادہ وقت دیا۔

چوہدری شہباز نے کمیونٹی کے بارے میں اپنے خیالات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری پارٹی حکمران پارٹی کے ساتھ اتحادی پارٹی ہے یہاں جدہ میں مقیم پاکستانیوں کو بے شمار مشکلات اور مسائل ہیں۔ پاکستانی سفارت خانہ اور قونصل خانہ والوں کے پاس ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے وقت نہیں ہمارے مسائل کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔

انہوں نے کہا مسلم لیگ جونیجو سے تعلق رکھتے ہوئے میں نے وزیراعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی' ایم این اے چوہدری اختر علی' چوہدری خوش اختر سبحانی کو پاکستانی کمیونٹی کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ وزیراعلیٰ سردار عارف نکئی نے بڑی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے آئندہ پنجاب میں گورنمنٹ سطح پر بننے والی تمام ہاؤسنگ سکیموں میں اوورسیز پاکستانیوں کے لئے کوٹہ مختص کیا ہے۔

وزیراعلیٰ نے سب سے پہلے سیالکوٹ میں ہاؤسنگ سکیم کا اعلان کیا ہے۔ یہ (جونیجو لیگ) کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ کہ ہم نے ہردلعزیز وزیر اعلیٰ کے اعزاز میں زبردست استقبالیہ دیا جس میں کمیونٹی کے ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے نہ صرف ہمارے مسائل ہمدردی سے سنے بلکہ انہیں حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

چوہدری اختر علی جو ہمارے سیاسی قائد ہیں ان کی راہنمائی میں سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل نہ صرف حل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے بلکہ ان کی آواز وفاقی و صوبائی حکومتوں تک بھی پہنچائی جا رہی ہے۔

چوہدری شہباز جدہ

متحدہ عرب امارات میں پاکستان کے سفیر

عبدالرزاق سومرو سے ملاقات

سننے کو آیا ہے کہ سفارت کاری بہت مشکل کام ہے کیونکہ پوری قوم کی نمائندگی کا بوجھ ایک سفارت کار کے کاندھے پر ہوتا ہے لیکن عبدالرزاق سومرو سفارت کاری کے میدان میں اپنی لگن اور شبانہ روز کی محنت سے ایک سپہ سالار کی حیثیت سے یہ بوجھ اپنے کاندھوں

عبدالرزاق سومرو سفیر پاکستان

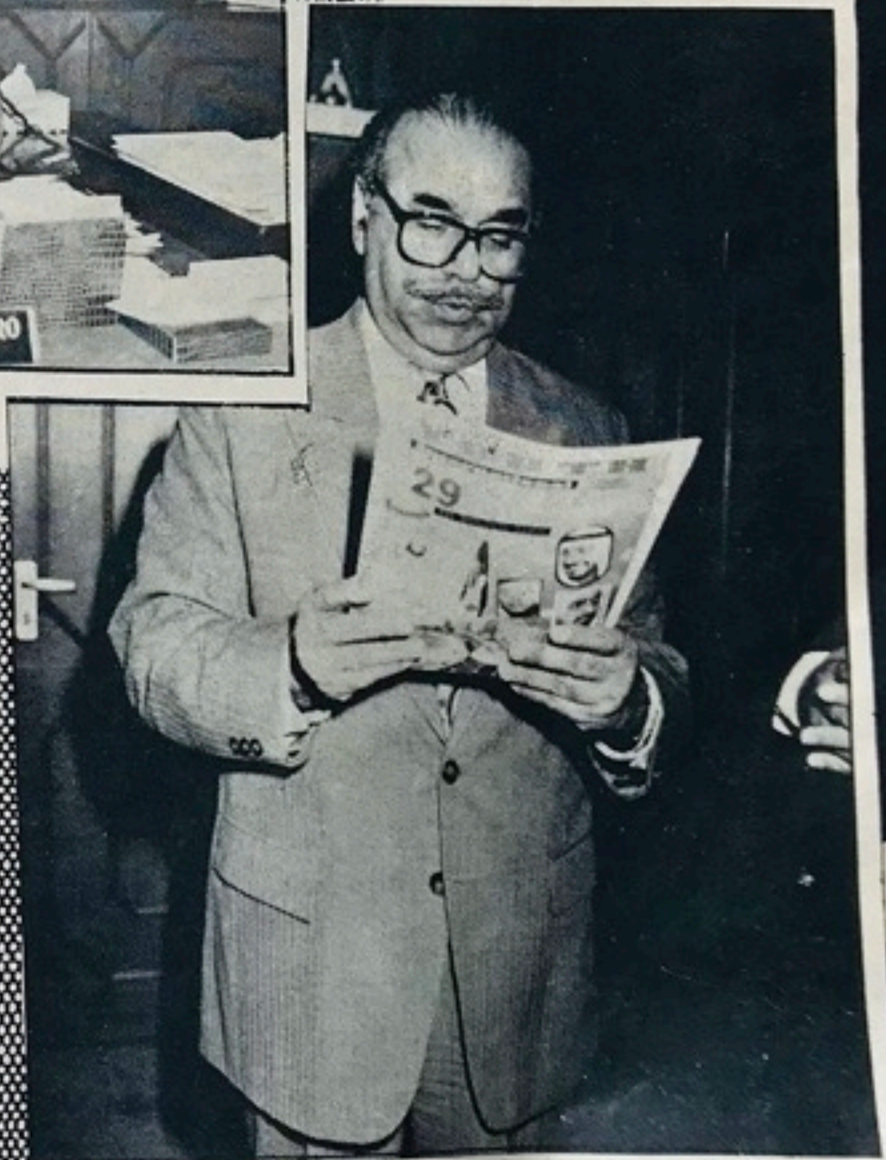

سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو یوتھ انٹرنیشنل کا ہیز ہائی نس شیخ زاید کے خصوصی شمارہ کا مطالعہ کرتے ہوئے

پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ آج کل متحدہ عرب امارات میں بطور سفیر پاکستان اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ دوستی کے پرچم کو بلند سے بلند کئے ہوئے ہیں۔ پاکستانی کیونٹی کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں عوام دوست سفیر ملا ہے۔ اس سفیر نے دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کے رشتے کو ہر شعبہ زندگی میں آگے بڑھانے میں بے مثال کردار ادا کیا ہے۔ آج ابو ظہبی ریاست کے علاوہ دوبئی، شارجہ، عمان، راس الخیمہ، ام القوئن فیجیرہ سفیر پاکستان کی تعمیری اور مثبت سرگرمیوں کا مرکز ہیں۔ پاکستانی کیونٹی خوش ہے کہ ان کی ہر تقریب کو کامیابی پاکستانی سفیر کی شرکت کے آئینہ دار ہوتی ہے۔

عبدالرزاق سومرو ایک بہت بڑی خصوصیت کے مالک ہیں کہ وہ اپنی پر وقار اور باغ و بہار شخصیت کی بدولت چھا جاتے ہیں۔ تقریب میں شرکاء اس حد تک متاثر ہوتے ہیں کہ محفل دولہا بن جاتے ہیں۔ ان کا حلقہ عرب شخصیات میں وسیع ہے۔ عبدالرزاق پیشے کے لحاظ سے ایک قانون دان ہیں اپنے زمانے کے بہترین وکیل ہونے کے ناطے عوامی مزاج کو ایک طبیب کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ عوام کی زبان میں بات کرتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ ان کے دروازے وی آئی پی کی نسبت عام لوگوں کے لئے زیادہ کھلتے ہیں۔ اپنی خوبصورت بیانی سے محفل کو لوٹ لینا ان ہی کا کمال ہے۔ راقم الحروف کے ساتھ متحدہ عرب امارات کے کیپیٹل میں بہت مختصر سی ملاقات ہوئی چونکہ اس دن مجھے پاکستان آنا تھا۔

دوبئی ورلڈ فیسٹیول کے بارے میں تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا بنیادی طور پر دوبئی گورنمنٹ نے ورلڈ فیسٹیول کو اپنا ٹریڈ اور بزنس پروموٹ کرنے کے لئے شروع کیا۔ میرے نزدیک یہ نیا اور عجیب تجربہ تھا۔ انہوں نے امارات میں جن ملکوں کی کیونٹی کی پاپولیشن زیادہ ہے یا جن کا بزنس زیادہ ہے ایسے سفارت خانوں کو آمادہ کیا کہ وہ فیسٹیول میں حصہ لیں۔ دوبئی گورنمنٹ کی سفارش کے تحت پاکستان کے سفارت خانہ اور قونصل خانہ اور پاکستانی کیونٹی نے فیصلہ کیا کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ اسی وجہ سے ہم نے بھرپور حصہ لیا۔ عبدالرزاق نے سوال کرتے ہوئے مجھے کہا کہ قادری صاحب آپ خود موجود تھے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے کس طرح اس فیسٹیول میں حصہ لیا۔ دوسری کیونٹی لبنانی تھی جو امارات میں چھائے ہوئے ہیں لیکن پہلا نمبر ہمارا آتا ہے۔ کلچرل لیول پر ہم نے اپنے چاروں صوبوں کے کلچر کو پروجیکٹ کیا۔ دوبئی کے رائل اور دیگر کیونٹی کے لوگوں نے بھی ہمارے کلچرل پروگرام کو سراہا۔ بزنس کیونٹی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

پاکستانی بزنس مین حاجی عبدالرزاق یعقوب میمن نے دوبئی شاپنگ فیسٹیول کے موقعہ پر جو سونے کے سکے ایشو کئے اس موقعہ پر پاکستانی بزنس مینوں کی طرف سے حاجی عبدالرزاق کا بہت بڑا کنٹری بیوشن ہے جس پر ہمیں فخر ہے۔

دوبئی گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری ٹیکسوں کے اجراء اور پرائیویٹ سیکٹر کے ٹیکسوں پر پابندی سے چھ ہزار سے زائد پاکستانیوں کے بے روزگار ہونے کے اندیشہ پر سفارت خانہ اور قونصل خانہ کے اقدامات کے بارے میں جو سوال پوچھا گیا اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہاں کی حکومت کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے قانون کے مطابق عمل کرے۔ ہم مہمان ہیں ہم حکومت کو مجبور نہیں کر سکتے۔ جس طرح ہمارے ملک میں کسی وقت کارخانے نیشنلائز کر دیئے گئے تھے۔ دوسری حکومت نے پرائیویٹائز کر دیئے کسی نے ہمیں مجبور نہیں کیا کہ نیشنلائزڈ کیوں کئے اور پرائیویٹائزڈ کیوں ہوئے۔ ٹیکسی ڈرائیور کے متعلق ہم نے حکومت سے بات کی جس کے جواب میں حکومت نے کہا کہ ڈرائیوروں کے لئے

باقی آگے صفحہ 106 پر

سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کو پاکستان ایمبیسی ابو ظہبی میں Welcome کہتے ہوئے۔

متحدہ عرب امارات میں پاکستان کے موجودہ سفیر عبدالرزاق سومرو دوران انٹرویو ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل سفیر پاکستان کا انٹرویو دیتے ہوئے۔

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے
ایڈیٹر انچیف صدیق القادری
کا دورہ سعودی

رپورٹ
ارشاد احمد غوری

جدہ میں شادی کی ایک تقریب میں مہمان گرامی' مہدی سعید الشدادی' مہمان خصوصی ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری' ارشد خان (صدر مسلم لیگ سعودی عرب)' جعفر حسین خطاب کر رہے ہیں جبکہ دیگر احباب تشریف فرما ہیں۔

پچھلے دنوں یوتھ انٹرنیشنل کے ایڈیٹر انچیف جناب صدیق القادری سعودی عرب کے دورہ پر تشریف لائے تو جدہ' مکہ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں مقیم پاکستانیوں کی مختلف تنظیموں کے عہدیداروں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ دیار غیر میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل سے آگاہی حاصل کی اور سیاسی راہنماؤں سے وطن عزیز کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ ممتاز پاکستانی سماجی شخصیات اور سفارتکاروں قونصلیٹ جنرل آفس جدہ میں قونصل جنرل جناب عارف کمال' پولیٹیکل قونصلر رانا عبدالباقی' ویلفیئر قونصلر محمد اشفاق اللہ خان' اور پریس قونصلر چراغ علی انجم سے ملاقاتیں کیں۔ چوہدری محمد اسلم اور چوہدری جاوید شارع ستین پر واقع مہران ہوٹل کے مالکان سے یہاں جدہ میں مقیم پاکستانیوں کے مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی جبکہ چوہدری شہباز احمد سیکرٹری جنرل مسلم لیگ (جونیجو گروپ) نے معزز مہمان کے جدہ قیام کے دوران مکمل تعاون کیا۔

صدیق القادری نے سعودی عرب مسلم لیگ کے مرکزی صدر محمد ارشد خان سے ملاقات کی جنہوں نے معزز مہمان سے پاکستان میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال' کمر توڑ مہنگائی اور دن بدن کمزوری کی طرف مائل اقتصادی صورت حال پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ جدہ میں قیام کے دوران چیف ایڈیٹر صاحب نے پاکستانیوں کی ایک شادی کی تقریب میں جو ایک مقامی ہوٹل میں انجام پائی میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ یہ شادی مسلم لیگ کے مرکزی عہد[یدار] جناب احمد رضا کے بھانجے کی تھی جبکہ دولہا بذات [خود] مسلم لیگ یوتھ ونگ سٹی تنظیم کے عہدیدار ہیں۔ پاکستانیوں کے علاوہ اس تقریب میں مصری اور سو[ڈانی]

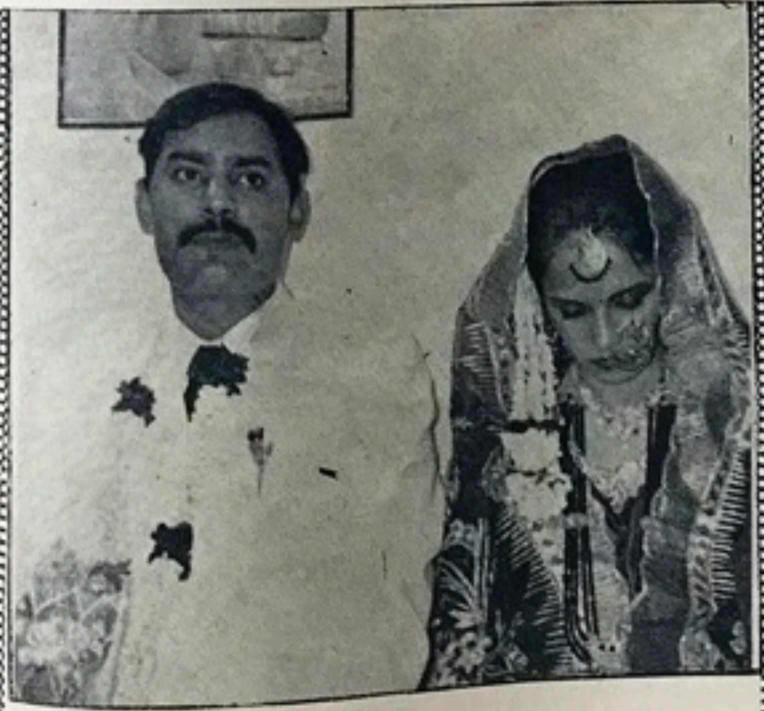

دولہا اور دولہن شادی کی تقریب میں

کیونٹی کی خواتین شادی کی تقریب میں پاکستانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے

شادی میں شریک غیر ملکی خواتین۔

دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جناب صدیق القادری نے جہاں سماجی تنظیموں کی دعوتوں میں شرکت کی وہاں مختلف مذہبی تنظیموں سے بھی ملاقی ہوئے۔ سپاہ صحابہ کے صدر ملک عبدالرزاق' نائب صدر آفتاب احمد خاں اور سیکرٹری جنرل راشد صاحب نے مقاصد سپاہ صحابہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس عزم کا اظہار کیا شہید حق نواز جھنگوی کا مشن اس وقت تک جاری رکھا جائے گا جب تک ہم اپنے مقاصد حاصل نہیں کرلیتے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے راہنماؤں جرنیل اعظم طارق اور مولانا فاروقی کی گرفتاری اور اسیری پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ انہیں فوری طور پر رہا کرنے کا حکم دیا جاوے۔

جناب چیف ایڈیٹر صاحب نے جمعیت اہلحدیث کے مولانا مختار احمد عثمانی' سیکرٹری جنرل عبداللہ العیصل اور ان کے ساتھیوں سے بھی ملاقات کی۔ مولانا مختار احمد عثمانی نے موجودہ حکومت کی سیاہ کاریوں اور ناعاقبت اندیشانہ پالیسیوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ہم امیر جماعت جناب ساجد میر سینیٹر کی قیادت میں مسلم لیگ کے ہم رکاب ہیں اور امید واثق رکھتے ہیں کہ صرف مسلم لیگ کی قیادت جناب نواز شریف ہی ملک عزیز کی ترقی اور کامرانی سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ اور جمعیت اہلحدیث

شادی کی تقریب میں غیر ملکی خواتین پاکستانی لباس میں

دولہا کے ساتھ چیف گیسٹ صدیق القادری' دوسری طرف مسلم لیگ سعودی عرب کے صدر محمد ارشد خان اور دولہا کے والد محترم

سپاہ صحابہ کے صدر ملک عبدالرزاق' آفتاب احمد خاں نائب صدر ایڈیٹر انچیف کے ساتھ محو گفتگو

جدہ کی ممتاز شخصیات قاری شکیل، عباسی اور ارشاد احمد غوری کا ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کے ہمراہ گروپ فوٹو

پاکستان مسلم لیگ سعودی عرب کے صدر قاری شکیل کی طرف سے ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے اعزاز میں دی گئی دعوت کے موقع پر دائیں سے بائیں سیکرٹری جنرل مقبول الرحمان عباس، نمائندہ خصوصی ارشاد احمد غوری، میزبان قاری شکیل احمد اور چوہدری شہباز کا گروپ فوٹو۔

تقریب یوم پاکستان میں مسلم لیگی رہنما مقبول عباسی، وسیم احمد، مشتاق عنایت جاڑا، دلشاد اور روزا آفتاب بیٹھے ہیں

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری، جدہ میں سپاہ صحابہ کے مرکزی عہدیداران کے ساتھ گروپ فوٹو۔

جدہ میں معزز پاکستانی شخصیات کا ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری کے ساتھ گروپ فوٹو

جدہ میں مقیم محنت کش پاکستانی محمد اسلم، ابرار شاہ اور دیگر ساتھی

اندرون اور بیرون ملک انشاء اللہ مسلم لیگ کی پوری طرح حمایت جاری و ساری رکھے گی۔

جناب چیف ایڈیٹر صاحب نے پیپلزپارٹی کے صدر شہباز چوہدری سیکرٹری جنرل اور کلاسک ہوٹل کے مالک محبوب شہزاد اور صدر جدہ سٹی اسد اکرم سے بھی ملاقات کی جنہوں نے ملک کی مجموعی صورت حال پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اور وزیراعظم محترمہ بے نظیر کے پالیسیوں کی حمایت کرنے کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کو محاذ آرائی کا راستہ چھوڑ کر ملک کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کا مشورہ دیا۔

دو دوست ظہور حسین شجرا اور سلیم کاشمیری

پاکستانی کمیونٹی دوبئی کی ہردلعزیز عوامی شخصیت

ظہور حسین شجرا کا

کمیونٹی مسائل پر تہلکہ خیز انٹرویو

ظہور حسین شجرا کی طرف سے پیپلزپارٹی کے مرکزی رہنماؤں کی دوبئی آمد کے موقع پر خوبصورت دعوت استقبالیہ میں وفاقی وزیر دفاع، جناب آفتاب شعبان میرانی، پیپلزپارٹی سندھ کے صدر قائم علی شاہ، سینیٹر جہانگیر بدر، علی نواز شاہ، پنجاب کے مشیر عبدالقادر شاہین، سلیم کاشمیری میزبان وار دیگر شخصیات کا گروپ فوٹو۔

ظہور حسین شجرا کو دوبئی میں پاکستانیوں میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ ان کی زندگی کمیونٹی کے لئے جدوجہد مسلسل سے عبارت ہے۔ انہوں نے ایک متحرک سیاسی و سماجی شخصیت ہونے کے علاوہ بزنس کے شعبے میں بھی اپنے آپ کو کامیاب بزنس مین کی حیثیت سے منوایا ہے۔ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث دوبئی میں پاکستانی کمیونٹی کے ہر طبقے میں انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

موجودہ مفاد پرست زمانہ میں ظہور حسین شجرا جیسی شخصیت کا حامل بے لوث انسان پاکستانیوں کے لئے بڑی نعمت ہے۔ ان کے ہر طبقے میں اچھے مراسم ہیں۔ آپ سندھ جیکب آباد کی تحصیل ٹھل کے مشہور سیاسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے بھائی پیپلزپارٹی کی ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ دوبئی میں پیپلزپارٹی کی داغ بیل ڈالنے اور تنظیم سازی کرنے میں ظہور حسین شجرا کی خدمات اور قربانیاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ انتہائی سلجھے ہوئے اعلیٰ تعلیم یافتہ اس باہمت انسان سے پاکستانی کمیونٹی پوری طرح آگاہ ہے۔ پیپلزپارٹی کی جو اہم شخصیات دوبئی آتی ہیں انہیں میزبانی کا شرف رہتا ہے۔ زمانہ اقتدار ہو یا اپوزیشن پی پی کے

ظہور حسین شجرا

ظہور حسین شجرا یوتھ انٹرنیشنل کے یو اے ای پر خصوصی شمارے کا مطالعہ کرتے ہوئے

ظہور حسین شجرا چیئرمین پاک عرب سپورٹس ایچ ای شیخ **مکتوم بن حاشر المکتوم** کو شیلڈ پیش کرتے ہوئے جو کہ یو اے ای میں ہاکی کے صدر ہیں اور ہاکی کو یو اے ای میں ترقی دینا چاہتے ہیں۔

ظہور حسین شجرا Paphature انٹرنیشنل کے صدر سے مین آف دی Air کا ایوارڈ پیرس میں وصول کرتے ہوئے

بلکہ کمیونٹی کی خرابیاں نکال رہے ہیں۔ جس عظیم مشن میں انہوں نے اپنا وقت اور کاروبار کی پرواہ کئے بغیر پاکستانی پرچم کو بلند رکھا۔ ان کی یہ انتھک شخصیت پارٹی کے لئے بھی اعزاز ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ عوامی حکومت ظہور حسین شجرا جیسی قد آور اعلیٰ پایہ کی شخصیت کے تجربہ اور بے لوث خدمات سے استفادہ حاصل کرے۔ مسٹر شجرا انتہائی منکسر غریب پرور انسان ہیں۔ ظلم و زیادتی کے خلاف ظالمین کے سامنے سینہ سپر ہو جانا ان کا شیوہ ہے۔

ظہور شجرا 1977ء سے دوبئی میں مقیم ہیں۔ سماجی خدمات کے ساتھ اپنا ذاتی کاروبار چلا رہے ہیں۔ ہاکی کو پروموٹ کرنے میں ان کی گرانقدر ملی خدمات ہیں۔ آپ پاک عرب سپورٹس پروموشن کے چیئرمین ہیں جبکہ سلیم کاشمیری وائس چیئرمین اور محمد عارف خان صدر ہیں۔ ظہور حسین نے دوبئی قونصلیٹ کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا دوبئی میں پاکستانی قونصلیٹ کا کام صرف بار کھلا اور کیپری کے لوگوں کو نوکریوں میں لانا ہے۔ قونصلیٹ کے وہ افسران خصوصی نوشادیوں اور موقعوں پر تحفوں کے لئے آتے ہیں۔ باقی سب پاکستانیوں کے لئے دروازے بند رہتے ہیں۔ جبکہ سخت دھوپ میں غریب لوگ قونصلیٹ کے باہر دھکے کھا رہے ہوتے ہیں۔ یہ سفارت کار پاکستانیوں سے کیوں خائف ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی سکول میں 100 کے قریب نوکریاں بندر بانٹ کر دی گئی ہیں۔ کسی بڑے نے اپنے [illegible]

ظہور حسین شجرا سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو سے ایوارڈ وصول کرتے ہوئے

ظہور حسین شجرا سپورٹرز کی ایک تقریب میں غیر ملکی کھلاڑیوں کے ہمراہ

سپورٹس کی تقریب میں ظہور حسین شجرا سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو سابق قونصل جنرل دوبئی عظمت غیور، ملک محمد اسلم، محمد عارف خان اور سلیم کاشمیری نمایاں ہیں معروف شخصیات

نوکری دلا دی اور کسی نے اپنی بیوی کو سکول کی ملازمت دلائی۔ اس بندر بانٹ میں کھلم کھلا رشوت اور سفارش چلی جس کی وجہ سے اصل حق داروں کو نوکریاں نہیں دی گئیں۔ قونصلیٹ والوں کی کم عقلی اور نالائقی سے ایجوکیشن کا سسٹم خراب ہو رہا ہے۔ ایک ویلفئر قونصلر پر ویلفئر ونگ اور پروٹوکول کا بہت زیادہ پریشر ہے۔ اس کو چھ امارات کے سکولز اور کالجز کی نگرانی سونپ دی گئی ہے۔ ابو ظہبی میں ایک ایجوکیشن قونصلر صرف تین چار سکولوں کی نگرانی کرتا ہے۔ دوبئی میں ویلفئر کا کام چونکہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے یہاں ایجوکیشن اتاشی کی ضرورت ہے۔ ظہور شجرا نے کہا دوبئی پاکستان ایسوسی ایشن پر ایک موقعہ پرست گروہ کا قبضہ ہے جو ووٹ تو غریبوں سے لیتے ہیں لیکن اپنے پروگراموں میں صرف امیر کو بلاتے ہیں۔ اس گروہ کی سرپرستی دوبئی قونصلیٹ کرتا ہے۔

لیڈیز ایسوسی ایشن کی نامزدگی پر ایک سفارت کار نے صرف اپنے مفاد کے لئے ایک ڈرامہ رچایا الیکشن کی بجائے نامزدگی کریں جبکہ ہمارا مطالبہ تھا کہ الیکشن کرایا جائے۔ اسی طرح شارجہ ایسوسی ایشن میں کچھ لوگ جو آگے تھے کیونٹی ممبران کا جن کو اعتماد حاصل تھا۔ 1991ء میں الطاف چشتی نامی کرپٹ ترین لیبر اتاشی نے نواز شریف کے خاص آدمی کو ایسوسی ایشن کا دروازہ توڑ کر زبردستی بٹھا دیا۔ حق دار لوگوں کو چارج شیٹ کر دیا۔ ظہور حسین شجرا نے وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ، صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری، وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی اور وزیر مملکت برائے افرادی قوت غلام اکبر لاسی کی توجہ بین الاقوامی ٹریڈ سنٹر میں پاکستان قونصلیٹ میں بدعنوان، لوٹ کھسوٹ، اقرباء نوازی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کیا ہے۔ ایسے سفارت کاروں کے خلاف فوری ایکشن لیا جائے جو موجودہ عوامی حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ بیرون ممالک میں موجودہ حکومت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ عوام دشمن رجعت پسندوں کی اندرون خانہ سپورٹ کر رہے ہیں۔ حکومت مخالف ٹائپ کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ظہور حسین شجرا نے اوورسیز پاکستانیز کو ووٹ کا حق دینے کا مطالبہ کیا۔ پاکستان کے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں اوورسیز پاکستانیز کے بچوں کے لئے کوٹہ مختص کرنے کا مطالبہ کیا۔ ہر شعبے میں باصلاحیت تجربہ کار اور اوورسیز پاکستانیز کو نمائندگی دینے کا مطالبہ کیا ملکی خارجہ پالیسی اور ایکسپورٹ پالیسی تیار کرتے وقت اوورسیز پاکستانیز کی رائے اور مشورے لینے کا مطالبہ کیا۔

ظہور حسین شجرا نے مسٹر صادق عمرانی جو کہ اپوزیشن کے لیڈر ہیں بلوچستان پیپلزپارٹی کے صدر بھی ہیں کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا

ظہور حسین شجرا سابق وزیراعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو کی یوم پیدائش پر دوبئی میں کیک کاٹتے ہوئے

عوام دوست، بے لوث، غریب پرور

محمد اکبر عمرانی

کمیونٹی ویلفیئر اتاشی العین
ابوظہبی

بلوچستان کی سیاست میں عمرانی فیملی کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عمرانی فیملی نے مارشل لاء کے خلاف، جمہوریت کی بحالی، عوامی جمہوری حکومت کے قیام کی جدوجہد میں بے مثال کردار ادا کیا۔ بلوچستان میں پاکستان پیپلزپارٹی کے لئے بڑے مشکل نامساعد حالات میں کام کیا قیدوبند کی صعوبتیں اور اذیتیں برداشت کیں ان کے پایہ استقلال میں کسی قسم کی کوئی لرزش نہیں آئی۔

عمرانی قبیلے کے جرات مند نوجوان سپوت محمد صادق عمرانی جو کہ پیپلزپارٹی بلوچستان کے صدر ہیں اور ان کے چھوٹے بھائی محمد اکبر عمرانی جو ان دنوں کیمونٹی ویلفیر اتاشی العین ابو ظہبی پاکستان کے سفارت خانہ میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ محمد اکبر عمرانی چونکہ ہمارے بہترین، قابل، اعتماد دوست اور عوامی مزاج کے متحرک سفارت کار ہیں۔ اس لئے ابو ظہبی میں انکے ساتھ ہمیشہ ملاقات رہتی ہے۔ ہمارے یہ ان تھک محنتی سفارت کار دوست اس مرتبہ حج کی سعادت کے لئے سعودی عرب روانہ ہو چکے ہیں اور نوجوانی میں حج افضل ترین عبادت ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ میرے یہ دوست حج بیت اللہ کی سعادت کے موقع پر ملک و قوم اور ہمارے لئے دعا کریں گے۔ حج سے واپسی پر العین پاکستان سنٹر کے عہدیداروں کی تقریب حلف وفاداری ہوگی۔ نئے لوگ ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبران میں سے عہدیداروں کی حیثیت سے سامنے آئیں گے۔ ابتداء میں محمد ابراہیم حاجی، میروائس خاں آفریدی کا یقینی طور پر نئی کابینہ میں آنے کی توقع ہے۔ اس مرتبہ بھی ان کا گروپ بھاری اکثریت سے جیت گیا ہے۔ میروائس خان آفریدی جو العین میں پاکستانیوں کی ہر دلعزیز عوامی شخصیت ہیں۔ عام ورکروں کی آواز ہیں العین میں انہوں نے راقم الحروف کے اعزاز میں پروقار دعوت کا اہتمام کیا جس میں العین کی معزز متعدد پاکستانی شخصیات بھی مدعو تھیں دوران ملاقات میروائس خاں آفریدی نے کیمونٹی ویلفیر اتاشی محمد اکبر عمرانی کو حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے سعودی عرب روانگی پر اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارک باد۔

انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا محمد اکبر عمرانی نے بحیثیت کیمونٹی ویلفیر اتاشی العین کے ہم جیسے غریب ہزاروں پاکستانیوں کے دلوں کو جیت لیا ہے ان کے دروازے عام غریب ورکروں کے لئے کھلے رہتے ہیں

کیمونٹی Welfare اتاشی العین محمد اکبر عمرانی کی طرف سے ایڈیٹرانچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین جناب صدیق القادری کے اعزاز میں کھانے کی دی گئی دعوت کے موقع پر میزبان۔ مہمان ایجوکیشن قونصلر محمد اقبال سوانگی کا گروپ فوٹو۔

بغیر کسی امتیاز رنگ و نسل اور فرقہ پرستی سب کے کام کرتے ہیں۔ العین کے پاکستانیوں کی خوش نصیبی ہے کہ انہیں اکبر عمرانی جیسا قابل عوام دوست کیمونٹی ویلفیر اتاشی ملا ہے۔ العین کی معروف پاکستانی شخصیات محمد ابراہیم حاجی اور محمد حسن احمد میمن نے بھی ملاقاتوں میں محمد اکبر عمرانی کی حج پر روانگی پر خوشی کا اظہار کیا ہے حج بیت اللہ کی مبارک باد دی ہے۔ ان شخصیات نے کہا العین کی پاکستانی کیمونٹی کے لئے اکبر عمرانی کی بے لوث خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اکبر عمرانی جیسا قابل، باصلاحیت محنتی لیبر اتاشی العین کو کبھی نہیں ملا العین کے لوگ اکبر عمرانی سے بے حد خوش ہیں۔

محمد اکبر عمرانی کیمونٹی ویلفیر اتاشی العین اپنے دوست صحافی صدیق القادری کے ساتھ کیمونٹی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے۔

کمیونٹی ویلفیئر قونصلر دوبئی (یو اے ای)

حبیب الرحمان

کا خصوصی انٹرویو

حبیب الرحمان کیمونٹی Welfare Consullor دوبئی

انتہائی صاف گو طبیعت کے مالک کیمونٹی ویلفیر قونصلر حبیب الرحمان نے اپنی ڈیوٹی کا قلمدان سنبھالتے ہی قابل اہمیت کام اور اقدامات کر کے اپنی شخصیت کو منوایا ہے۔ جہاں کیمونٹی میں انہیں عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے وہاں یو اے ای کی چھ ریاستوں میں ان کی خوددار صلاحیتوں اور خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ چوبیس گھنٹے کام کرنے کے باوجود ان کے چہرے پر کبھی تھکاوٹ کے اثرات محسوس نہیں کئے جا سکتے۔

حبیب الرحمان صوبہ سرحد کے ضلع لکی مروت کے

[illegible]

حبیب الرحمان سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو کے ساتھ

نہیں۔ ہمارے لاکھوں پاکستانی بھائی روزگار کے سلسلہ میں یہاں آتے ہیں۔ یو اے ای کی حکومت برادر پاکستانی عوام کو بڑی عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہمارا فرض ہے کہ ہم یہاں قانونی ذرائع سے آئیں۔ ان لیگل طریقے سے ہرگز نہ آئیں۔ یہاں آنے والوں کو یہاں کے قانون کا احترام کرنے کے لئے قانون کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جو غیر قانونی ہو ایسے کام کرنے سے ملک و قوم کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ کیونکہ قانون کے احترام کرنے والوں کا اپنا احترام ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں حکومت پاکستان کو چاہئے کہ یہاں پروٹیکٹر آفس اور ہوائی اڈوں میں بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کو باقاعدہ بریفنگ کا انتظام کرے جن ملکوں میں پاکستانی جا رہے ہوں۔ انہیں وہاں کے قوانین اور حالات کے بارے میں مکمل بریفنگ دی جائے اور بتایا جائے کہ وہاں کیسے رہنا ہے۔

یو اے ای میں تربیت یافتہ ہنرمندوں کی ضرورت ہے جو یہاں کی بولی سمجھنے اور بولنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان کے لئے تو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ صرف ان غیر ہنرمندوں کے لئے پریشانی ہوتی ہے جو تعلیم کے زیور سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

سوال : آپ کیمونٹی ویلفیئر قونصلر ہیں یہ بتائیں یہاں پاکستانی کس حالت میں ہیں ان کی کیا کیا مصروفیات ہیں؟

جواب : یہاں غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق چھ لاکھ سے زائد پاکستانی عزت و خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہاں کے پاکستانیوں کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں اپنے ملک کے لئے ان کے دلوں میں بہت زیادہ محبت ہے۔ وہ اپنے ملک کے لئے جانوں کے نذرانے دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ صدیق القادری صاحب آپ کا بھی مشاہدہ ہے کہ جب بھی پاکستان پر کوئی آفت آئی تو یو اے ای میں مقیم پاکستانیوں نے جذبہ حب الوطنی کے تحت وطن عزیز کی دل کھول کر مدد کی اور ہمارے پاکستانی اپنے قومی تہواروں کو بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں۔

سوال : ویلفیئر قونصلر آپ کو یہاں کن کن تجربات سے گذرنا پڑا؟

جواب : میں نے او پی ایف میں تقریباً ہر ڈویژن میں کام کیا۔ ویلفیئر اور ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ میں براہ راست اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل نمٹاتا رہا' میرا سابقہ تجربہ' بیرون ملک میں بڑا سودمند ثابت ہوا۔ میں چونکہ لوگوں کے مسائل سے پہلے ہی واقف تھا اس لئے مجھے انہیں سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ ابو ظہبی کی

حبیب الرحمان اپنے صاحبزادوں کے ہمراہ

میری والی سیٹ کافی عرصے سے خالی تھی اور یہاں کام بھی رکے ہوئے تھے۔ اس لئے میری پوسٹنگ کے بعد یہاں کام بہت کرنا پڑا۔ موجودہ سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو صاحب نے میری بڑی راہنمائی کی اور ہر طرح سے میرا پورا پورا خیال رکھا۔ جس کی بدولت دوبئی میں بحیثیت کیمونٹی ویلفیئر قونصلر اپنے فرائض بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہوں۔

سوال : یہ بتائیے کہ یہاں پاکستانی کیمونٹی کے کیا کیا مسائل ہیں؟

جواب : بیرون ملک پاکستانیوں کے بہت سے [illegible] ہیں سب سے زیادہ ان پڑھ لیبرز کے مسائل [illegible] قوانین سے نا آشنا ہیں جو کہ معمولی معمولی [illegible] وجہ سے جیلوں کی ہوا کھاتے ہیں۔ غیر قانونی [illegible] آمد کا مسئلہ ہے یہاں کے امیگریشن قوانین [illegible] کر دیئے گئے ہیں۔

ویزے کے حصول کو سخت کر دیا گیا ہے۔ [illegible] والے اپنے اہل و عیال کو یہاں نہیں لا سکتے [illegible] یہاں آکر اپنی سپانسر شپ تبدیل کر لیتے ہیں [illegible] تنخواہوں اور مراعات کا مسئلہ ہے جس کی [illegible] ہماری لیبرز کو شکایت ہوتی ہے کہ انہیں [illegible] زیادہ تنخواہ اور مراعات بتائی گئی تھی یہاں تو [illegible] اور مراعات نہیں ہیں بلکہ کم ہیں کئی مالکان تو [illegible] کو تنخواہ نہیں دیتے۔ ہمارے لوگوں کو چاہئے کہ [illegible] منشیات' قتل و غارت' ڈاکہ چوری کی وارداتوں [illegible] ملوث نہ ہوں۔ کیونکہ یہاں پر قوانین سخت ہیں [illegible] بحیثیت ویلفیئر قونصلر جیلوں کے وزٹ کا موقع [illegible] ایسے لوگ پابند سلاسل تھے جن کے پاس ڈاکومینٹری پروف نہ تھے وہ غیر قانونی لوگ تھے۔ [illegible] روٹ پاسز کے ذریعے ملک واپس بھیجنے کے لئے [illegible] سروسز فراہم کرتے ہیں۔ بلن پے منٹ' ٹرم [illegible] کنڈیشن' ناجائز ویزا کنسلیٹ' جیسے مسائل ہم [illegible] گورنمنٹ سے مل کر طے کرتے ہیں۔ [illegible] ایکسیڈنٹ میں ہلاک و زخمی شدگان کی انشورنس اور [illegible] کی ادائیگی کے لئے کیس دائر کرتے ہیں۔ میت پاکستان بھجوانے کا انتظام کرتے ہیں۔

سوال : حبیب الرحمان صاحب لوگوں کا کہنا ہے کہ [illegible] صرف پٹھانوں کو نواز کر اقربا پروری کے ساتھ ساتھ علاقائیت کو پھیلا رہے ہیں۔

جواب : میں پاکستانیز فاؤنڈیشن میں رہا جو قومی ادارہ [illegible] بحیثیت کیمونٹی ویلفیئر قونصلر ابو ظہبی رہا وہاں ابو [illegible]

حبیب الرحمان صدیق القادری ایڈیٹر انچیف کو انٹرویو دیتے ہوئے

العین کو ڈیل کرتا رہا۔ میں نے تمام گروپوں سے ذاتی روابط کئے۔ کیمونٹی کے اجتماعی و فلاحی مسائل میں ان کے مشوروں کو اہمیت دی۔ چونکہ پورے یو اے ای میں تمام تر قومیتوں اور علاقوں کے لوگ مقیم ہیں حلفاً اقرار کرتا ہوں میں نے ہر پاکستانی کو اپنا بھائی سمجھا۔

میرے یہاں آنے سے پہلے کیمونٹی مختلف گروپوں میں بٹی ہوئی تھی۔ آپس میں نفاق اور چپقلش۔ میں نے سخت محنت کر کے کیمونٹی کے لوگوں میں نفرت کی بجائے محبت کو فروغ دیا ہے۔ منافرت اور مخالفت کی بجائے اتحاد و اتفاق کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ کیمونٹی کو نیشنل کاز کے لئے یونائیٹڈ کیا ہے۔ میری کوششوں سے پاکستانیوں کے اندر یونٹی پیدا ہوئی۔ ویلفیئر ونگ کے بارے میں کیمونٹی کی شکایات جو مجھ سے پیشتر قونصلر کی پیدا کردہ تھیں۔ ان جائز شکایات کا ازالہ کر کے قونصل خانہ اور ویلفیئر ونگ پر لوگوں کا بھرپور اعتماد بحال کیا جس کا خوشگوار نتیجہ یہ نکلا ہے کہ پاکستانی کیمونٹی کے ہر شعبہ زندگی کے لوگ اجتماعی اور قومی کاموں میں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ ہیں۔ پاکستانی سکولز کے بارے میں لوگوں کی جائز شکایات کا ازالہ کیا ہے۔ وہاں سفارش کی بجائے میرٹ سسٹم کو لاگو کیا ہے۔ ہمارے قائم مقام قونصل جنرل جمشید افتخار کی خصوصی توجہ اور محنت کی بدولت پاکستانی سکولز کا تعلیمی معیار بڑھا۔ سفارش کی بجائے ٹیچرز کو قابلیت کی بنیاد پر رکھا گیا ہے۔

اب داخلے بھی میرٹ پر ہوتے ہیں تعلیم کے شعبے میں والدین کی تمام تر جائز شکایات کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔ ہماری محنت اور لگن کی بدولت تعلیمی معیار بلند ہوا ہے۔ اساتذہ کا احترام بحال ہوا ہے۔

سوال : کیمونٹی کے وہ لوگ جو راس الخیمہ اور فجیرہ میں مقیم ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پاکستانی کیمونٹی کے سکولز جو قونصل خانہ دوبئی کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔ ان کی ناقص کارکردگی کی بناء پر انہیں کیمونٹی کی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دے کر سپرد کر دیا جائے تاکہ مقامی طور پر وہ انتظامی طور پر معاملات کو چلا سکیں۔

جواب : حبیب الرحمان نے کافی دیر سوچ بچار کے بعد سوال کا جواب یوں دیا کہ بحیثیت ویلفیئر قونصلر میرے پاس پہلے ہی کام کا بہت زیادہ بوجھ ہے۔ دوبئی قونصل خانہ کو ایجوکیشن کا شعبہ جس میں پاکستانی سکولز اور کالج شامل ہیں۔ میرے زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ میرے چارج لینے سے قبل کیمونٹی مختلف جو بہت زیادہ مسائل میں گھری ہوئی تھی کسی قسم کا اتفاق نہیں تھا۔ ابو ظہبی سے دور دراز ریاستوں کے سکولز کو کنٹرول کرنا بہت مشکل تھا۔ سکولز کا معیار تعلیم اتنا گر چکا تھا کہ پاکستانی بھی اپنے بچوں کو کیمونٹی سکولز میں داخل کرانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ جب میں نے سکولز کا چارج لیا کیمونٹی کے سکولز کا وزٹ کیا وہاں کے ناگفتہ حالات کا مشاہدہ کیا ٹیچرز اور انتظامیہ کے مابین جھگڑوں کو دیکھا' گرے ہوئے تعلیمی معیار کو آنکھوں سے دیکھا سکول کی فنانشل پوزیشن ناقابل بیان تھی۔ سابق قونصل جنرل عظمت غیور نے مجھے سکولز کے معاملے میں فری ہینڈ دیا سب سے پہلے ٹیچرز کی چھانٹی کی اور اہلیت کے بغیر صرف سفارش پر آنے والی ٹیچرز کو فارغ کر کے ان کی جگہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار میرٹ پر سلیکٹ کر کے ٹیچرز کو رکھا۔

مثال کے طور پر راس الخیمہ کے سکول کو اردو میڈیم سے انگلش میڈیم میں تبدیل کر دیا گیا۔ کیمونٹی کے مخیر حضرات کو ایک تقریب میں مدعو کر کے سکولز کے لئے چھوٹی سی ریاست سے 55 ہزار درہم جمع کئے۔ جس میں ARY اے آر وائی کے حاجی عبدالرزاق یعقوب نے 20 ہزار درہم دیئے۔ کوالیفائیڈ اساتذہ کی بدولت سکولز کی تعلیم بہتر ہوئی۔ جس کی بدولت 60 فی صد پاکستانیوں کے بچے جو انڈین سکولز میں پڑھتے تھے اب پاکستانی سکولز میں پڑھ رہے ہیں۔

نہایت تجربہ کار پرنسپل کو رکھا ہے جس سے والدین خوش ہیں کہ ان کے بچے جدید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ راس الخیمہ سکولز کے ممبر آف بورڈ ڈاکٹر خان ہیں جو کیمونٹی سے سلیکٹ کئے ہیں۔

سوال : حبیب صاحب آپ یہ بتائیے کہ آپ نے افرادی قوت کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے؟

جواب : افرادی قوت کے بارے میں بتاتا چلوں یہاں غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق چھ لاکھ سے زائد ہیں۔ آج بھی افرادی قوت میں بڑا سخت مقابلہ ہے۔ پاکستانی افرادی قوت کا یہاں سری لنکا' بنگلہ دیش' فلپائن اور انڈیا کے ساتھ سخت مقابلہ ہے۔ محدود وسائل اور محدود عملہ کے باوجود بہت محنت سے مجھے آجروں' گورنمنٹ کی ایجنسیوں' میونسپلٹی سرکاری اداروں اور وزارتوں وغیرہ کے ساتھ مسلسل رابطہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پاکستانی تو بہت ہیں لیکن بڑے منصوبوں پر پاکستانی کم تھے۔ میں نے ان تھک محنت اور کوشش کر کے ایک بہت بڑے پراجیکٹ طویلہ جہاں واٹر اینڈ الیکٹریسٹی کا بہت بڑا پراجیکٹ تھا۔ وہاں تمام اعلیٰ منصب فلپائن' بنگلہ دیش انڈیا کو مل چکے تھے۔ لیکن پاکستان کو کچھ نہیں ملا تھا۔ ہم نے اعلیٰ سطح پر ان حکام سے رابطہ کیا۔ اعلیٰ سطح پر رابطے اور ملاقاتوں سے ہم نے اوورسیز پاکستانیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کی وساطت سے حسب ضرورت مین پاور منگوا کر دی۔ اسی طرح شارجہ میونسپلٹی میں چار

سال سے کوئی پاکستانی نہیں منگوا رہے تھے۔ میری کوششوں سے پچھلے سال' شارجہ میونسپلٹی نے تین سو پاکستانیوں کو سلیکٹ کیا جو وہاں بڑے جوش میں اسی طرح حرمین یوتھ کنٹرکٹنگ کمپنی نے پاکستان سے مین پاور لینا چھوڑ دی تھی۔ ہماری کوششوں اور مسلسل رابطے سے حال ہی میں ایک فیصلے کے تحت طے پایا ہے کہ سیکنڈ لیبر کی ڈیمانڈ پاکستان سے پوری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہم نے بہت ہی بڑی کمپنیوں کے ساتھ رابطہ کیا۔ انشاء اللہ ان روابط کے جلد اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

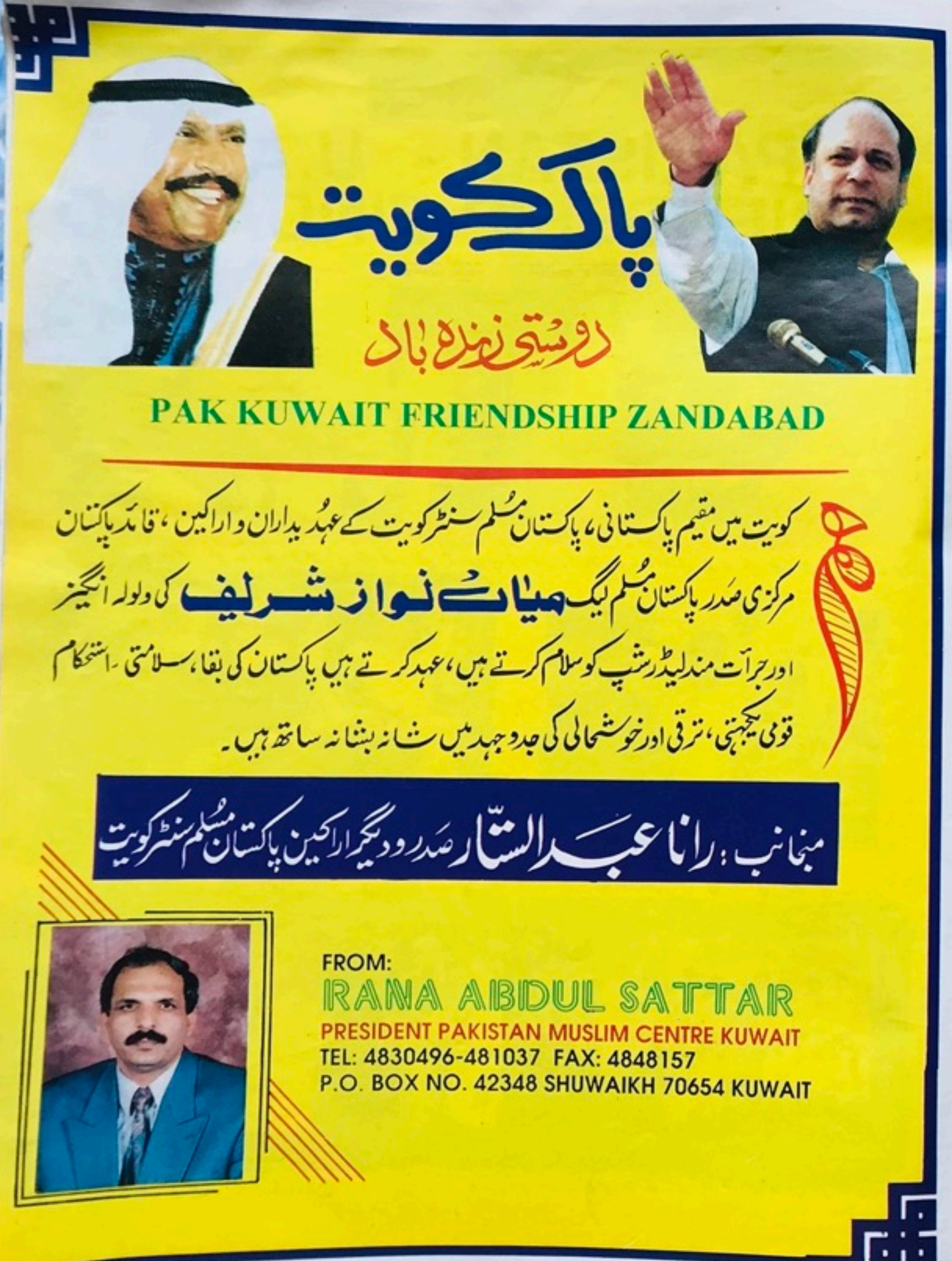

هر دلعزیز فرض شناس
نوجوان پاپولر شخصیت

سلیم رضا بھٹو

جنرل منیجر پی آئی اے
ابوظہبی قطر

سلیم رضا بھٹو کا شمار پی آئی اے کے فرض شناس ذمہ دار افسروں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں سے پی آئی اے میں وہ مقام حاصل کیا جو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ مسٹر سلیم رضا کا تعلق سندھ لاڑکانہ کے معروف سیاسی خاندان سے ہے۔

ان کی زندگی مسلسل جدوجہد سے عبارت ہے۔

انہوں نے مینجر ابو ظہبی کی حیثیت سے بہترین منتظم ہونے کے علاوہ مدبرانہ فیصلوں کے ذریعے نہ صرف پی آئی اے کے بزنس میں اضافہ کیا بلکہ پاکستانی کیمونٹی میں پی آئی اے کی ساکھ میں اضافہ کیا۔ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں ابو ظہبی میں ہر طبقہ کے لوگوں میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ابو ظہبی تعیناتی کے فوراً بعد انہوں نے کیمونٹی کی شکایات اور تکالیف کی طرف خصوصی توجہ دی۔ ان کے جائز مسائل اور شکایتیں دور کرنے کی کوشش کی۔ ابو ظہبی میں کیمونٹی کی تعمیری سرگرمیوں میں بھرپور دلچسپی لے رہے ہیں۔ مختلف طبقات میں بکھری ہوئی کیمونٹی کے ہر گروپ کے ساتھ اچھے مراسم رکھنا کوئی آسان بات نہیں۔ انہوں نے اپنا کام ہمیشہ فرض شناسی اور ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے کیا ہے۔ ان کے دفتر کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھلے رہے۔ سلیم رضا نے 11 فروری 1996ء کو مینجر ابو ظہبی سے ترقی پاکر جنرل مینجر ابو ظہبی اور قطر کے فرائض سنبھالے۔ تگ و دو کے بعد پی آئی اے کا آفس شاہراہ ... واقع خوبصورت دیدہ زیب بلڈنگ میں شفٹ کیا۔ پی آئی اے کی ایڈمنسٹریشن کے لئے نیا آفس ایئر لائن کے ... بہتر ثابت ہوا اور کارکردگی بڑھی یہ شفٹنگ 1994ء ... ہونی تھی جو نہ ہو سکی۔ سلیم رضا کی کوششوں سے شفٹنگ ہوئی اور بزنس میں خاطر خواہ اضافہ ... ابو ظہبی میں پی آئی اے کے کاروبار میں چار چاند ... کا سہرا سلیم رضا کی شخصیت کو جاتا ہے۔

سلیم رضا بھٹو کو جنرل مینجر کا عہدہ سنبھالنے ... کیمونٹی ویلفیئر اتاشی العین محمد اکبر عمرانی ... Exchange کمپنی کے جنرل مینجر ارباب علی بلوچ ... عزیز احمد، ظفر حسین پراچہ، انجینئر ہمایوں پرویز ملک ... چوہدری محمد صدیق اور انعام اللہ طارق، زیڈ اے ... نامور صحافی انجینئر سہیل خاور، شاعر، ادیب، صحافی ... سید صغیر احمد جعفری، حاجی عزیز الرحمان، العین سنٹر ... محمد ابراہیم حاجی، میر وائس خان آفریدی، ڈاکٹر انیس ... سلطان محمد احمد میمن، محمد اقبال بلوچ اور دیگر شخصیات نے پر خلوص جذبات کے ساتھ مبارکباد اور ہدیہ تبریک پیش کیا ہے اور ساتھ ہی توقع ظاہر کی ہے کہ سلیم رضا بھٹو بہتر سے بہتر انداز سے نہ صرف پی آئی اے کی ساکھ میں اضافہ کریں گے بلکہ کیمونٹی کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں گے۔

واضح رہے کہ سلیم رضا بھٹو محمد اکبر عمرانی کے ساتھ سعودی عرب روانہ ہوئے اس مقدس سفر پر روانگی کے موقع پر ان دوست احباب کی بہت بڑی تعداد نے انہیں مبارکباد دی۔

جیسی شخصیت نے بھی یکم نومبر 1970ء کو ابو ظہبی گورنمنٹ کے لئے مثالی خدمات کے اعتراف میں حکومت کو جو لیٹر لکھا اس میں محمد حسن احمد میمن کی ابو ظہبی کے لئے خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج

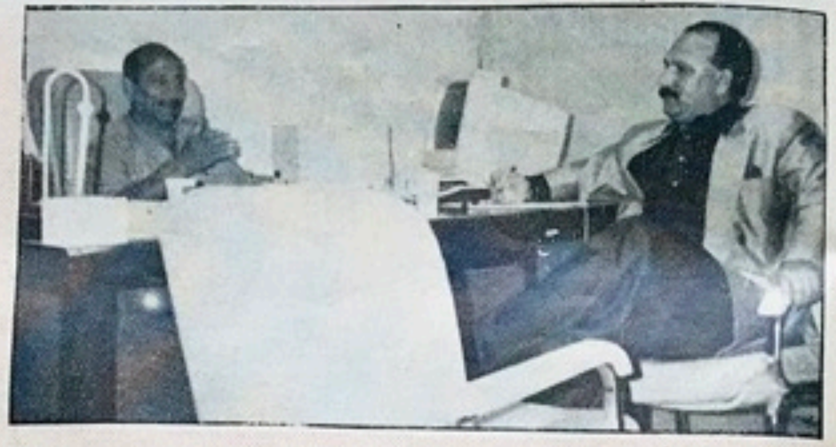

محمد احمد میمن اپنے آفس میں ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے۔

العین کی مشہور پاکستانی شخصیت

محمد حسن احمد میمن

سرپرست اعلیٰ پاکستان سوشل و کلچرل سنٹر العین

محمد حسن احمد میمن ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل اور میر وائس خاں آفریدی

محمد حسن احمد میمن کی جہد مسلسل کی نہ مٹنے والی کہانی ہے جنہوں نے ایک طویل عرصہ قبل 1960ء میں خطہ پاکستان سندھ سے یو اے ای کا رخ کیا۔ محمد حسن احمد میمن کی زندگی کا صرف ایک ہی مشن تھا وہ تھا رزق حلال کا حصول۔ 1965ء میں انہوں نے العین میں شیخ زاید کے پرسنل ڈیپارٹمنٹ کو جوائنٹ کیا۔ 1966ء میں جب شیخ زاید ابو ظہبی کے حکمران بنے تو 1967ء میں بلدیہ العین کے قیام کے بعد بلدیہ کا گیراج بنا۔ 1966ء سے لے کر اب تک آپ گیراج بلدیہ کا کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پاکستانیوں میں ان کا جو گریڈ ہے وہ بہت فخر کی بات ہے۔

محمد حسن احمد میمن نے اپنے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے جو ان تھک محنت کی اس کا ثمر ہے کہ آج العین کی رولر فیملی کے شیخوں کو ان پر مکمل اعتماد حاصل ہے۔

موجودہ دور میں روزگار کی تلاش میں بھٹکنے والے لاکھوں پاکستانی جو دیار غیر کا رخ کرنے پر مجبور ہیں العین میں محمد حسن احمد پاکستانیوں کا سر فخر سے بلند کرنے میں مشغول ہیں۔ العین میں مقیم پاکستانیوں کے لئے ان کی بے مثال قابل تعریف خدمات ہیں۔

العین میں راقم الحروف کے ساتھ ملاقات میں محمد حسن احمد میمن جو ایک ملنسار' بلا کے ذہین اور محب وطن ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ اپنے تاثرات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ النہیان فیملی رحم دل ہے' ظالم نہیں' فراخ دل ہے۔ اس فیملی کے سپوت اپنے وفادار لوگوں سے بہت پیار و محبت سے پیش آتے ہیں۔ محمد حسن احمد میمن نے پاکستانی کمیونٹی کے مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ النہیان فیملی پاکستانیوں کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتی ہے پاکستانیوں کو بھی چاہئے ان کی قدر کریں۔

العین میں تعمیر شدہ پاکستانی سکول اور سوشل سنٹر کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے محمد احمد میمن نے کہا کہ 1971ء میں مرحوم حاجی در محمد پٹھان اور دیگر احباب نے مل کر پاکستانی سکول کے قیام کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھیں۔ اس وقت پاکستانی سکول نہیں تھا مرحوم حاجی در محمد اور مستان شریف نے ہمارے ساتھ مل کر خلیفہ بن زاید کے ساتھ ملاقات کر کے پاکستانیوں کے لئے سکول کی بات کی تھی۔ ہم نے کرایہ پر عمارت لے کر سکول سٹارٹ کیا۔ 1971ء میں جب مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت پاکستان کی معاشی حالت ابتر تھی۔ انہوں نے اس وقت نیشنل کاز کے لئے تقریباً" تین ملین درہم چندہ اکٹھا کیا۔ ان دنوں صرف 70 یا 75 خارجی تھے جب کہ ہاف ملین سے زیادہ پاکستانی اب العین میں مقیم ہیں۔ محمد حسن احمد میمن کو اعزاز حاصل ہے کہ کرنل سرہیوگ بوسٹیڈ Col, Sir Hugh Bousted تحسین پیش کیا گیا۔ پاکستانی کمیونٹی کے قابل فخر سپوت جن پر ملک و قوم کو ناز ہے۔ پاکستانی سکول اور سوشل سنٹر کی تعمیر میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ آپ بن حقر کرکٹ ٹیم کے سرپرست ہیں۔ پاکستان سنٹر العین کے بانی ہیں۔ ممبر آف دی بورڈ آف گورنرز پاکستان اسلامیہ سکول العین ہیں۔ پاکستانی کمیونٹی ان کی شخصیت پر بڑا ناز اور فخر کرتی ہے۔ قابل احترام پاکستانی کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے۔ جو اپنے والد کے فلاحی' سماجی اور حب الوطنی کے جذبے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

PAKISTAN - U.A.E FRIENDSHIP ZINDABAD

شیخ سعید بن تنون النہیان محمد احمد حسن میمن کے ساتھ، محمد احمد حسن میمن گورنر العین شیخ تنون بن محمد النہیان کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے، محمد احمد میمن سفیر پاکستان اکبر عمرانی کے ہمراہ

محمد حسن احمد میمن کا اپنے صاحبزادوں سہیل حسن' سمیر حسن' سلمان حسن' کے ساتھ گروپ فوٹو

محمد حسن احمد میمن سفیر پاکستان ایجوکیشن قونصلر اور کمیونٹی ویلفیئر اتاشی کے ہمراہ

سرپرست اعلیٰ الصغر کرکٹ کلب محمد احمد حسن میمن کھلاڑیوں کے ہمراہ

اسلامیہ سکول العین کی تقریب میں مہمان خصوصی محمد احمد حسن میمن بچوں میں کپ تقسیم کرتے ہوئے

محمد احمد حسن میمن کھلاڑیوں میں ایوارڈ تقسیم کرتے ہوئے

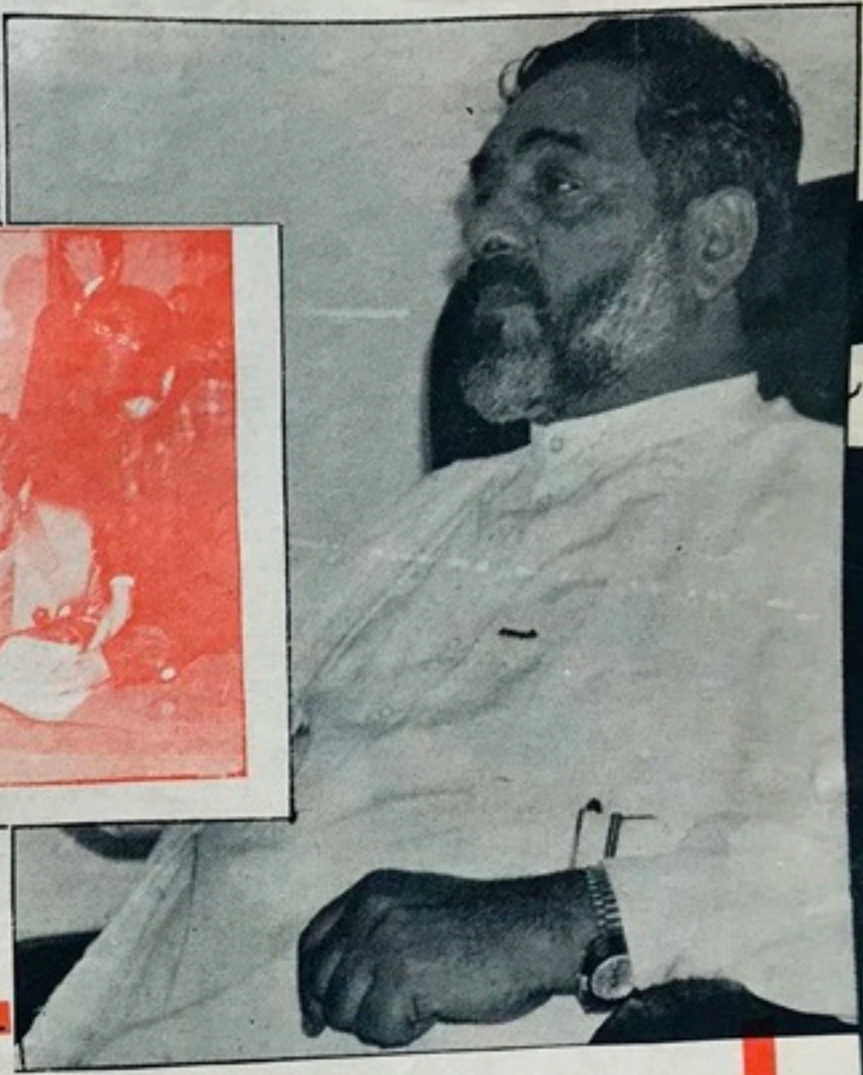

محمد ابراہیم حاجی ہیفی ایلومینیم انڈسٹری لمیٹڈ کے چیئرمین چائنہ گورنمنٹ کے ساتھ دستخط کرتے ہوئے

عوامی جمہوریہ چین میں سرمایہ کاری کا اعزاز حاصل کرنے والے

پہلے پاکستانی تاجر

محمد ابراہیم حاجی

چیئرمین، جنرل منیجر، ہیفی ایم۔ حاجی الومنیم انڈسٹریل کمپنی لمیٹڈ ہیفی چائنہ

الومنیم کی دنیا میں تہلکہ خیز بلم جس نے پورے یو اے ای میں اپنی برتری کو ثابت کر کے پاکستان کے پرچم کو بلند کیا ایسے محب وطن قوم پرست پاکستانی شخصیت کے تجربے اور خدمات سے ملک و قوم کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

محمد ابراہیم حاجی پہلے پاکستانی ہیں جنہیں پاکستان کے عظیم ہمسایہ دوست ملک عوامی جمہوریہ چین میں سرمایہ کاری کا اعزاز حاصل ہے۔

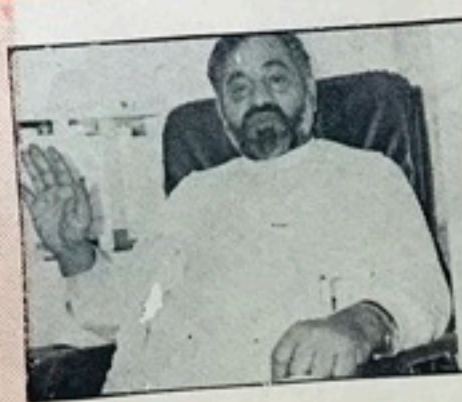

چائنہ میں انہوں نے 2.5 ملین ڈالر یعنی 9 [illegible] پاکستانی روپے کے پراجیکٹ میں 51. فی صد شیئرز [illegible] فی صد شیئر چائنہ گورنمنٹ کے ساتھ ایگریمنٹ [illegible] ہے۔ الومنیم پروڈکٹس الومنیم پروڈکشن پروفائل [illegible] ڈور مینوفیکچرنگ کر رہے ہیں۔

محمد ابراہیم حاجی کے مطابق چائنہ میں [illegible] الومنیم یو اے ای سمیت دنیا کے مختلف ممالک ایکسپورٹ کیا جا رہا ہے۔ مارچ 1995ء سے انہوں

محمد ابراہیم حاجی پاکستان اور چائنہ کی دوستی کے بارے میں بات کرتے ہوئے ساتھ ہیفی اور وانگ مپو بیٹھے ہوئے ہیں۔

اسباب بیان کرتے ہوئے ابراہیم حاجی نے کہا جس ملک میں بجلی نہیں، پانی نہیں، سڑکیں نہیں، لوٹ مار، چور بازاری، اغواء برائے تاوان اور راشی افسران کی اجارہ داری رہے گی۔ اس وقت تک ملک میں نہ سرمایہ کاری ہوگی نہ ملک ترقی کرے گا۔

ہمارے حکمران مجبور بے بس ہیں کرپشن دیکھتے ہوئے بھی بے اختیار ہیں۔ انہوں نے پوری قوم سے سوال کیا جس طرح ہم کرکٹ اور ہاکی کے میدان میں انڈیا کا مقابلہ کر رہے ہیں کیا اس طرح ہم انڈسٹریز اور بزنس کے میدان میں انڈیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

انہوں نے کہا کھیل کے میدان کی طرح ہم انڈسٹریز اور بزنس کے میدان میں بھی انڈیا کا مقابلہ کریں ہم

محمد ابراہیم حاجی اپنے دوست کے ساتھ

بحیثیت جنرل منیجر چیئرمین فیکٹری کا چارج سنبھال لیا ہے۔ یو اے ای میں ابو ظہبی، العین، دوبئی، شارجہ، عجمان، راس الخیمہ میں شاپس چل رہی ہیں۔

چائنہ میں سرمایہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے چائنہ کی مارکیٹ کو بین الاقوامی تجارت کے لئے نہایت موزوں پایا۔ وہاں سیاسی و معاشی استحکام ہے۔ دنیا بھر کی بڑی بڑی کمپنیاں تجارت اور سرمایہ کاری کے لئے چائنہ میں دلچسپی لے رہی ہیں۔

اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم انڈسٹریز میں ترقی نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا پاکستان کو انڈسٹریل اسٹیٹ قرار دیا جائے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا جائے۔ ٹیکس کے فرسودہ نظام کو بہتر بنا کر رشوت اور جھوٹ کے بل بوتے پر چلنے والے کاروبار ختم کئے جائیں تاکہ پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے حالات سازگار ہوں۔ محب وطن سرمایہ کار اپنے ملک میں سرمایہ کاری کر سکیں۔

محمد ابراہیم حاجی اپنی ایلومینیم انڈسٹری کے کارکنوں کے ساتھ ہیفی چائنہ میں

محمد ابراہیم حاجی اپنے تائیوانی دوستوں کے ساتھ

چائنہ میں پراجیکٹ پر 17 فی صد ٹیکس ہے 5 فی صد ٹیکس فری ہے۔ ریٹ 14 فی صد ہے چائنہ میں سرمایہ کاری اس لئے زیادہ ہو رہی ہے کہ وہاں رشوت اور سفارش نام کی کوئی چیز نہیں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں لوگوں کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری کے رجحان میں کمی کے

فرض شناس
محبِ وطن
پاکستانی شخصیت

احسان احمد صدیقی

اسٹیشن منیجر
پی آئی اے
دوبئی

احسان احمد صدیقی اسٹیشن منیجر دوبئی

احسان احمد صدیقی جیسی شخصیات ہی پاکستانیت کی پہچان ہیں جن کے قول و فعل سے ملک کا وقار بڑھتا ہے۔

احسان احمد صدیقی اسلامیہ کالج کراچی کے گریجویٹ ہیں 1958ء میں پی آئی اے کو جائن کیا ٹریفک اور کارگو میں کام کرنے کے بعد ڈیوٹی آفیسر مقرر ہوئے۔ 1971ء میں سٹیشن منیجر پشاور اور پھر 72ء میں اسٹیشن منیجر کراچی ایئرپورٹ اور پھر یونان میں اپنے فرائض انجام دینے کے بعد واپس اسٹیشن منیجر کراچی ایئرپورٹ 77ء میں پی آئی اے کمپیوٹر ڈویژن میں گئے۔ تین سال محنت کے بعد پی آئی اے کو Page System دیا جو دنیا کا کامیاب ترین سسٹم ہے۔ پی آئی اے کا اس طرح 3.2 ملین ڈالر سیف کیا پھر 1981ء میں آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پی آئی اے کی جانب سے بطور اسٹیشن منیجر پیرس (فرانس) تعینات کیا گیا۔

زمانہ طالب علمی سے ویٹ لفٹنگ کے بہترین کھلاڑی رہے۔ باڈی بلڈنگ اور Athletics میں بہت نام پیدا کیا اچھے سپورٹس مین کی حیثیت سے پیرس میں بہترین کھلاڑی کا اعلیٰ ترین ایوارڈ لیا جو کہ پاکستان کے لئے اعزاز تھا۔ 90ء میں اسٹیشن منیجر کراچی ایئرپورٹ 92ء میں قائداعظم ایئرپورٹ ٹرمینل کی تعمیر کی نگرانی کی 1993ء میں پی آئی اے کے اسٹیشن منیجر دوبئی پوسٹ ہوئے۔ الیکشن کے ذریعے وائس چیئرمین اے او سی' A.O.C بنے۔ دوبئی کا ایئرپورٹ جو تعمیر ہو رہا ہے ان کے پرابلم اور مسائل کے لئے سول ایوی ایشن اور گورنمنٹ کنسٹرکشن کی نگرانی کر رہے ہیں۔

دوبئی میں ملاقات کے دوران احسان احمد صدیقی نے کہا میری زندگی کا ماٹو ہے کام کام صرف کام۔ نہ ستائش کی تمنا ہے' نہ صلے کی پرواہ

دوبئی میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دنیا گھومی ہے یہاں کی چیز جس نے متاثر کیا ہے وہ لاء اینڈ آرڈر ہے۔ قانون کی بالادستی ہے۔ بالکل بے فکر ہو کر کوئی کام کریں کوئی آپ کو نہیں پوچھے گا آپ کیا کر رہے ہیں۔

اگر آپ پولیس کو شکایت کرتے ہیں تو فوراً" پہنچ کر ایکشن لینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہاں آپ کو ہر جگہ صفائی ملے گی' کھانے کی کسی چیز میں ملاوٹ نہیں ملے گی۔ جو بھی چیز ہو گی Pure ہو گی۔ میڈیسن خالص ہوں گی' یہاں کی زندگی بہت اچھی ہے۔ امن و سکون کی وجہ سے انسان دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ ہر چیز پراپر چینل سے چل رہی ہے۔ پورے گلف ریجن میں دوبئی پولیس کسٹم' امیگریشن' سیکورٹی بہت متحرک ہے۔ یہ سب بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

احسان احمد صدیقی نے بتایا دوبئی ورلڈ شاپنگ فیسٹیول بہت اچھا رہا بہت ہی شارٹ متحرک Active ٹائم میں کیا گیا اس کی 6 ماہ پہلے پلاننگ ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا آئندہ ملٹی نیشنل کمپنیاں مصنوعات کی نمائش اور ارزاں نرخوں پر سیل کا سلسلہ شروع کریں چاہئے۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اس کی تشہیر ہونی چاہئے دوبئی شاپنگ فیسٹیول کے لئے ایک Village ہونا چاہئے۔ وہاں ملٹی کمپنیاں اپنی اپنی پروڈکٹس کے سٹال لگائیں۔ لوگوں کو خاص جگہ سے کم نرخوں پر اشیاء ضروریہ میسر ہونی چاہئے۔ ٹریفک کا علیحدہ سسٹم ہونا چاہئے۔ ویزا ریکورمنٹ کے لئے نیا سسٹم ہونا چاہئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں پروسیسنگ کا انتظام ہونا چاہئے۔ فیسٹیول کے لئے ویزا فیس کم ہونی چاہئے ہوٹل کی ارینج منٹ کے لئے سہولتیں ہونی چاہئے۔

اگر ممکن ہو کلچرل شو کے علاوہ عورتوں کے لئے شاپنگ سنٹر لگا دیں جہاں پردہ نشین عورتیں آزادی کے ساتھ شاپنگ کر سکیں۔ ورلڈ فیسٹیول کے موقعہ پر ہر شاپ کی قیمتیں کم ہونی چاہئے تاکہ سیاحوں کو احساس ہو کہ انہیں کوئی لوٹ نہیں رہا۔

احسان صدیقی نے مزید کہا ورلڈ فیسٹیول میں سب سے بہتر چیز پلاننگ ہے یہ ہر سال کی بجائے ہر دو سال کے بعد کیا جائے۔ پلاننگ کو مزید فعال کیا جانا چاہئے۔ مثلاً" ایک آدمی نے 500 درہم کا گولڈ خریدا ان کا اگر کوئی انعام نہیں نکلا تو دوسرے دن اس نے اس گولڈ کو فروخت کر کے دوبارہ خرید لیا۔ اس سے گولڈ کے بزنس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اگر ایک سو درہم کا ٹکٹ خریدنے کے ساتھ جو لوگ شاپنگ کرتے ہیں ان کو شاپ کیپر کوپن دے تو ایسی پالیسی سے یقیناً" پرچیزنگ زیادہ اور سیل بڑھے گی۔ احسان احمد صدیقی نے دوبئی کی پی آئی اے کی بین الاقوامی پروازوں کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔ پی آئی اے ایک ہفتہ کی 16 فلائیٹیں دوبئی کے لئے ایک شارجہ کے لئے ایک راس الخیمہ کے لئے 32 فلائیٹیں ہیں جو 64 ہو جاتی ہیں۔ دوبئی میں بین الاقوامی پروازیں 114 ایک دن میں صرف منڈے Monday ڈیپارچر اور 108 آریول ہیں۔

فیملی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ان کے دو بیٹے ایک بیٹی ہیں۔ حسین احمد صدیقی فلائنگ لیفٹنٹ پاکستان ایئر فورس اور دوسرا بیٹا حسن احمد صدیقی امریکہ میں کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ بیٹی کی شادی ہو چکی ہے جو امریکہ میں خوش و خرم ہے۔

فرض شناس محبِ وطن بااصول پاکستانی بینکار شخصیت

ظفر اقبال نیازی

ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اپنے فرائض کو سر انجام دینا موجودہ زمانہ میں بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے جو لوگ اپنی فرض شناسی اور فرائض کو نبھانے کے لئے ملک و قوم کے اجتماعی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں یقیناً" وہ قابل تعریف ہوتے ہیں زندہ قومیں ہمیشہ ایسے ہی سپوتوں کو یاد رکھتی ہیں۔ ایسی ہی قابل ذکر فرض شناس' با اصول' محب وطن پاکستانی بینکار اور سماجی شخصیت ظفر اقبال نیازی کی ہے جنہوں نے اپنی لائف کو ایک اعلیٰ ضابطہ اخلاق کے مطابق ترتیب دے کر اپنے آپ کو ایک کامیاب انسان ثابت کیا۔ آپ کا پاکستان میانوالی کے ڈسٹرکٹ کے قصبے موسیٰ خیل کے پٹھان نیازی فیملی سے تعلق ہے۔ اسی دیندار' باعزت' خاندان کے زیادہ تر لوگ پاکستان آرمی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ابتدائی مڈل تک تعلیم علاقہ میں حاصل کی گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے بی اے کرنے کے بعد لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کیا سٹوڈنٹس لائف میں بہترین مقرر اور ڈرامیٹک کلب کے روح رواں رہے۔

کھیلوں میں کرکٹ کھیلتے رہے' تیراکی کا شوق رہا' گہرا لگاؤ رہا ہے۔ کچھ عرصہ پریکٹس کرنے کے بعد 1963ء میں یو بی ایل UBL میں بطور آفیسر گریڈ 2 کی ملازمت اختیار کی پھر ترقی کر کے آفیسر منیجر گروپ انچارج زونل چیف' سرکل چیف کی حیثیت سے گجرات' سیالکوٹ' راولپنڈی' پشاور' سوات' ایبٹ آباد' اسلام آباد' مظفر آباد' میرپور۔ میں تعینات رہے پھر 2 جنوری 1993ء کو اوورسیز پوسٹنگ پر دوبئی آئے چند روز کے بعد یو اے ای کے کیپیٹل پوسٹنگ ابوظہبی میں آپ نے اپنے قول و فعل سے ایک باصلاحیت' تجربہ کار' منجھا ہوا بینکار منوایا۔ ابوظہبی کے تمام حلقوں میں آپ نے بھرپور تگ و دو اور انتھک کوششوں کی بدولت اپنے منیجرز اور اسٹاف کو متحرک کر کے بنک کے بزنس میں ریکارڈ اضافہ کیا۔ آپ کی اعلیٰ کارکردگی کو بنک کی ہائی کمان کی طرف سے بے حد سراہا گیا۔ ڈھائی سال ابوظہبی میں قابل اعتراف مثالی خدمات سر انجام دینے کے بعد ہائی کمان نے بنک کے ریکارڈ بزنس کو دیکھتے ہوئے ابوظہبی میں نیا زون قائم کر کے وہاں نئے جنرل منیجر کو تعینات کر دیا اور آپ کی خدمات کو دوبئی جیسے اہم بین الاقوامی ٹریڈ سنٹر میں منتقل کر کے بحیثیت انچارج ایڈمنسٹریشن' پرسونل' اسٹیبلشمنٹ تعینات کر دیا۔ قابل ذکر بات ہے۔ ابوظہبی میں سماجی' ادبی' ثقافتی' کھیلوں کے فروغ میں آپ کی بحیثیت اعلیٰ بینکار کے پاکستانی کمیونٹی کے لئے خدمات کو سراہتے ہوئے پاکستان سنٹر ابوظہبی کی طرف سے انتظامیہ نے ایوارڈ دیا۔ ظفر اقبال نیازی ابوظہبی میں مختلف معروف غیر سیاسی تنظیموں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے رہے بلکہ گہرا رابطہ بھی رہا۔

کیریر کے دوران ظفر اقبال نیازی نے اپنی اچھی' اعلیٰ پرفارمنس کے کئی انکریمنٹ ایوارڈز' پریذیڈنٹ پرائز آف پرفارمنس گولڈ میڈل' بیسٹ ایگزیکٹو کے ایوارڈ حاصل کئے ہیں۔

اور کئی کیش ایوارڈ بھی حاصل کئے۔

یو بی ایل کی نج کاری کے بارے میں ممتاز بینکار نے یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ ملاقات میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا بنک کی نج کاری ایک اچھا اقدام ہے کیونکہ پورے گلوبل میں نج کاری ہو رہی ہے۔ بنک کا فیوچر نئی مینجمنٹ پر ہے۔ کہ وہ کیا اقدامات کرتی ہے۔ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق کیا پروگرام دیتی ہے اور کس طرح اقدامات کر کے عمل کرتی ہے امید ہے یو بی ایل کی نئی مینجمنٹ بنک کے وسیع تر مفاد اور بہترین شہرت اور قابل فخر ماضی کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید تقاضوں کے مطابق لائحہ عمل اختیار کرے گی اپنے کسٹمر کے اعتماد کو مزید آگے بڑھائے گی۔

ظفر اقبال نیازی (دوبئی) یو بی ایل

حاجی عزیز الرحمان اپنی کمپنی کے سینئر سٹاف کے ہمراہ

المفتاح کی کرینیں بلڈنگ گرا رہی ہے

عمران خان قومی ہیرو ہے

بیرون ملک پاکستانی کرپشن کے جہاد میں عمران خان کے ساتھ ہیں

پاکستانی جراٗت مند شخصیت حاجی عزیز الرحمن

حاجی عزیز الرحمان پاکستانی کمیونٹی کے محب وطن ہر دلعزیز اور بے لوث رہنما ہیں۔ ان کا شمار یو اے ای میں مقیم ممتاز اور عظیم پاکستانی شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ ان کی زندگی ایک سیلف میڈ' باہمت' ان تھک' محنتی انسان کی زندگی ہے۔ مشکل ترین حالات کا انہوں نے بڑی پامردی اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔

قائداعظم کے اصولوں کام کام اور صرف کام کے اصولوں پر کاربند ہیں۔ یو اے ای میں ترقی کی بدولت محنت کے بل بوتے پر آج ان کا شمار ابو ظہبی کے کامیاب ترین بزنس مینوں میں ہوتا ہے۔ عزت اور خوشحالی کی زندگی گذارنے کے علاوہ سماجی خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ پاکستانی کمیونٹی کے کاموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ یو اے ای میں Buildings گرانے والی فرموں میں صف اول میں ہیں۔ حاجی عزیز الرحمان نے ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل سے ملاقات کے دوران جہاں بہت سی باتیں کیں وہاں پاکستان کی موجودہ نازک صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وطن عزیز میں آئے دن قتل و غارت' بم دھماکوں سے ان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ حکومت اور اپوزیشن اقتدار کی لڑائی میں مصروف ہیں۔ انہیں ملک و قوم کے مستقبل کا کوئی فکر نہیں' ہر کوئی اقتدار اور لوٹ کھسوٹ سے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے علاوہ دشمنان اسلام کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

ہم دیار غیر میں بیٹھے ہیں اور آپ یقین کیجئے قادری صاحب جتنی محبت ملک سے باہر رہنے والے اوورسیز پاکستانیوں کو وطن سے ہے وہاں نہیں۔ اللہ کرے کہ اتنی محبت پاکستان کے حکمرانوں اور اپوزیشن والوں کو بھی ہو۔ حاجی عزیز الرحمان نے کہا اس وقت پوری قوم کی نگاہیں قومی ہیرو عمران خان پر لگی ہوئی ہیں۔ عمران خان میں یہ کوالٹی ہے کہ وہ ملک و قوم کے لئے بہتر حکمران ثابت ہوتے ہوئے سیاسی اور اقتصادی میدان میں ملک و قوم کو برتری دلائے گا۔

حاجی عزیز الرحمان نے شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہونے والے بم دھماکے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا۔ یہ انسانیت کے دشمنوں کی کارروائی ہے حکومت پاکستان کو فی الفور اصل حقائق کا پتہ چلا کر ملزمان کو کیفرکردار تک پہنچانا چاہئے۔ انہوں نے عمران خان کی تحریک انصاف پارٹی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا عمران خان اوورسیز پاکستانیوں کے دلوں کی دھڑکن ہے اوورسیز پاکستانیز موجودہ غاصبانہ نظام کے خلاف قوم کو انصاف دلانے کے لئے عمران خان کا شانہ بشانہ ساتھ دیں گے۔ آئندہ ملک میں عمران خان کی حکمرانی ہوگی انشاء اللہ۔ عمران خان کی قیادت میں ملک ترقی کرے گا۔

حاجی عزیز الرحمن کرین آپریٹر کو کام کے بارے میں بتاتے ہوئے

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ (یو اے ای) میں

ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین کا خصوصی وزٹ

بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر گل کریم خان' پرنسپل سید ذاکر علی' ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل محمد صدیق القادری کے ہمراہ

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ کا سب سے پرانا سکول ہے۔ اس سکول کا ایک بورڈ ہے۔ قونصلیٹ جنرل چیئرمین وائس قونصلیٹ وائس چیئرمین ہیں اور ممبر بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر کریم گل خان ہیں۔ پرنسپل سید ذاکر علی اور وائس پرنسپل مسز سرفراز علوی ہیں۔ جب سکول قائم ہوا۔ اردو میڈیم تھا عظمت علی حبیب الرحمان کی کوششوں سے اب انگلش میڈیم ہے۔ اس سکول میں اسٹوڈنٹس کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ پاکستانی سکولز کے ایجوکیشن معیار کو دیکھنے اور بچوں کو فراہم کی جانے والی سہولتوں کو دیکھنے کی غرض سے مجھے راس الخیمہ جانے کا اتفاق ہوا چونکہ ہمیں پہنچنے میں دیر ہوگئی اس وقت سکول میں چھٹی ہو چکی تھی۔ صرف سٹاف بیٹھا تھا۔ وہاں کی انتظامیہ اور ٹیچرز سے کافی اہم امور پر تفصیلی بات چیت ہوئی اور اس طرح سکول کو درپیش بے شمار مسائل کا بھی معلوم ہوا اور کارکردگی بھی سامنے آئی۔ اوورسیز پاکستانی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کس قدر پریشان حال ہیں اس کی جھلک دیکھنے کو ملیں۔ چھوٹی سی ریاست میں 8 یا 10 ہزار پاکستانی آباد ہیں اور چار سو سٹوڈنٹس اس سکول میں زیر تعلیم ہیں کیونکہ یہاں زیادہ تر غریب لیبر کلاس پاکستانیوں کے بچے زیر تعلیم ہیں جن کے والدین کی آمدنی قلیل ہے جبکہ جو فیس فیڈرل بورڈ اسلام آباد وصول کرتی ہے وہ اوورسیز پاکستانیوں کی قوت برداشت سے بہت زیادہ ہیں۔

پرنسپل اور اسٹاف کے ساتھ ہونے والی نشست میں ٹیچرز نے بتایا:

سابق قونصل جنرل دوبئی عظمت غیور اور چیئرمین حبیب الرحمان کیونٹی ویلفیر قونصلر وائس چیئرمین کی کوششوں سے سکول جو کہ پہلے اردو میڈیم تھا انگلش

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ یو اے ای کے پرنسپل ذاکر علی ممبر بورڈ آف گورنرز' ڈاکٹر گل کریم خاں ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل اور سٹاف کا گروپ فوٹو

میجر جنرل سلطان بن سکر القاسمی Welfare Consullor کے
ہمراہ سکول کے نئے بلاک کی نقاب کشائی کرتے ہوئے

میڈیم میں تبدیل ہوا۔ جس سے اس سکول کا معیار تعلیم بلند ہوا یہ حضرات اگر اس طرف توجہ نہ دیتے تو بچے زیور تعلیم سے آشنا نہ ہوتے۔

آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ 1992ء میں اس سکول کی بچی نے یو اے ای میں میٹرک میں ٹاپ کیا ہے۔ یہاں کا ایجوکیشن ماحول بہت اچھا ہے۔ ٹیچرز بخوشی تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ جب ہم نے سکول کا معائنہ کیا تو واقعی معلوم ہوا کہ انتظامیہ نے نا اہل سفارشی سٹاف فارغ کر کے نیا تجربہ کار سٹاف رکھا ہے۔

سکول کا الحاق چونکہ فیڈرل بورڈ آف اسلام آباد کے ساتھ ہے۔ اس دفعہ راس الخیمہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ فسٹ ائیر کا Examination Centre راس الخیمہ میں بنا جب کہ پہلے سخت گرمی میں بچے شارجہ سنٹر جاتے تھے۔

یہاں کے ٹیچرز ایک جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں دو دو ماہ کی تنخواہیں نہیں ملتیں۔ باوجود اپنے فرائض ذمہ داری سے ادا کر رہے ہیں۔ ایک ٹیچر بغیر تنخواہ کے

راس الخیمہ سکول کے نئے بلاک کی افتتاحی تقریب میجر جنرل شیخ سلطان بن سکر القاسمی کر رہے ہیں جبکہ ساتھ
Welfare Counsellor وائس چیئرمین بورڈ آف گورنرز حبیب الرحمان بھی ہمراہ ہیں

اور دوسرے ٹیچرز ہاف تنخواہ یا خدمت خلق کے تحت علم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہیں۔

پاکستانی سکول راس الخیمہ کے مسائل:

1۔ سٹاف کی تنخواہیں، فنڈز کی کمی
2۔ بلڈنگ کا ناکافی ہونا۔
3۔ فرنیچر غیر معیاری یا کم
4۔ پنکھوں اور ائیر کنڈیشنڈ کا مسئلہ
5۔ الیکٹرسٹی کی سپلائی۔

ان مسائل کے لئے منسٹری آف ایجوکیشن پاکستان، قونصل جنرل دوبئی ایجوکیشن فنڈز سے رقم لگا کر ان مسائل کا حل کر سکتے ہیں۔

فنانشل پرابلم ہونے کی وجہ سے 30 سے 40 فیصد تک پاکستانی بچے ابھی بھی انڈین سکولوں میں پڑھنے پر مجبور ہیں۔

پچھلے سال حبیب الرحمان اور ڈاکٹر خان کی کوششوں سے ڈونیشن مہم چلائی گئی تو اے آر ای ٹریڈرز کے روح رواں حاجی عبدالرزاق یعقوب میمن نے 20 ہزار درہم کا چیک دیا۔ اس طرح الفتح شپنگ کے اعجاز ربانی، افتخار ربانی نے ڈونیشن کی۔ دیگر با اثر افراد سے بھی ڈونیشن اکٹھی کی گئی۔ حکومت پاکستان اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر راس الخیمہ کے اس سکول فنڈز مہیا کر کے سہارا دے سکتی ہے۔ سکول کو لون کر بھی مسائل حل کر سکتی ہے۔ اس طرح پاکستانیز فاؤنڈیشن سے بھی مدد دی جا سکتی ہے۔

سکول کا سٹاف:

پاکستانی کمیونٹی کی یہ خواہش تھی کہ ان کے بچے انگلش میڈیم میں پڑھیں۔ ان کی خواہش کے مطابق سکول کو انگلش میڈیم میں تبدیل کر دیا گیا اور ایک بلاک بھی تعمیر کیا گیا۔ لیکن یہاں کے 27 افراد پر مشتمل سٹاف کو دو ماہ سے تنخواہ نہیں ملی اس کے باوجود ایک جذبے سے کام کر رہے ہیں۔ فیڈرل بورڈ والے فیس ڈالر میں لیتے ہیں اور سکالر شپ کے لئے ... لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ جس بچی نے یو اے ای میں ٹاپ کیا اسے آج تک سکالر شپ مہیا نہیں ہوئی۔

موجودہ سٹاف کے بارے میں بتاتے ہوئے ممبران بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر گل کریم خان نے بتایا کہ الحمدللہ سارا سٹاف محنتی ہے سکول کا معیار تعلیم بڑھا ہے۔ ہم

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ کی طالبات قومی ترانہ گاتے ہوئے

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ کا سٹاف پرنسپل اور بورڈ آف گورنرز اور ایڈیٹر انچیف کے ساتھ ایجوکیشن مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے۔ باصلاحیت سکول ٹیچرز اپنے مسائل سے آگاہ کر رہی ہیں۔

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ کی باسلیقہ محنتی اور تجربہ کار ٹیچرز دوران گفتگو

پاکستان ہائر سیکنڈری سکول کے طلباء سے سلامی لیتے ہوئے۔

راس الخیمہ سکول کے نئے بلاک کی افتتاحی تقریب عزت ماب میجر جنرل شیخ سلطان بن سکر القاسمی

پاکستانیوں کے گھروں میں جا کر بچوں کو سکول میں داخلے کی اپیلیں کیں۔ تاکہ سکول کی حالت جو کہ طالب علموں کی قلیل تعداد ہونے کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے وہ ٹھیک ہو جائے۔ مخیر حضرات سے ڈونیشن اکٹھی کر کے سکول پر لگا رہے ہیں۔

کمیونٹی کے لوگ اپنے بچوں کو انڈین سکولز میں پڑھاتے ہیں۔ گورنمنٹ پاکستان کی منسٹری آف ایجوکیشن ایسا قانون بنائے کہ جو بچے پاکستانی سکولز کی بجائے دیگر سکولز میں پڑھتے ہیں۔ ان کے امتحانات پر پابندی عائد کر دی جائے۔ تاکہ انڈین سکولز پڑھانے والوں کی حوصلہ شکنی ہو تاکہ وہ مجبور ہو کر اپنے بچوں کو پاکستانی سکولز میں پڑھائیں۔

راس الخیمہ سکول کے بورڈ آف گورنرز مندرجہ ذیل ہیں۔ (1) قونصل جنرل دوبئی چیئرمین (2) کمیونٹی ویلفیر قونصلر حبیب الرحمان خان وائس چیئرمین (3) ڈاکٹر گل کریم خان ممبر (4) اسرار ظفر ممبر (5) جبکہ سیکرٹری سید ذاکر علی سیکرٹری

Faculty ممبرز

سید ذاکر علی پرنسپل، مسز سرفراز بیگم وائس پرنسپل، میجر ریٹائرڈ خالد مشیر اکنامسٹ، مسز سائیمہ سلطانہ کیمسٹری، مسز شاہین منور ہیلتھ، مسز پروین ذاکر، مس شاہین شاہد، مسز فرح شارق، محمد وحید، مسز نجمہ طارق، مسز شبانہ خلیل، مسز سعدیہ کمال، مس ناہید مرزوق، مسز وفا ابراہیم، مسٹر سمندر خان، پی ٹی ٹیچر، مسٹر ناصر محمود، مس اسمیہ خالد، قدسیہ کریم (اردو)، فاطمہ حسین (ایم اے ہسٹری)، مسز چچمہ کوسی، مسز نوینہ پیکس، مسز شہناز عثمان، مسز گلشن امتیاز، مسز بشریٰ پروین، مسز سوسن وک، مسز نصرت آفتاب، مسز شاہدہ حق اور مس روحی بانو۔

انگلش 3، میتھ 3، سوشل سٹڈی، اردو 3، اسلامک سٹڈی 2، سائنس 3، پی ٹی 1، کے ڈی 3

راس الخیمہ پاکستانی سکول میں پڑھنے والے بچوں کے والدین کے تاثرات

رانا فقیر محمد

رانا فقیر محمد کا تعلق پاکستان فیصل آباد کی تحصیل سمندری سے ہے۔ گذشتہ 16 سال سے راس الخیمہ میں سول انجینئرنگ بلڈنگ کنٹریکٹنگ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے چار بچے سکول میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کا کہنا کہ اس سکول کے پرنسپل سید ذاکر صاحب جیسا شخص پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ان کے آنے سے قبل سکول کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پڑھائی کا معیار انٹرنڈ اور سفارشی ٹیچرز کی وجہ سے گر چکا تھا۔ پہلے والے پرنسپل بڑے بد اخلاق تھے جبکہ موجودہ پرنسپل کیمونٹی کے Welfare کاموں میں بے حد شوق رکھتے ہیں۔ بچوں کا معیار تعلیم اور مورال بلند کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ اس لئے سکول ڈسپلن بہتر ہوا۔ والدین بچوں کی بہتر پڑھائی کی وجہ سے خوش ہیں۔ بچوں کی تعلیمی رپورٹ اچھی آ رہی ہے۔ ہمارے بچے کلاس میں فسٹ یا سیکنڈ آتے ہیں۔ رانا فقیر محمد نے کہا راس الخیمہ سکول کو کامیاب بنانے کے لئے پرنسپل صاحب کو فری ہینڈ دے دیا جائے۔ یہاں کے لوگوں کو ہی سکول بورڈ میں لینا چاہئے بورڈ ممبران کی سلیکشن کی بجائے الیکشن ہونے چاہئے بورڈ تشکیل دیتے وقت کیمونٹی کے لوگوں کی رائے بھی لینی چاہئے۔

عارف حسین

گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے عارف حسین 17 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں۔ فرنیچر ورکشاپ اور شوروم کے مالک ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی سکول میں زیر تعلیم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان ہائر سیکنڈری سکول اردو میڈیم میں چل رہا تھا جس کو حال ہی میں انگلش میڈیم بنا دیا گیا جو کہ خوش آئند بات ہے۔ انگلش میڈیم ہونے کی وجہ سے سکول کا معیار بڑھ گیا ہے۔ بلڈنگز بھی اچھی ہو گئی ہیں۔ بچے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر گل کریم خان نے سکول کی بہتری کے لئے سخت محنت کی ہے انہوں نے ایک پارٹی منعقد کر کے سکول کے لئے ڈونیشن اکٹھی کی ہے۔ چھوٹی سی سٹیٹ میں 55 ہزار درہم دو گھنٹے میں جمع کرنا بہت بڑی بات ہے۔ لوگوں نے ایک سو درہم سے ایک ہزار تک فنڈز دیئے۔ بلڈنگ کی تعمیر بھی لوگوں کے دیئے جانے والے فنڈز سے ہوئی ہے۔

عارف حسین نے کہا افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ ہمارے قونصلیٹ والے صرف تسلط چاہتے ہیں۔ سکول کے وسائل کو اپنی پسند اور ناپسند پر خرچ کرانا چاہتے ہیں۔ قونصلیٹ والے کیمونٹی میں نفاق پیدا کر کے سکول کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ سکول کے لئے بے لوث کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا میرے خیال میں انتظامی اختیار سے قونصلیٹ جنرل کی اتھارٹی دینی چاہئے جو لوگ سکول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہیں مکمل اختیار کے ساتھ کام کرنے دیا جانا چاہئے۔ اتنی دور بیٹھ کر سکول چلانا قونصلیٹ والوں کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ تو سالانہ فنکشن میں مہمان کی حیثیت سے آتے ہیں۔ یہاں راس الخیمہ کے لوگ با آسانی سکول کو چلا سکتے ہیں کیونکہ وہ سکول کے مسائل کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ عارف حسین نے مزید بتایا یہاں انڈین سکول تعلیمی معاملات اور ڈسپلن کے لحاظ سے بہتر چل رہے ہیں کیونکہ انڈین سکول کو ان کی کیمونٹی کے سرکردہ لوگ چلا رہے ہیں۔ عارف حسین نے کہا کہ وہ سکول کے معیار سے مطمئن ہیں اگر اس حالت میں سکول چلتا رہا تو اس کے معیار میں بہتری آئے گی [illegible] ٹیچرز کو 38 ہزار تنخواہیں بنتی ہیں۔ تقریباً اتنی ہی [illegible] کی فیسیں بنتی ہوں گی۔ بچوں کی تعداد بڑھے گی [illegible] فیسیں کم ہوں گی۔

راجہ محمد سلطان

راجہ محمد سلطان گذشتہ 20 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں جہلم پاکستان سے تعلق ہے 1975ء [illegible] یہاں سیمنٹ پلانٹ میں شفٹ سپروائزر کی کام کر رہے ہیں۔ ان کے بھی تین بچے سکول میں پڑھتے [illegible] تین بچوں نے میٹرک کیا ہے۔

راجہ سلطان نے بتایا انٹر کے لئے شارجہ میں [illegible] کے لئے بھیجنا پڑتا ہے۔ میٹرک کے بعد یہاں [illegible] مشکلات تھیں قونصل جنرل صاحب اور حبیب الرحمان صاحب کیمونٹی ویلفیئر قونصلر آئے ان کی کوششوں [illegible] انٹر کی کلاسیں شروع ہوئیں بلکہ فسٹ ائیر کا امتحانی سنٹر بھی یہاں بنا جو پہلے شارجہ میں بنتا تھا۔ [illegible] صاحب کی خصوصی دلچسپی اور لگن سے یہاں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے۔ والدین بڑی حد تک سکول کی موجودہ سیٹ اپ سے خوش ہیں۔ پہلے کیمونٹی میں سرد جنگ تھی، لڑائی جھگڑے تھے، حبیب الرحمان کی کوششوں سے کیمونٹی میں لڑائی جھگڑے ختم ہوئے، پہلے پاکستانیوں کے بہت زیادہ بچے انڈین سکول میں جاتے تھے کیونکہ سکول پہلے اردو میڈیم تھا یہاں کے لوگوں کی ڈیمانڈ تھی کہ انگلش میڈیم شروع کیا جائے۔ انگلش میڈیم سکول کی وجہ سے اب پاکستانیوں کے بچے انڈین سکولوں کی بجائے پاکستانی سکول میں آ رہے ہیں۔ بچیاں جو میٹرک کر لیتی تھیں انہیں ہائر ایجوکیشن کے لئے شارجہ یا پاکستان شفٹ ہونا پڑتا تھا۔

راس الخیمہ میں مقیم پاکستانی مظہر حسین، رانا فقیر محمد، ارشد نور احمد، تنویر الاسلام کیمونٹی کے ایجوکیشن مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے

راشد نور احمد سیالکوٹ

راشد نور احمد کا تعلق سیالکوٹ سے ہے راس الخیمہ میں پہلے پاکستانی ہیں جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ پاکستانی سکول کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ پرنسپل ذاکر علی کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائے۔ انہیں فری ہینڈ دیا جائے جائز مقام دیا جائے ایک سال کے بعد ان کی کارکردگی کو دیکھا جائے یہاں ایجوکیشن میں سخت مقابلہ ہے۔ ہمارے 60 فیصد پاکستانی بچے انڈین سکولز میں صرف اس لئے پڑھتے ہیں اس کی وجہ ہمارے تعلیمی معیار سے ان کا تعلیمی معیار بہتر ہے۔ اگر ہمارے سکول کا تعلیمی معیار اور بہتر ہو جاتا ہے تو یقیناً پاکستانیوں کے بچے انڈین سکول کی بجائے پاکستانی سکول میں پڑھیں گے۔ پرنسپل صاحب کی محبت اور اساتذہ کی لگن سے اب ہمارے پاکستانی سکول میں انڈین بچے بھی پڑھتے ہیں اور انڈین ٹیچرز بھی ایمپلائی ہیں۔

راس الخیمہ میں مقیم ممتاز پاکستانی شخصیات مہمان صحافی کے ساتھ

تنویر الاسلام گوجرانوالہ

تنویر الاسلام کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے 1977ء سے راس الخیمہ میں سیمنٹ انڈسٹریز کے مکینیکل سیکشن میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ راس الخیمہ میں یہ پہلا پاکستانی سکول تھا انڈین سکول بعد میں بنے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چار بچے سکول میں پڑھتے ہیں۔ وہ سکول ویلفیئر کمیٹی کے ممبر ہیں۔ پاکستان سنٹر راس الخیمہ کے جوائنٹ سیکرٹری تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا المیہ ہے کہ ہم اجتماعی مقاصد میں اکٹھے نہیں ہوتے صرف ذاتی مفاد میں ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا راس الخیمہ انڈین سکولز کو یہاں کی انڈین کیمونٹی چلاتی ہے۔ انڈین ایسوسی ایشن کے الیکشن ہوتے ہیں وہ ایجوکیشن کمیٹی تشکیل کرتے ہیں جو سکول کے فنڈز اور کینٹ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ انہوں نے قونصل جنرل دوبئی سے مطالبہ کیا کہ سارے ایڈمنسٹریٹر معاملات پرنسپل کے سپرد کئے جائیں تاکہ سکول بغیر کسی مداخلت کے تعلیمی میدان میں آگے بڑھ سکے۔

مظہر حسین گجرات

مظہر حسین یو اے ای میں تقریباً چودہ سال سے ہیں پہلے فجیرہ میں تھے اب 8 سال سے راس الخیمہ بحیثیت انجینئر ڈیفنس میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے دو بچے سکول میں پڑھ رہے ہیں۔ یہاں ہمیں بچوں کی تعلیم کی فکر رہتی ہے۔ ہماری کیمونٹی کا خاص کلچر ہے کہ پاکستانی سکول کی بجائے انڈین سکول میں بچے داخل کرائیں ہم خوش ہیں کہ ہمارے بچے پاکستانی ماحول میں پڑھ رہے ہیں۔ پہلے سکول میں یہ ہوتا تھا کہ پرنسپل اپنے منظور نظر ٹیچرز کو اپوائنٹ کرتا تھا چاہے وہ میٹرک میں ہی کیوں نہ ہوں جب کہ پرنسپل کوالیفائیڈ ہونا بہت ضروری ہے۔

جب پڑھانے والا تعلیم یافتہ ہوگا وہ ہمارے بچوں کے لئے اچھا تعلیمی ماحول پیدا کرے گا سکول میں ڈسپلن لائے گا۔ حقیقت بات یہ ہے جب ذاکر صاحب پرنسپل نہیں تھے یہاں سکول ڈسپلن نام کی کوئی چیز نہیں تھی جب ذاکر صاحب پرنسپل کی حیثیت سے آئے تو انہوں نے فوراً ایکشن لیا۔ سکول میں ڈسپلن پیدا کیا گو پرنسپل صاحب کی اچھی ایڈمنسٹریشن کی وجہ سے سکول ڈسپلن پیدا ہوا سکول کی موجودہ مجموعی صورت حال سے وہ مطمئن ہیں۔ مظہر حسین نے مزید کہا سکول میں ایکسٹرا Activities، Games، اسکاؤٹنگ، تقریری، تحریری مقابلے Dramic سوسائٹی ہونی چاہئے۔ کینٹین کا معیار بہتر ہونا چاہئے۔ بلڈنگ خوبصورت ہونی چاہئے آڈیٹوریم خوبصورت ہونا چاہئے لائبریری کی حالت مثالی ہونی چاہئے۔

اس سلسلے میں والدین کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ والدین کے تعاون کے بغیر سکول کی حالت بہتر سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

جاوید اقبال

جاوید اقبال یہ صاحب بھی گذشتہ 30 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں لاہور پاکستان سے تعلق ہے۔ منسٹری آف الیکٹریسٹی راس الخیمہ کنکشن ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ پاکستانی سکول کے بارے میں جاوید اقبال نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قونصلیٹ جنرل دوبئی نے راس الخیمہ پاکستانی ہائر سیکنڈری سکول میں بغیر سفارش کے صرف اہلیت اور قابلیت میرٹ کی بنیاد پر ٹیچرز سلیکٹ کئے ہیں۔ پرنسپل صاحب بھی بڑے لائق اور محنتی ہیں۔ اچھی ٹیچرز سلیکٹ کرنے کے لئے باقاعدہ انٹرویوز کئے جس کی وجہ سے سکول کے معیار تعلیم میں اضافہ ہوا۔ والدین اور بچے خوش ہیں جب اچھی اور محنتی ٹیچرز اپوائنٹ ہوں گی وہ ایک جذبے اور ذمہ داری کے ساتھ کام کریں گی لازماً سکول کا گراف بڑھے گا۔ انہوں نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ سکول کی فائنل پرابلم کو دور کیا جائے تاکہ تمام محنتی اور لائق ٹیچرز کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ انہوں نے ڈاکٹر کریم گل خان کی سکول کے لئے بے شمار خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر کریم گل خان ہی کی قد آور شخصیت کی وجہ سے پاکستانی سکول کا معیار بڑھا ہے سکول پر والدین کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ اعتماد کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے سکول کا سارا انتظام پاکستانی کیمونٹی کے بااثر افراد کے سپرد کیا جائے۔

ڈاکٹر کریم گل خان

ڈاکٹر کریم گل خان کا تعلق سرحد پشاور سے ہے۔ آپ لندن میں برطانیہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر تھے وہاں سے Select ہو کر براہ راست راس الخیمہ یو اے ای آئے۔

ڈاکٹر گل کریم خان تقریر کرتے ہوئے

راس الخیمہ میں اتنی اہم پوسٹ پر پاکستانی ڈاکٹر کا آنا پاکستان کے لئے فخر کی بات ہے۔ ڈاکٹر خان انتہائی خوش

راس الخیمہ پاکستانی سکول میں پڑھنے والے بچوں کے والدین کے تاثرات

رانا فقیر محمد

رانا فقیر محمد کا تعلق پاکستان فیصل آباد کی تحصیل سمندری سے ہے۔ گزشتہ 16 سال سے راس الخیمہ میں سول انجینئرنگ بلڈنگ کنٹریکٹنگ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے چار بچے سکول میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کا کہنا کہ اس سکول کے پرنسپل سید ذاکر صاحب جیسا شخص پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ان کے آنے سے قبل سکول کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پڑھائی کا معیار انٹرنیڈ اور سفارشی ٹیچرز کی وجہ سے گر چکا تھا۔ پہلے والے پرنسپل بڑے بد اخلاق تھے جبکہ موجودہ پرنسپل کیمونٹی کے Welfare کاموں میں بے حد شوق رکھتے ہیں۔ بچوں کا معیار تعلیم اور مورال بلند کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے اور شوروم کے مالک ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی سکول میں زیر تعلیم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان ہائر سیکنڈری سکول اردو میڈیم میں چل رہا تھا جس کو حال ہی میں انگلش میڈیم بنا دیا گیا جو کہ خوش آئند بات ہے۔ انگلش میڈیم ہونے کی وجہ سے سکول کا معیار بڑھ گیا ہے۔ بلڈنگز بھی اچھی ہو گئی ہیں۔ بچے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر گل کریم خان نے سکول کی بہتری کے لئے سخت محنت کی ہے انہوں نے ایک پارٹی منعقد کر کے سکول کے لئے ڈونیشن اکٹھی کی ہے۔ چھوٹی سی سٹیٹ میں 55 ہزار درہم دو گھنٹے میں جمع کرنا بہت بڑی بات ہے۔ لوگوں نے ایک سو درہم سے ایک ہزار تک فنڈز دیئے۔ بلڈنگ کی تعمیر بھی لوگوں کے دیئے جانے والے فنڈز سے ہوئی ہے۔

عارف حسین نے کہا افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ ہمارے قونصلیٹ والے صرف تسلط چاہتے ہیں۔ سکول کے وسائل کو اپنی پسند اور ناپسند پر خرچ کرانا چاہتے ہیں۔ قونصلیٹ والے کیمونٹی میں خلاق پیدا کر کے سکول کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ سکول چلتا رہا تو اس کے معیار میں بہتری آئے گی بجکر ٹیچرز کو 38 ہزار تنخواہیں بنتی ہیں۔ تقریباً" اتنی ہی سکول کی فیسیں بنتی ہوں گی۔ بچوں کی تعداد بڑھے گی تو فیسیں کم ہوں گی۔

راجہ محمد سلطان

راجہ محمد سلطان گزشتہ 20 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں جہلم پاکستان سے تعلق ہے 1975ء سے یہاں سیمنٹ پلانٹ میں شفٹ سپروائزر فل ٹائم کام کر رہے ہیں۔ ان کے بھی تین بچے سکول میں پڑھتے ہیں تین بچوں نے میٹرک کیا ہے۔

راجہ سلطان نے بتایا انٹر کے لئے شارجہ میں امتحان کے لئے بھیجنا پڑتا ہے۔ میٹرک کے بعد یہاں بہت مشکلات تھیں قونصل جنرل صاحب اور حبیب الرحمان صاحب کیمونٹی ویلفیئر قونصلر آئے ان کی کوششوں سے انٹر کی کلاسیں شروع ہوئیں بلکہ فسٹ ائیر کا امتحان کا سنٹر بھی یہاں بنا جو پہلے شارجہ میں بنتا تھا۔ پرنسپل

راس الخیمہ میں مقیم پاکستانی مظفر حسین، رانا فقیر محمد، ارشد نور احمد، تنویر الاسلام کیمونٹی کے ایجوکیشن مسائل پر بات چیت کرتے ہوئے

ہیں۔ اس لئے سکول ڈسپلن بہتر ہوا۔ والدین بچوں کی بہتر پڑھائی کی وجہ سے خوش ہیں۔ بچوں کی تعلیمی رپورٹ اچھی آ رہی ہے۔ ہمارے بچے کلاس میں فسٹ یا سیکنڈ آتے ہیں۔ رانا فقیر محمد نے کہا راس الخیمہ سکول کو کامیاب بنانے کے لئے پرنسپل صاحب کو فری ہینڈ دے دیا جائے۔ یہاں کے لوگوں کو ہی سکول بورڈ میں لینا چاہئے بورڈ ممبران کی سلیکشن کی بجائے الیکشن ہونے چاہئے بورڈ تشکیل دیتے وقت کیمونٹی کے لوگوں کی رائے بھی لینی چاہئے۔

عارف حسین

گوجرانوالہ سے تعلق رکھنے والے عارف حسین 17 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں۔ فرنیچر ورکشاپ سکول کے لئے بے لوث کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا میرے خیال میں انتظامی اعتبار سے قونصلیٹ جنرل کی اتھارٹی وہی چاہئے جو لوگ سکول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہیں مکمل اختیار کے ساتھ کام کرنے دیا جانا چاہئے۔ اتنی دور بیٹھ کر سکول چلانا تو قونصلیٹ والوں کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ تو سالانہ فنکشن میں مہمان کی حیثیت سے آتے ہیں۔ یہاں راس الخیمہ کے لوگ با آسانی سکول کو چلا سکتے ہیں کیونکہ وہ سکول کے مسائل کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ عارف حسین نے مزید بتایا یہاں انڈین سکول تعلیمی معاملات اور ڈسپلن کے لحاظ سے بہتر چل رہے ہیں کیونکہ انڈین سکول کو ان کی کیمونٹی کے سرکردہ لوگ چلا رہے ہیں۔ عارف حسین نے کہا کہ وہ سکول کے معیار سے مطمئن ہیں اگر اس حالت میں صاحب کی خصوصی دلچسپی اور لگن سے یہاں کا معیار تعلیم بلند ہوا ہے۔ والدین بڑی حد تک سکول کی موجودہ سیٹ اپ سے خوش ہیں۔ پہلے کیمونٹی میں سرد جنگ تھی، لڑائی جھگڑے تھے، حبیب الرحمان کی کوششوں سے کیمونٹی میں لڑائی جھگڑے ختم ہوئے، پہلے پاکستانیوں کے بہت زیادہ بچے انڈین سکول میں جاتے تھے کیونکہ یہ سکول پہلے اردو میڈیم تھا یہاں کے لوگوں کی ڈیمانڈ تھی کہ انگلش میڈیم شروع کیا جائے۔ انگلش میڈیم سکول کی وجہ سے اب پاکستانیوں کے بچے انڈین سکولوں کی بجائے پاکستانی سکول میں آ رہے ہیں۔ بچیاں جو میٹرک کر لیتی تھیں انہیں ہائر ایجوکیشن کے لئے شارجہ یا پاکستان شفٹ ہونا پڑتا تھا۔

راشد نور احمد سیالکوٹ

راشد نور احمد کا تعلق سیالکوٹ سے ہے راس

راس الخیمہ میں مقیم ممتاز پاکستانی شخصیات مہمان صحافی کے ساتھ

الخیمہ میں پہلے پاکستانی ہیں جو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ پاکستانی سکول کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ پرنسپل ذاکر علی کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائے۔ انہیں فری ہینڈ دیا جائے جائز مقام دیا جائے ایک سال کے بعد ان کی کارکردگی کو دیکھا جائے یہاں ایجوکیشن میں سخت مقابلہ ہے۔ ہمارے 60 فیصد پاکستانی بچے انڈین سکولز میں صرف اس لئے پڑھتے ہیں اس کی وجہ ہمارے تعلیمی معیار سے ان کا تعلیمی معیار بہتر ہے۔ اگر ہمارے سکول کا تعلیمی معیار اور بہتر ہو جاتا ہے تو یقیناً" پاکستانیوں کے بچے انڈین سکول کی بجائے پاکستانی سکول میں پڑھیں گے۔ پرنسپل صاحب کی محبت اور اساتذہ کی لگن سے اب ہمارے پاکستانی سکول میں انڈین بچے بھی پڑھتے ہیں اور انڈین ٹیچرز بھی ایپلائی ہیں۔

تنویر الاسلام گوجرانوالہ

تنویر الاسلام کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے 1977ء سے راس الخیمہ میں سیمنٹ انڈسٹریز کے مکینیکل سیکشن میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ راس الخیمہ میں یہ پہلا پاکستانی سکول تھا انڈین سکول بعد میں بنے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چار بچے سکول میں پڑھتے ہیں۔ وہ سکول ویلفیئر کمیٹی کے ممبر ہیں۔ پاکستان سنٹر راس الخیمہ کے جوائنٹ سیکرٹری تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا المیہ ہے کہ ہم اجتماعی مقاصد میں اکٹھے نہیں ہوتے صرف ذاتی مفاد میں ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا راس الخیمہ انڈین سکولز کو یہاں کی انڈین کیمونٹی چلاتی ہے۔ انڈین ایسوسی ایشن کے الیکشن ہوتے ہیں وہ ایجوکیشن کمیٹی تشکیل کرتے ہیں جو سکول کے فنڈز اور کیجنٹ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ انہوں نے قونصل جنرل دوبئی سے مطالبہ کیا کہ سارے ایڈمنسٹریٹر معاملات پرنسپل کے سپرد کئے جائیں تاکہ سکول بغیر کسی مداخلت کے تعلیمی میدان میں آگے بڑھ سکے۔

مظہر حسین گجرات

مظہر حسین یو اے ای میں تقریباً" چودہ سال سے ہیں پہلے فجیرہ میں تھے اب 8 سال سے راس الخیمہ بحیثیت انجینئر ڈیفنس میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے دو بچے سکول میں پڑھ رہے ہیں۔ یہاں ہمیں بچوں کی تعلیم کی فکر رہتی ہے۔ ہماری کیمونٹی کا خاص کلچر ہے کہ پاکستانی سکول کی بجائے انڈین سکول میں بچے داخل کرائیں ہم خوش ہیں کہ ہمارے بچے پاکستانی ماحول میں پڑھ رہے ہیں۔ پہلے سکول میں یہ ہوتا تھا کہ پرنسپل اپنے منظور نظر ٹیچرز کو اپوائنٹ کرتا تھا چاہے وہ میٹرک میں ہی کیوں نہ ہوں جب کہ پرنسپل کوالیفائیڈ ہونا بہت ضروری ہے۔

جب پڑھانے والا تعلیم یافتہ ہوگا وہ ہمارے بچوں کے لئے اچھا تعلیمی ماحول پیدا کرے گا سکول میں ڈسپلن لائے گا۔ حقیقت بات یہ ہے جب ذاکر صاحب پرنسپل نہیں تھے یہاں سکول ڈسپلن نام کی کوئی چیز نہیں تھی جب ذاکر صاحب پرنسپل کی حیثیت سے آئے تو انہوں نے فوراً" ایکشن لیا۔ سکول میں ڈسپلن پیدا کیا گو پرنسپل صاحب کی اچھی ایڈمنسٹریشن کی وجہ سے سکول ڈسپلن پیدا ہوا سکول کی موجودہ مجموعی صورت حال سے وہ مطمئن ہیں۔ مظفر حسین نے مزید کہا سکول میں ایکسٹرا Activities، Games، اسکاؤٹنگ، تقریری، تحریری مقابلے Dramic سوسائٹی ہونی چاہئے۔ کینٹین کا معیار بہتر ہونا چاہئے۔ بلڈنگ خوبصورت ہونی چاہئے آڈیٹوریم خوبصورت ہونا چاہئے لائبریری کی حالت مثالی ہونی چاہئے۔

اس سلسلے میں والدین کو بھی تعاون کرنا چاہئے۔ والدین کے تعاون کے بغیر سکول کی حالت بہتر سے بہتر نہیں ہو سکتی۔

جاوید اقبال

جاوید اقبال یہ صاحب بھی گزشتہ 30 سال سے راس الخیمہ میں مقیم ہیں لاہور پاکستان سے تعلق ہے۔ منسٹری آف الیکٹریسٹی راس الخیمہ کنکشن ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ پاکستانی سکول کے بارے میں جاوید اقبال نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ قونصلیٹ جنرل دوبئی نے راس الخیمہ پاکستانی ہائر سیکنڈری سکول میں بغیر سفارش کے صرف اہلیت اور قابلیت میرٹ کی بنیاد پر ٹیچرز سلیکٹ کئے ہیں۔ پرنسپل صاحب بھی بڑے لائق اور محنتی ہیں۔ اچھی ٹیچرز سلیکٹ کرنے کے لئے باقاعدہ انٹرویوز کئے جس کی وجہ سے سکول کے معیار تعلیم میں اضافہ ہوا۔ والدین اور بچے خوش ہیں جب اچھی اور محنتی ٹیچرز اپوائنٹ ہوں گی وہ ایک جذبے اور ذمہ داری کے ساتھ کام کریں گی لازماً" سکول کا گراف بڑھے گا۔ انہوں نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ سکول کی فائنل پرابلم کو دور کیا جائے تاکہ تمام محنتی اور لائق ٹیچرز کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ انہوں نے ڈاکٹر کریم گل خان کی سکول کے لئے بے شمار خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر کریم گل خان ہی کی قد آور شخصیت کی وجہ سے پاکستانی سکول کا معیار بڑھا ہے سکول پر والدین کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ اعتماد کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے سکول کا سارا انتظام پاکستانی کیمونٹی کے با اثر افراد کے سپرد کیا جائے۔

ڈاکٹر کریم گل خان

ڈاکٹر کریم گل خان کا تعلق سرحد پشاور سے ہے۔ آپ لندن میں برطانیہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر تھے وہاں سے Select ہو کر براہ راست راس الخیمہ یو اے ای آئے۔

ڈاکٹر گل کریم خان تقریر کرتے ہوئے

راس الخیمہ میں اتنی اہم پوسٹ پر پاکستانی ڈاکٹر کا آنا پاکستان کے لئے فخر کی بات ہے۔ ڈاکٹر خان انتہائی خوش

ڈاکٹر کریم گل خان ممبر بورڈ آف گورنرز راس الخیمہ

اخلاق ملنسار' بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرشار شخصیت ہیں- سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- راس الخیمہ پاکستانی ہائر سیکنڈری سکول کے ممبر آف بورڈ آف گورنرز ہیں- سکول کے لئے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں- انہوں نے بڑی ہمت اور تگ و دو کے ذریعے پاکستانیوں کو اپنے بچے اس پاکستانی سکول میں داخلے پر قائل کیا- سکول کی فنانشل پرابلم حل کرانے کے لئے ڈونیشن اکٹھا کیا- پاکستانی کیمونٹی کے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ سکول مالی بحران کا کیوں شکار ہے- فنانشل Crisis کیوں آئے ہیں جب کہ ماضی میں 1980ء میں سکول کے پاس ایک لاکھ درہم کا اپنا فنڈ جمع تھا- عبدالوہاب قونصل جنرل تھے تو اس وقت سکول کے فنڈ چند لوگوں نے خردبرد کر لئے بورڈ کے ممبران کی بیویاں آرڈر کرتی تھیں کہ سکول کی حالت بڑی ناقص ناگفتہ بہ تھی- قونصلیٹ والے کمزور پرنسپل چاہتے تھے مضبوط اور با اصول پرنسپل پسند نہیں کرتے- چاہئے تو یہ تھا کہ تمام فنڈز اور ڈونیشن سکول کے اکاؤنٹ میں جاتے سکول کے معاملات ممبر بورڈ آف گورنرز After Look کرے-

ڈاکٹر خان' کلیم اے محمودی دیگر دوستوں نے انڈین سکولز کی بجائے پاکستانی سکول میں بچے داخل کرانے کی مہم چلائی جس کے نتیجے میں بہت زیادہ بچے انڈین سکول چھوڑ کر پاکستانی سکول میں آئے جس سے سکول کی آمدن بڑھی اور معیار میں اضافہ ہوا- سید ذاکر علی جب پاکستانی سکول میں آئے انہوں نے ان تھک کوشش کر کے سکول کے ڈسپلن اور معیار کو بہتر بنایا-

حبیب الرحمان' ڈاکٹر خان کی کوششوں سے سکول کو مجموعی طور پر 85 ہزار درہم کے فنڈ اکٹھے ہوئے- ان پاکستانی لوگوں کا کہنا ہے سکول کا سارا انتظام راس الخیمہ کی پاکستانی کیمونٹی کے سرکردہ افراد کے سپرد کیا جائے کیوں کہ قونصلیٹ اس نے دور ہونے کی وجہ سے سکول کے معاملات خوش اسلوبی سے نہیں چل رہے- سکول کا سارا انتظام راس الخیمہ کی پاکستانی کیمونٹی کے سرکردہ افراد کی ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی تشکیل دی جائے جو سارے معاملات کو چلانے کی ذمہ داری قبول کرے-

سکول کی توجہ طلب صورتحال

1- سکول کی بلڈنگ اور آڈیٹوریم کو خوبصورت بنانا چاہئے-
2- لائبریری کا معیار اچھا کرنا چاہئے-
3- دو بچوں کے ڈیسک پر تین بچوں کو بٹھانے کی بجائے ڈیسک زیادہ بنانے چاہئے-
4- کینٹین کی حالت ناقص ہے کینٹین کے معیار کو بہتر بنانا چاہئے-
5- بچوں کے کمروں میں پنکھوں کی کمی ہے اس کمی کو دور کرنا چاہئے-
6- ایئرکنڈیشنڈ کے نظام اور لوڈ کو درست کرنا چاہئے-
7- جونیئر کلاسز میں خوبصورت چارٹ لگانے چاہئیں ان کی Look کو زیادہ سے زیادہ اچھی ہونا چاہئے- لوئر کلاسز کے دو سیکشن بنانے چاہئے-
8- بچوں کے لئے پی ٹی اور کھیلوں کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے-
9- بوائے سیکشن اور گرلز سیکشن کا سیٹ اپ درست کرنا چاہئے-
10- سکول میں ڈسپلن اور لوکیشن اچھی ہونی چاہئے-
11- ٹیچرز کی آپس میں ذہنی انڈر سٹینڈنگ کو فروغ ملنا چاہئے-
12- ٹیچرز کی تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا بندوبست کیا جائے نیز
13- جو ٹیچر Finantial Problem کی وجہ سے انتہائی کم تنخواہ لے رہے ہیں ان کی تنخواہیں میں اضافہ ہونا چاہئے-

بچوں میں غیر نصابی اور تعمیری سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے- پاکستانیت کو فروغ دینے کے لئے قومی تہواروں کو شان کے ساتھ منایا جائے- قونصلیٹ اور سکول میں باہمی رابطے کے لئے طریقہ کار طے کیا جائے- سکول کے انتظامی معاملات فنانشل امور آفیسر اور پاکستانی کیمونٹی کی سرکردہ شخصیات کے سپرد کئے جائیں- قونصلیٹ آفس صرف نگرانی کرے- سکول کی ایڈمنسٹریشن چلانے کے لئے پرنسپل کو فری ہینڈ دے دیا جائے تاکہ سکول کے اندرونی معاملات احسن طریقے سے چلتے رہیں-

سید ذاکر علی پرنسپل

سید ذاکر علی نہایت تجربہ کار ماہر تعلیم ریاضی اور Statistical Technichs میں ایم ایس سی اور ایل ایل بی کرنے کے علاوہ پی جی ڈی میں پرنسپل مینجمنٹ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ساتھ اٹھارہ سال کا Teaching ایڈمنسٹریٹو تجربہ رکھتے ہیں- آپ نے پاکستان اور باہر کے ممالک میں بطور ٹیچر اپنے فرائض احسن طریقہ سے انجام دیئے- جن میں Banded State یونیورسٹی' Ecompa Bakhaira' کینیڈین سکول آف مینجمنٹ کے ایل سی انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آف پاکستان' انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ آف پاکستان' پاکستان ایئر فورس انٹرمیڈیٹ کالج کورنگی کریک کراچی بطور پرنسپل 6 سال تک اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے- انہوں نے اپنی ملاقات کے دوران راقم کو بتایا کہ انہوں نے ان تعلیمی اداروں میں جو

مضامین پڑھائے- ان میں بزنس میتھی میٹکس یا میتھی میٹکس آف فنانس' بزنس میتھمیٹکس فار مینجمنٹ' میتھوڈالوجی آف اپلائی بزنس ریسرچ اور اس سے متعلق دیگر مضامین پڑھائے-

راس الخیمہ کی پاکستانی کیمونٹی ان کی سکول کے لئے خدمات اور فرائض کی انجام دہی کے لئے بہت خوش ہیں- لازمی بات ہے کہ اتنا تجربہ کار اور ہائی کوالیفائیڈ ہی سکول کو بہتر بنا سکتا ہے- آج سکول کی جو حالت ہے وہ کسی بھی بین الاقوامی سطح کے سکول کا مقابلہ کر سکتی ہے- اگر سکول کے چند مسائل حل ہو جائیں تو پھر سکول کی تعمیرو ترقی کو مزید چار چاند لگ جائیں-

سید ذاکر علی نے دن رات کی محنت اور جدوجہد کے بعد سکول کی حالت کو بہتر بنایا آج سکول کا معیار پہلے سے کہیں زیادہ بہتر ہے- اور انڈین سکولوں میں پڑھانے والے آج پاکستانی ہائر سیکنڈری سکول راس الخیمہ میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے پر مجبور ہیں-

پاکستان ڈے پر قونصل خانہ دوبئی کا خوبصورت استقبالیہ

قائم مقام قونصل جنرل دوبئی جمشید افتخار نے پاکستان ڈے 23 مارچ کے موقع پر دوبئی کے ہوٹل میں پرتکلف خوبصورت استقبالیہ کا اہتمام کیا اس استقبالیہ تقریب میں دوبئی کی حکمران فیملی کے درخشندہ ستارے امارات ایئر لائن کے چیئرمین شیخ سعید بن راشد المکتوم مہمان خصوصی تھے- اس استقبالیہ تقریب میں غیر ملکی سفارت کاروں کی بڑی تعداد بھی موجود تھی- دوبئی اور شارجہ میں مقیم پاکستانی کیمونٹی کی ممتاز شخصیات مدعو تھیں- استقبالیہ تقریب میں پاکستان صوبہ سرحد کی مشہور سیاسی فیملی کے چشم و چراغ سلیم سیف اللہ خاں صوبائی وزیر اور ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری بھی مدعو تھے-

یوم پاکستان کی تقریب میں امارات Air Line کے چیئرمین' Consull جنرل اور کیمونٹی Welfare کے ہمراہ

وقار یونس اور عاقب جاوید کے اعزاز میں دعوت کے موقع پر تصویری جھلکیاں

کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز کھلاڑیوں کے اعزاز میں دعوت

ہوٹلنگ انڈسٹریز میں معروف پاکستانی نوجوان انعام اللہ طارق نے نسل ہوٹل دوبئی میں قومی کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز کھلاڑیوں وقار یونس' عاقب جاوید کے اعزاز میں ایک پروقار دعوت کا اہتمام کیا جس میں وقار یونس' عاقب جاوید کے علاوہ وقار یونس کے والد اور والدہ محترمہ' ابو ظہبی میں مشہور سماجی شخصیت انجینئر ہمایوں پرویز ملک' انجینئر شاہد سمیت کئی فیملیوں نے شرکت کی۔ اس دعوت میں ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔

ہمایوں ملک کی طرف سے دیئے گئے پاکستانی کھلاڑیوں کے اعزاز میں موجود شرکاء کا گروپ فوٹو جن میں نمایاں ہمایوں ملک' عاقب جاوید ایڈیٹر انچیف صدیق القادری اور دیگر اہم شخصیات

کیونٹی Welfare Consullor حبیب الرحمان' خلیل الرحمان صدیقی یوم پاکستان کی تقریب کے میزبان چوہدری عبدالحمید راوی ریسٹورنٹ والے کے ساتھ

چوہدری عبدالحمید اپنے دوستوں' Consullor آفیسر خلیل الرحمان صدیقی اور صدیق القادری کے ہمراہ

الفاروق پاکستانی اسلامک سکول دوبئی کی سالانہ تقریب

دوبئی کے خوبصورت مقام گیس میں الفاروق پاکستانی اسلامک سکول کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس سالانہ تقریب میں کیونٹی ویلفیر قونصلر دوبئی جناب حبیب الرحمان خاں' ڈائریکٹر پرائیویٹ سکولز یو اے ای اور جناب صدیق القادری ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین لاہور پاکستان خصوصی طور پر مدعو تھے تقریب میں سکول کے اسٹاف کے علاوہ طلبہ اور ان کے والدین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ سکول کے طلباء اور طالبات نے بڑے دلچسپ پروگرام پیش کئے جنہیں حاضرین نے گہری دلچسپی سے دیکھا۔

حبیب الرحمان کیونٹی ویلفیر قونصلر نے اپنے خطاب میں سکول انتظامیہ کی طرف سے پاکستانی کیونٹی کے لئے تعلیمی شعبے میں سکول کی گراں قدر خدمات کو سراہتے ہوئے یقین دلایا کہ قونصل خانہ دوبئی تعلیمی شعبے میں اچھی کارکردگی دکھانے والے سکولز کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔

کیونٹی Welfare Consullor دوبئی حبیب الرحمان تقریب سے خطاب کر رہے ہیں' اسٹیج پر ڈائریکٹر ایجوکیشن پرائیویٹ سکولز (یو اے ای) ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری اور سکول کے owner بیٹھے ہیں۔

الفاروق پاکستانی اسلامک سکول دوبئی کی تقریب میں حبیب الرحمان سکول کے پرنسپل اور اسٹاف کے ہمراہ

سکول کی نویں تقسیم انعامات کی تقسیم کے موقع پر بچوں کے والدین اور دیگر خواتین و حضرات مدعو ہیں۔

Welfare Consullor حبیب الرحمان مہمان خصوصی کا سکول کے اساتذہ اور ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل کے ساتھ گروپ فوٹو

چھوٹے بچے شو کے دوران Tablo پیش کرتے ہوئے

الفاروق اسلامیہ سکول دوبئی کی تقریب میں صدیق القادری محو گفتگو ہیں ساتھ سکول پرنسپل اور کیونٹی Consullor Welfare اور ممتاز پاکستانی کھڑے ہیں

سکول کی طالبات کا دستہ مہمان خصوصی کو سلامی پیش کرتے ہوئے

پاکستان کے درخشندہ ستارے
جمال اے محمودی کی باتیں

پاکستان کی محمودی فیملی نے شپنگ کے شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور شارجہ میں پاکستان کا نام پیدا کیا۔ جمال اے محمودی اپنے بھائیوں کمال اے محمودی، کلیم اے محمودی میں بڑے ہیں۔ شارجہ میں شپنگ کمپنی کو چلا رہے ہیں۔ انجینئرنگ ورکشاپ شارجہ میں سپلائی کا

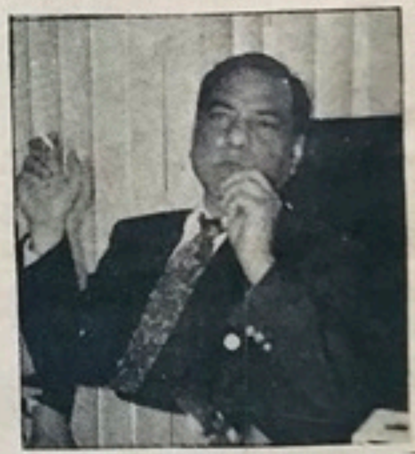

بزنس ہے۔ جمال اے محمودی گذشتہ 20 سال سے بزنس کر رہے ہیں ایک منجھے ہوئے تجربہ کار بزنس مین کی حیثیت سے انہوں نے قابل داد ترقی کی ہے۔ نشیب و فراز کے باوجود بزنس کے شعبے میں اپنے ملک اور خاندان کے نام کو بلند رکھا ہے۔

جمال اے محمودی بزنس کونسل اور پاکستان ایسوسی ایشن میں بہت فعال اور پاکستانی کمیونٹی کے اجتماعی کاموں میں پہلے ہوتے ہیں۔

دوبئی ورلڈ فیسٹیول میں پاکستان بزنس مین کونسل کی ناقص کارکردگی کے بارے میں انہوں نے بتایا ہم پاکستانی مل کر بڑی محنت سے کام کرتے ہیں ہر انسان میں خامیاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو غلط اور خراب کام ہو رہے ہیں ان کو روکیں ہم ایک جھنڈے تلے رہ کر یہاں کام کریں اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہمارا کردار ملک و قوم کے مفاد میں ہونا چاہئے۔ جمال اے محمودی نے بزنس کونسل میں ایک شخصیت حاجی عبدالرزاق یعقوب کی مثال دیتے ہوئے کہا حاجی عبدالرزاق بہت اچھے انسان اور نامور بزنس مین ہیں۔ پاکستانی کمیونٹی کی بغیر شہرت حاصل کئے بہت خدمت کرتے ہیں۔ ایسے انسان بہت کم ہوتے ہیں جو پاکستانیوں کی بے لوث خدمت کرتے ہیں جو ایک ہاتھ سے دیتے ہیں دوسرے کو خبر نہیں ہونے دیتے جو خود ایک بہت بڑا ادارہ ہیں ایسے قابل دید پاکستانی مشکل ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

ایسے ہی انسانوں پر زندہ قومیں فخر کرتی ہیں۔ جمال محمودی نے کہا اس طرح میں ایک پاکستانی ہوں میرا کسی جماعت یا پلیٹ فارم سے کوئی تعلق نہیں۔ بحیثیت پاکستانی میں پاکستان بزنس کونسل جس کو لوگ ڈنر کونسل کہہ رہے ہیں اس کی اصلاح اور اصل مقاصد کی طرف لانے کے لئے کوشاں ہوں۔ اسی طرح پاکستان قونصلیٹ والے بھی اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم اپنے مسائل، ویلفیئر کے پروگرام اور بزنس کو پروموٹ کرنے کی ترغیبات ایک دائرہ کے اندر رہ کر کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

انڈیا کا پراسرار دورہ کیوں کیا؟
خالد محمود چغتائی کے خلاف خفیہ ایجنسیوں کی تحقیقات

واپڈا اور گورنمنٹ اداروں میں ائیر کولنگ اور Air Conditioning کا کام کرنے والی فرم فری زون کے چیف ایگزیکٹو ٹھیکیدار خالد محمود چغتائی کے خلاف حساس ایجنسیوں کی تحقیقات کہ موصوف نے انڈیا کا پراسرار وزٹ کیوں اور کن قوتوں کے اشارے پر کیا ہے۔ کیونکہ موصوف کے پنجاب کی اہم سیاسی شخصیتوں سے خاص روابط ہیں۔ جن میں بعض کی حب الوطنی مشکوک ہے اور وہ اندرون خانہ انڈیا کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اسلام آباد کے وثوق ذرائع کا کہنا ہے کہ خالد محمود چغتائی اپوزیشن کی ایک اہم سیاسی شخصیت کا پیغام لے کر گئے ہیں اور وہاں انڈیا کی اہم سیاسی شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور پیغام پہنچایا، اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خالد محمود چغتائی نے انڈیا کا دورہ انتہائی خفیہ رکھا اور انڈیا کے کئی اہم شہروں میں گئے اور وہاں ان کی سرگرمیاں انتہائی پراسرار رہی جبکہ خالد محمود چغتائی کا کہنا ہے کہ ان کا وزٹ خالصتاً" کاروباری تھا۔ انہوں نے انڈیا کے ساتھ حکومتی پالیسی کے مطابق تجارت بڑھانے کی غرض سے مختلف فیکٹریوں اور دیگر کاروباری اداروں کا وزٹ کیا ہے جب حکومت انڈیا کے ساتھ تعلقات بڑھا رہی ہے تو کیا ہم انڈیا کے ساتھ تعلقات نہیں بڑھا سکتے اور ہم انڈیا کے ساتھ تجارت بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ انڈیا کے ساتھ تجارت کرنا ہمارے مفاد میں ہے۔

حاجی محمد ابراہیم کی صدیق القادری کے اعزاز میں دعوت کے موقع پر میر دائس خان آفریدی، حاجی ابراہیم اور صدیق القادری العین کے خوبصورت ریسٹورنٹ میں

چوہدری اختر سیالکوٹ کا ہیرو ہے
سیالکوٹ کی سماجی شخصیت الحاج محمد صدیق چوہدری آف ابوظہبی

چوہدری اختر علی ایم پی اے آف سیالکوٹ

الحاج محمد صدیق چودھری

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) سیالکوٹ کی مشہور و معروف سماجی و سیاسی شخصیت جو کہ ایک عرصہ سے ابو ظہبی میں مقیم ہیں۔ قارئین ان کو محمد صدیق چوہدری کے نام سے جانتے ہیں۔ محمد صدیق چوہدری نے نمائندہ یوتھ انٹرنیشنل کو بتایا کہ ہمارے علاقے سیالکوٹ کی Development میں چوہدری اختر علی ایم این اے کی شخصیت کو بڑا دخل ہے۔ چوہدری اختر نے سیالکوٹ کے علاقے کے لئے مثالی خدمات سرانجام دی ہیں۔ سیالکوٹ کے شہری و دیہاتی ایریاز میں تعمیر و ترقی کا سہرا چوہدری اختر علی کے سر پر ہے۔

پنجاب کی سیاست میں چوہدری اختر کا فیصلہ کن کردار ہے۔ انہیں فخر پنجاب، مرد مجاہد اور سیالکوٹ کے ہیرو کے ٹائٹل حاصل ہیں۔ سیالکوٹ کے چوہدری گروپ پر عوام بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ یہ گروپ ہمیشہ عوامی خدمت کے جذبے کے پیش نظر کامیابی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اور سیالکوٹ کے عوام بیرون ملک مقیم پاکستانی چوہدری اختر کو اپنا قائد سمجھتے ہیں اور انہیں بڑی عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں انہوں نے مزید بتایا کہ پچھلے سال جب چوہدری اختر ابو ظہبی گئے تھے تو وہاں مقیم پاکستانیوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔ میری طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں چوہدری اختر نے سینکڑوں پاکستانیوں سے ملاقات کی۔

الحاج محمد صدیق چودھری کی طرف سے چوہدری اختر ایم این اے کے اعزاز میں استقبالیہ میں سفیر پاکستان مہمان خصوصی چوہدری اختر اور چوہدری نواز موجود

زیڈ اے بابر سفیر پاکستان برائے متحدہ عرب امارات عبدالرزاق سومرو کے ساتھ

نامور پاکستانی بینکار ارباب علی ناریجو۔
جنرل مینجر نیشنل ایکسچینج کمپنی ابو ظہبی

مسٹر جے ایل پال جنرل مینجر امارات پلازہ ابو ظہبی

تصویری جھلکیاں

قائم مقام Consull جنرل جمشید افتخار ایک تقریب میں اپنی بیگم کے ہمراہ

معروف بزنس مین محمد عبدالسلیم ایک خوبصورت تقریب کے خوشگوار ماحول میں

حاجی عبدالرزاق یعقوب میمن ممتاز امریکی بزنس مین کے ساتھ

مسٹر سعید اصغر راس الخیمہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر یوتھ انٹرنیشنل کے ایڈیٹر انچیف صدیق القادری کے ہمراہ خصوصی شمارے کو دیکھتے ہوئے

امارات پلازہ ہوٹل کے منیجنگ ڈائریکٹر ایم اے سلیم کی ایک یادگار دعوت کی جھلکی

امارات پلازہ ہوٹل کا سٹاف گروپ فوٹو۔

پیپلزپارٹی سعودی عرب کے سیکرٹری جنرل محبوب شہزاد کی طرف سے جدہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے مقامی رہنماؤں کے اعزاز میں پروقار دعوت کے موقعہ پر گروپ شو پر

رانا عبدالستار کی طرف سے کویت میں پاکستانیوں کے اعزاز میں پروقار دعوت کے موقعہ پر میزبان' کمیونٹی Welfare اتاشی شاہ خاور' ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری ملک نواز اور دیگر احباب کے ہمراہ

العین میں پختون بھائی خٹک ڈانس کر رہے ہیں' نیچے گروپ میں مہمان خصوصی محمد ابراہیم حاجی' صدیق القادری' وائس خان آفریدی کا پختون شعراء کے ساتھ گروپ تصویر میں۔

میری ڈائری کے اوراق ترتیب مس روبینہ

ترتیب مس روبینہ

غصہ

حدیث مبارک میں ہے:
کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

تکبر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) حضور نے فرمایا خدائے تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال (و آزمائش) کو پسند فرمایا ہے۔ اس لئے آرائش و جمال کی خواہش تکبر نہیں ہے اور البتہ تکبر حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنا ہے۔

6- جس شخص کو قرض لینے اور خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں وہ سب سے مالدار ہے۔
7- ہر شخص سچا ساتھی تلاش کرتا ہے لیکن خود سچا ساتھی بننے کی زحمت نہیں کرتا۔
8- انسان کا کردار ایک ایسی مالا ہے جس کی گرہ کھل جانے سے تمام موتی بکھر جاتے ہیں۔
9- زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات وابستہ کر کے خریدتا ہے۔
10- مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ یہ شعلے کی طرح آسمان کی طرف اٹھتی ہے۔
11- خوش قسمتی محنت سے حاصل ہوتی ہے۔
12- صبر کامیابی اور فتح کا عنوان ہے۔
13- غصے کا آغاز دیوانگی اور انجام ندامت پر ہوتا ہے۔
14- لوگوں کی عیب جوئی کرنا بری عادت ہے۔
15- اپنی ہار پر مت رو کہ تمہاری ہار ہی کسی کی جیت کا سبب بنی ہے۔
16- زندگی کا سبق پھولوں سے سیکھو جو کانٹوں کے درمیان رہ کر بھی مسکراتے ہیں۔
17- دنیا میں مخلص دوست قسمت سے ہی ملتا ہے اور اگر ایسا دوست کھو جائے تو اس کا غم سدا رہتا ہے۔
18- دنیا میں کوئی کسی کا شریک غم نہیں بنتا کہ شاخ بھی سوکھے ہوئے پتوں کو گرا دیتی ہے۔
19- عظیم ہے وہ شخص جو غم کھا کر بھی زندہ دلی سے مسکرائے۔
20- قابل احترام ہیں وہ لوگ جو نیکی کر کے فراموش کر دیں۔

اقتباسات

جس طرح ایک بند کمرے کے چھوٹے سے سوراخ سے دن نکلنے کا احساس ہوتا ہے اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں سے انسان کا کردار بے نقاب ہو جاتا ہے۔ (روبینہ قادری)

اقوال زریں

1- اپنے دل کی حالت کبھی گرنے نہ دو کیونکہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔
2- خاموشی انسان کے وقار کو بڑھاتی ہے۔
3- اپنی آرزوؤں کو دل ہی دل میں نہ مار ڈالو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا معصوم دل اس میں مر جائے۔
4- روٹی عقل سے حاصل ہوتی تو دنیا کے تمام بیوقوف بھوکے مر جاتے۔
5- ہر دن کا استقبال اس طرح کرو جیسے تم ایک مہمان کا کرتے ہو کیونکہ ہر دن ایک بار آتا ہے۔

عمدہ زندگی

اگر آپ زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہتے ہیں تو پختہ ارادہ کرلیں کہ خواہ کچھ ہی ہو دن ہو یا رات۔ رنج ہو یا راحت آپ ہمیشہ خوش رہیں گے اور کمزوروں لاچاروں اور بیماروں کی مدد کریں گے۔ ہمیشہ زندہ دل اور خوش اخلاق رہیں گے۔ جو لوگ مایوس' نا امید اور شکی ہوتے ہیں ان کے لئے زندگی میں راحت نہیں ہوتی وہ اپنے سامنے زندگی کی ہر منزل بلکہ ہر موڑ کو مصیبتوں کا ایک پہاڑ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ترقی نہیں کر سکتے اور لوگ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہر وقت اپنی بد نصیبی' تکلیف' آزمائش' ناکامی اور مشکل کی داستان دوسروں کو نہ سناتے رہیں بلکہ اسے بھول جانے کی کوشش کریں ورنہ آپ کی صحت خراب ہو جائے گی۔ نرمی رک جائے گی اور لوگ آپ سے تنگ آ جائیں گے۔ پھر ہر جگہ آپ کا مذاق اڑایا جائے گا۔

دیکھئے

دنیا میں ہنس مکھ اور خوش اخلاق لوگوں کے پاس ہمیشہ رونق رہتی ہے مگر رونی صورت والوں اور بد قسمتی کا شکوہ کرنے والوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں ہے انکے دوست بہت کم ہوتے ہیں اور وہ خود کو بے یار و مددگار محسوس کرتے ہیں۔

خوبصورتی

خوبصورتی کیا ہے؟ کیا خوبصورتی یہ ہے کہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہو۔ نہیں ہرگز نہیں انسان کی خوبصورتی چہرہ نہیں بلکہ اس کا کردار ہے۔ خوبصورت انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے کس کے خیالات اچھے ہیں جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوتے ہیں۔ جو اچھا سوچتے ہیں ان کے چہروں پر نور آنکھوں سے چمک اور وہ پر وقار شخصیت کے لوگ ہوتے ہیں یہ ٹھیک ہے سب سے پہلے خوبصورت چہرہ ہی سب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور تمام لوگ اس سے دوستی کرنا چاہتے ہیں ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ اگر اس کا کردار اچھا نہیں اس کا اخلاق اچھا نہیں تو اس کو کوئی بھی پسند نہیں کرے گا۔

میرے نزدیک خوبصورتی خوبصورت دل ہے شکل و صورت خوبصورت ہو یا نہ ہو ایک انسان کے لئے دل کا خوبصورت ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر دل خوبصورت اور صاف ہے تو اس میں خدا بھی نظر آ سکتا ہے۔

(روبینہ قادری)

پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ سعودی عربیہ کے عہدیداران

اپنے ہر دلعزیز محبوب ترین قائدین

حامد ناصر چٹھہ
سردار عارف نکئی
(وزیر اعلیٰ پنجاب)

اور فخر سیالکوٹ
چوہدری اختر علی ایم این اے کو

پنجاب کی عوامی، تعمیر و ترقی کیلئے بےمثال
ترقیاتی پروگرام، منصوبے جاری رکھنے پر
مبارکباد دیتے ہیں اور بھرپور تعاون
کرتے ہیں

منجانب
چوہدری محمد اسلم، چوہدری شہباز احمد، چوہدری محمد اکرم
عہدیداران پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ جدہ سعودی عربیہ

غیر ممالک کے تعلیمی اداروں میں داخلہ کے مسائل اور اُن کا حل

موجودہ دور سائنس کا دور ہے انسان مشین کی طرح
کرتا ہے۔ وقت سمٹ چکا ہے۔ فاصلے کم ہو گئے
انسانی خیالات' دائرہ کار بہت وسیع ہو چکا ہے۔
ن میں بسنے والے لاکھوں خاندان اپنے بچوں کو اعلیٰ
کی غرض سے باہر بھیج رہے ہیں۔ لیکن وہ سوچنے
عاری ہیں کہ بیرون ممالک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے
بعد ان کے بچوں کا پاکستان میں مستقبل کیا ہوگا۔
ممالک تعلیم حاصل کرنے سے پہلے آپ کو خود
یہ سوال کرنا چاہئے کہ آپ کو واقعی کسی غیر ملک
تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے جو
اپنانے کا فیصلہ کیا ہے اس کی تعلیم پاکستان میں
ل کرنا آسان اور سستا نہیں ہوگا؟ یہاں ان تمام
ں کے حل کے لئے ان لوگوں سے رابطہ کرنا بہتر
جو اس مرحلے سے نکل چکے ہیں اگر آپ طب کی
حاصل کرنے کی غرض سے باہر جانا چاہتے ہیں تو
سینئرز سے اس بارے میں سوالات کیجئے۔ یہ بھی
کہ جس شعبے کی تعلیم آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
سے پاکستان موجودہ حالات میں استفادہ کر سکتا ہے؟
سروے کے مطابق کئی پاکستانیوں نے ایسی جدید
تعلیم چار پانچ سالوں میں حاصل کی مگر جب واپس
تو انہیں معلوم ہوا کہ جن میں انہوں نے
Specializa کیا وہ شعبے ہی پاکستان میں نہیں۔
جو ان کو کام فراہم کر سکیں۔ اس طرح نہ صرف
وقت اور روپیہ برباد ہوا بلکہ ان کے وہ ساتھی ان
پانچ سال آگے نکل چکے تھے۔ جنہوں نے پاکستان
کر خاص شعبوں کو تربیت حاصل کرلی۔
یہاں کی معلومات حاصل کرلینے کے بعد آپ کو
کہ آپ انگلستان' امریکہ' آسٹریلیا کے تعلیمی
وں سے رابطہ قائم کر کے وہاں سے پراسپکٹس منگوا
۔ لیکن یاد رکھا جائے کہ امریکہ' آسٹریلیا کی نسبت
میں تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل اور مہنگا ترین
ہے۔ یہاں مختلف یونیورسٹیوں کی اوسط فیس جو
گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔ شعبہ آرٹس' بزنس'
نگ اور قانون وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے
5 ہزار پاؤنڈ سالانہ۔ سائنس کی تعلیم پر 7 ہزار
اور میڈیکل کے شعبہ میں ساڑھے تیرہ ہزار پی
وغیرہ کے کورسوں کے لئے 3 ہزار پاؤنڈ سالانہ تک

ہیں یہ اوسط Fees ہیں انفرادی طور پر یونیورسٹیوں کو فیس کم یا زیادہ نہیں ہو سکتی ہیں۔

ہم میں سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک مرتبہ داخلہ مل جائے تو باقی اخراجات پارٹ ٹائم جاب کر کے پورا کرلیں گے تو یہ ناممکن ہے۔ خاص طور پر انگلستان جیسے ملک میں تو یہ ممکن نہیں کیونکہ وہاں کساد بازاری ہے۔ بے روزگاری کی وجہ سے جاب نہیں ملتی۔ غیر قانونی ہونے کی وجہ سے معاوضہ کم ملتا ہے۔

کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہاں مقیم سٹوڈنٹس حضرات ایک ماہ کام پر آتے جو رقم اکٹھی کرتے اگلے ماہ وہ سمسٹر کی تیاری کے لئے خرچ کرتے۔ یونیورسٹیاں ازخود بیرونی طلباء کو داخلہ دینے میں بہت زیادہ interested ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنی آمدن کا 50 فیصد ہم ہی سے کماتی ہیں۔ بیرون ممالک میں اگرچہ پاکستانیوں کی تعداد انڈیا' سری لنکا' بنگلہ دیش کے طلبہ کی تعداد سے کم ہے۔ لیکن ان کے اندر جذبہ حب الوطنی زیادہ ہوتا ہے۔ پاکستانی طلبہ کی کمی کی وجوہات میں پاکستان کی سیاسی صورتحال information سے لاتعلقی' پست نظام تعلیم' انگلش سے دوری' بیرون ممالک یونیورسٹیوں اور ان کی تعلیم کے متعلق معلومات مہیا ہونا' پاکستانی تعلیمی اداروں کی بیرونی ممالک کی یونیورسٹی سے عدم رابطہ' پاکستانی عوام کی غیر مستحکم معیشت جیسے مسائل کی وجہ سے بیرون ممالک تعلیم حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اگر چند خاندانوں کے چشم و چراغ بیرون ممالک تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں تو وہ اول پاکستانی ماحول میں ایڈجسٹ ہونا گوارہ نہیں کرتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فارن کوالیفائیڈ ہیں اس لئے ان کی قدر صرف بیرون ممالک ہی ہو سکتی ہے پاکستان جیسے ملک میں نہیں ایسا طبقہ محب وطن کہلانے کے قابل نہیں رہتا جو صرف انفرادی سوچ کا حامل ہو جبکہ اجتماعی سوچ کے حامل افراد صرف آپ کو اپنے وطن ہی میں ملیں گے۔ اس کی واضح مثالیں یہ ہیں کہ ایک ڈاکٹر انسانی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے جب ڈاکٹری کرتا ہے تو اس کے ذہن سے انسانی خدمت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے وہ مغربی ممالک سے کوئی Specialization کرنے کے بعد اپنے پرائیویٹ کلینک چلاتا ہے تو جتنی فیس کی ڈیمانڈ ہوتی ہے وہ صرف انفرادی حیثیت رکھنے والے ہی مہیا کر سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ فارن کوالیفائیڈ ڈاکٹر یہاں کے مریضوں کا بہتر علاج کر سکتا ہو یا ایک بیرسٹر کسی کیس کی کامیاب وکالت کی دلیل ہو۔ بہت سے کیس دیکھنے میں آئے ہیں کہ بڑے بڑے فارن کوالیفائیڈ ڈاکٹر اسی مرض کا علاج نہیں کر سکے جو یہاں پر ایک عام ڈاکٹر کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے بیرسٹر یہاں مقدمات کی پیروی نہیں کر سکے جو کہ ایک یہاں کا لوکل وکیل کر سکتا ہے۔

ہر کوئی ڈاکٹر قدیر خان نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ارشاد کے مطابق یہ سنت ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ بیرون ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب ملک و قوم کو کوئی فائدہ نہ پہنچے' جب دوسرے ان کے علم سے مستفید نہ ہو سکیں تو پھر کیا فائدہ ایسے علم کا جو دوسروں کے گھروں کو روشن نہ کر سکے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ جب کوئی شخص بیرون ممالک تعلیم کی غرض سے باہر جائے یا آئے تو سرکاری طور پر اس کے علم سے استفادہ کیا جائے تاکہ ملک و قوم کے اجتماعی کاموں میں بہتری پیدا ہو۔

نوجوان پاکستانی بزنس مین شخصیت ظفر حسین پراچہ

سلیم کاشمیری یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

پاک سعودیہ لازوال دوستی زندہ باد

برلب نیشنل ہائی وے (600 فٹ چوڑی ڈبل کیرج جی ٹی روڈ) اور شاہراہ اسلام آباد پر واقع
اسلام آباد زون 5 کا 800 کنال قطعہ اراضی پر مشتمل عظیم الشان رہائشی منصوبہ

جدہ ٹاؤن

زون 5 اسلام آباد

NOC#CDA/PLW-RP2(537)/90/786

جدہ ٹاؤن زون 5 اسلام آباد کا واحد منصوبہ ہے جسے سی ڈی اے اسلام آباد نے کیپٹل ٹیریٹری زوننگ ریگولیشنز 1992ء کے تحت جملہ شرائط پوری کرنے پر NOC جاری کیا ہے اور سی ڈی اے کے پلاننگ ڈویژن نے Layout Plan کی منظوری دی اور جس میں حصول اراضی کے بعد ترقیاتی کام شروع ہو چکے ہیں۔

(50 x 90) 500 مربع گز کے پلاٹس کی بکنگ مکمل ہو چکی ہے (80 x 40) 355 مربع گز اور (70 x 35) 272 مربع گز کے پلاٹس محدود تعداد میں باقی ہیں۔ پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر بکنگ جاری ہے۔

انتظامیہ جدہ ٹاؤن اپنے جملہ ممبران کو یقین دلاتی ہے کہ PHASE I اور PHASE II کے جملہ ترقیاتی کام سی ڈی اے اسلام آباد کے معیار اور قوانین کے مطابق مقررہ وقت (جون 1997ء) سے قبل ہی ان شاءاللہ دسمبر 1996ء تک مکمل کرلئے جائیں گے۔

تمام ممبران سے گذارش ہے کہ اپنے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں اور اقساط کی ادائیگی کا بروقت اہتمام کریں تاکہ ترقیاتی کاموں کی رفتار مزید تیز ہو سکے۔

ہم اپنے تمام ممبران کے بھرپور تعاون اور اعتماد کے شکر گزار ہیں۔

انتہائی مناسب قیمت اور اقساط کی سہولت کے ساتھ

SIZE OF PLOT	TOTAL COST	MEMBERSHIP FEE	DOWN PAYMENT	QUARTERLY 9 INSTALMENTS
50'x90'	تمام پلاٹس کی بکنگ مکمل ہو چکی ہے۔			
40'x80'	Rs. 275,000	Rs. 1,000	Rs. 28,500	Rs. 27,500
35'x70'	Rs. 210,000	Rs. 1,000	Rs. 22,000	Rs. 21,000

- 50% ادائیگی پر 5% اور یکمشت ادائیگی پر 10% ڈسکاؤنٹ کی سہولت اور فوری رجسٹری۔
- بکنگ کیلئے مطلوبہ رقم کا ڈرافٹ "GILANI HOUSING CORPORATION, ISLAMABAD" کے نام بنوا کر ہمارے سعودی عرب میں مقرر کردہ نمائندہ کے حوالہ کریں۔

ممبرشپ فارم، بروشر، بکنگ و دیگر معلومات کیلئے ہمارے نمائندہ سے رابطہ کریں

M. ASLAM ANJUM
FAX. (02) 6610127
P.O. BOX 8413 JEDDAH 21482

رابطہ آفس سعودی عرب
جدہ

M. ASLAM ANJUM (JEDDAH)

SYED M. MAKHDUM GILANI
CHAIRMAN

گیلانی ہاؤسنگ کارپوریشن انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Head Office: 1 Block 46, Blue Area, Islamabad.
Tel: 051-822126-819669 Fax: 051-222880

بقیہ سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو

انٹرنیشنل اور لوکل زبان جاننا ضروری ہے۔

میں نے پاکستانی سفیر سے سوال کیا کہ پاکستانی ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ اگر دوبئی حکومت پرائیویٹ ٹیکسی پر پابندی لگا دیتی ہے۔ اس پابندی سے نہ صرف چھ ہزار ٹیکسی ڈرائیور بے روزگار ہوں گے بلکہ چھ ہزار خاندان متاثر ہوں گے۔ ایسے حالات میں اگر حکومت پاکستان ہمیں اپنی زندگی بھر کی پونجی سے خریدی گئی ٹیکسوں کو اپنے وطن لے جانے کی اجازت دے اور کسٹم ڈیوٹی معاف کر دے تاکہ وہ پاکستان جاکر باعزت طریقے سے روزگار چلا سکیں نہ کہ بے روزگار رہ کر دھکے کھائیں۔ اس سلسلہ میں بحیثیت سفیر ان ڈرائیوروں کی مدد کے لئے کیا کردار ادا کریں گے۔ سفیر پاکستان عبدالرزاق سومرو نے بڑی حیرانگی سے کہا صدیق القادری صاحب ٹیکسی ڈرائیوروں کے متعلق آپ نے جو بات بتائی ہے ہمارے پاس ان ڈرائیوروں کا کوئی نمائندہ یا وفد نہیں آیا وہ آئیں اپنی طرف سے ہم پوری کوشش کر کے ان کی تجاویز کو دوبئی اور پاکستانی حکومت تک ضرور پہنچائیں گے۔ عوام کی حکومت کے ناطے عوام کا پورا پورا خیال رکھنا حکومت کی اور ہماری ذمہ داری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری حکومت پاکستانی ٹیکسی ڈرائیوروں کے اس مسئلے پر نہ صرف ہمدردانہ غور کرے گی بلکہ انہیں ہر لحاظ سے اکاموڈیٹ کرے گی۔

بقیہ چوہدری محمد اسلم

شخصیات کا ڈیرہ بنا ہوا ہے۔

چوہدری محمد اسلم کا تعلق شاہینوں کے شہر سرگودھا سے ہے انہوں نے سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ جدہ میں 6 لاکھ پاکستانی محنت کش اور ملازمت پیشہ لوگ ہیں بزنس میں بہت کم لوگ ہیں یہاں لوگوں کو بچوں کی تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے۔ جدہ میں ایک ہی پاکستانی ایمبیسی سکول ہے۔ سکول کی فیسیں اتنی زیادہ ہیں کہ عام آدمی کی پہنچ سے زیادہ ہیں۔ جس کی گنجائش بھی چار ہزار کے قریب بچوں کی ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا معیار بھی گر چکا ہے۔ سکول میں بیرونی مداخلت کی وجہ سے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ کینٹین کا معیار بھی ناقص ہے۔

ایسے پاکستانی جو حج اور عمرہ پر یہاں آتے ہیں ان کے مسائل پاکستانی ایمبیسی۔ قونصل خانہ توجہ سے نہیں کرتی بعض پاکستانیوں کے پاسپورٹ اور ٹکٹ تک گم ہو جاتے ہیں۔ ایسے افراد کی مدد مخیر حضرات کرتے ہیں نہ کہ قونصل خانہ۔ حال ہی میں ہم نے گیارہ بوڑھے افراد کو ٹکٹوں کا ذاتی طور پر بندوبست کر کے واپس پاکستان پہنچایا ہے۔ ہیروئن کی سمگلنگ میں پاکستانیوں کے ملوث ہونے کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے ممتاز پاکستانی چوہدری محمد اسلم نے کہا ہیروئن کی سمگلنگ میں افغانی ملوث ہیں جنہوں نے پاکستانی پاسپورٹ حاصل کئے ہوئے ہیں اور انہی کی کارروائی سے پاکستانی قوم بدنام ہو رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ غیر ملکیوں کو جاری کئے جانے والے پاکستانی پاسپورٹ منسوخ کئے جائیں ایسے سفارت کاروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جانی چاہئے جو پیسے لے کر غیر ملکی لوگوں کو پاسپورٹ جاری کرتے ہیں۔

بقیہ پاکستانی صرافہ برادری

گریزاں ہیں۔ میاں غلام عباس نے بتایا کہ ہمارا دل تو چاہتا ہے کہ ہم اپنا سرمایہ اکٹھا کر کے اپنے پیارے وطن میں لے جائیں وہاں سرمایہ کاری کریں لیکن جب تک امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہوتی ہم سرمایہ کاری کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم لائف سیفٹی اور سرمایہ کا تحفظ چاہتے ہیں کہ جبکہ ہمارے حکمرانوں کو ان مسائل پر سوچنے کی فرصت نہیں۔ ممتاز پاکستانی شخصیات نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ سمندر پار پاکستانیوں کے مسائل حل کے لئے ملک میں ایک با اختیار ادارہ قائم ہونا چاہئے۔ جو اوورسیز پاکستانیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ کرے ایجوکیشن کے لئے سہولتیں فراہم کرے۔ پاکستان کے کالجز یونیورسٹیز میں کوٹہ مقرر ہو۔ جن اوورسیز پاکستانیوں نے ملک میں سرمایہ کاری کی ان کے ساتھ وہاں فراڈ ہوا۔ ان کی رقم اور جائیدادوں پر ناجائز قبضہ ہوا۔ جعل سازی سے ان کی جائیدادیں ہتھیا لی گئیں۔ ان کا خون پسینے کا پیسہ کھا لیا گیا۔ ایسے پاکستانیوں کی نہ تو شنوائی ہوئی اور نہ ہی انہیں انصاف ملا۔ ایسے حالات میں جب ارباب و اقتدار ملک سے ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے پاکستانیوں کو تحفظ نہیں دیں گے، انہیں جلدی اور سستا انصاف نہیں دیں گے، اس وقت تک حقیقی معنوں میں ملک میں سرمایہ کاری نہیں ہوگی اور نہ ہی ملک و قوم کو ترقی نصیب ہوگی۔

بقیہ رانا عبدالباقی

ہیں۔ اہم عرب اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال ہوتا ہے۔ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ پاکستان کو افغانستان اور کشمیر ایشو پر سعودی عرب کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

نے بھی دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے پاکستان کو ہر ممکن ذرائع سے تعاون کا بھرپور یقین دلایا ہے۔

رانا عبدالباقی نے دونوں ملکوں کے مابین ہونیوالی رلیشن کو قابل اطمینان قرار دیتے ہوئے کہا سعودی عرب پاکستان کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلقات کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جب نجی دورے پر یا عمرہ کی غرض سے یہاں آتی ہیں تو انہیں مکمل سرکاری پروٹوکول دیا جاتا ہے۔ سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز، کراؤن پرنس عبداللہ بن عبدالعزیز اور دیگر اعلیٰ حکام بڑی خصوصی اہمیت دیتے ہوئے ملاقات کرتے اور دیگر اعلیٰ حکام بڑی خصوصی اہمیت دیتے ہوئے ملاقات کرتے ہیں۔ اہم عرب اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال ہوتا ہے۔ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ پاکستان کو افغانستان اور کشمیر issue پر سعودی عرب کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

راجہ محمد اکرم کی طرف سے دعوت کے موقع پر صرافہ برادری کی ممتاز شخصیات مہمان خصوصی صدیق القادری کے ساتھ

راوی گروپ آف کمپنیز کے نئے شو روم راوی سویٹ کارنر کا افتتاح

دوبئی میں راوی ریسٹورنٹ کا نام پاکستان کی پہچان ہے۔ راوی گروپ آف کمپنیز دوبئی ایک مشہور معروف ادارہ ہے جس کے روح رواں بانی و چیئرمین چوہدری عبدالحمید ہیں یہ صاحب وطن کی محبت دل میں بسائے دیار غیر میں پاکستانی کمیونٹی کے اجتماعی' فلاحی' ادبی' ثقافتی' سماجی' تعلیمی اور مذہبی اور کھیلوں کے شعبے میں ہمیشہ صف اول میں رہتے ہیں۔ سپانسرشپ میں یہ ادارہ ہراول دستہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ چوہدری عبدالحمید ایک ملنسار' خوش اخلاق' ہنس مکھ' ہردلعزیز' پرکشش شخصیت کے مالک اور انتھک محنتی سلف میڈ بے لوث غریب پرور اور ہمدرد انسان ہیں۔ پاکستان کے قومی تہواروں کو بڑے شان دار طریقے سے مناتے ہیں یہاں تک کہ ان موقعوں پر بہتر اور معیاری کھانا اور سنیک فری مہیا کرتے ہیں یہ سب کچھ جذبہ حب الوطنی کے تحت کرتے ہیں۔

دوبئی میں راوی ریسٹورنٹ پاکستانی معیاری اور لذیذ کھانوں کی پہچان ہے دوبئی جیسی بین الاقوامی مارکیٹ میں راوی ریسٹورنٹ کے خوش ذائقہ پاکستانی' انڈین' عریبک اور انگلش کھانوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

اپنے معزز کرم فرماؤں کی پرزور فرمائش پر راوی گروپ نے ایک نئے ادارے راوی سویٹ کارنر کا افتتاح کیا۔ جہاں پاکستانی تازہ سویٹ کا شوروم کھولا ہے۔ راوی سویٹ کارنر کا افتتاح دوبئی کی ممتاز نوجوان عرب شخصیتوں محمد سیف الغریز' حامد احمد النوری اور قائم مقام قونصل جنرل جمشید افتخار نے کیا۔ اس پروقار تقریب میں پاکستان قونصل خانہ کے سفارت کاروں کے علاوہ پاکستان سے آئے ہوئے بین الاقوامی شہرت یافتہ صحافی ایڈیٹرانچیف یوتھ انٹرنیشنل محمد صدیق القادری کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا اس یادگار تقریب میں پاکستانی کمیونٹی کی نامور شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر قائم مقام قونصل جنرل آف پاکستان جمشید افتخار' کمیونٹی ویلفیر قونصلر حبیب الرحمان' ملٹری اتاشی کرنل سلیم' قونصلر آفیسر خلیل الرحمان صدیقی پاکستان ایسوسی ایشن دوبئی کے چیئرمین چوہدری محمد صدیق اے آر وائی ٹریڈرز' ARY دوبئی کے حاجی محمد اقبال و ویزہ قونصلر مشتاق' سیکرٹری جنرل پاکستان ایسوسی ایشن حاجی غلام نبی' سماجی شخصیت عبدالوحید پال' حقوق انسانی کے شاہد امین اور بے باک جرات مند صحافی اقبال حسین لکھویرا نے چوہدری عبدالحمید کو مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے نئے ادارے کو کامیاب و کامران کرے۔ ان پر خلوص جذبات کے اظہار کے بعد دیگر احباب نے بھی راوی سویٹ کارنر کے افتتاح کے موقع پر لذیذ کھانوں اور پاکستانی سویٹ ڈشوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اور اس ادارے کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کی۔

چوہدری عبدالحمید
چیئرمین راوی گروپ آف کمپنیز

مہمانان خصوصی افتتاح کا کیک کاٹتے ہوئے

راوی سویٹ کارنر کے خوبصورت افتتاح کا منظر۔

تقریب میں شریک معزز مہمانان گرامی کا گروپ فوٹو

مہمانان خصوصی راوی سویٹ کارنر کے شو روم میں

بقیہ جسٹس محمد عاشق خاں

والی بال بھی کھیلتے رہے اور پسندیدہ گیم Tenis رہی۔

سوال : کھیلوں کے علاوہ کتابیں پڑھنے کا شوق رہا؟

جواب : انہوں نے ہنس کر جواب دیا۔ جی ہاں طالب علمی کے زمانے میں نصابی اور غیر نصابی' علمی' ادبی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔

سوال : آپ کس شخصیت سے متاثر ہیں؟

جواب : میں قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت سے متاثر ہوں۔ اس لئے میں نے قانون کا پیشہ اختیار کیا کیونکہ ہمارے بانی پاکستان بھی قانون دان تھے۔

سوال : کیا شعر و شاعری سے بھی دلچسپی رہی؟

جواب : جی ہاں۔ جب طالب علم تھا شعر و شاعری کرتا تھا کئی شعر کہے اور اب صرف اچھی شاعری سننے کا شوق ہے۔

سوال : شاعری کی بات چل نکلی تو میں نے بے ساختہ جج صاحب سے ان کے پسندیدہ شاعر اور پسند کے شعر کی فرمائش کر ڈالی۔

جواب : جج صاحب نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے پسندیدہ شاعر غالب اور علامہ اقبال ہیں اور میرا پسندیدہ شعر ہے۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

سوال : پسندیدہ موسم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا:

جواب : میرا پسندیدہ موسم بہار ہے۔ سخت سردی اور سخت گرمی طبیعت کو اچھی نہیں لگتی۔

سوال : کون سا لباس پسند کرتے ہیں؟

جواب : مجھے بحیثیت پاکستانی اپنا قومی لباس شلوار قمیض بہت پسند ہے۔

سوال : کھانوں میں آپ کی پسندیدہ ڈش کون سی ہے؟

جواب : مجھے پاکستانی گوشت پلاؤ' زردہ اور دال ماش تنور کی روٹی کے ساتھ بہت پسند ہے۔

سوال : دوستوں کے بارے میں بات نکلی تو میں نے ان کے دوستوں کے بارے میں رائے دریافت کی تو انہوں نے کہا:

جواب : دوست نواز آدمی ہوں میرے حلقہ احباب میں چھوٹے اور بڑے سبھی لوگ شامل ہیں۔ دوستوں کو اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ سمجھتا ہوں۔

سوال : جج صاحب آپ نے کبھی غیر ملکی دورے بھی کئے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے سعودی عرب کے سرکاری وزٹ کرنے کا موقع ملا۔ میں اسلامی قانون کی تربیت کے لئے مدینہ منورہ گیا وہاں پونے دو ماہ قیام کیا مدینہ یونیورسٹی سے اسلامی قانون کی تربیت اور سند حاصل کی۔

سوال : آپ کی ترقی کا راز کیا ہے؟

جواب : ہر دلعزیزی' سخت محنت کرنا' اپنے فرائض کو پوری ذمہ داری' دیانت داری سے ادا کرنا محنت اور ایمانداری سے کام کر کے اپنا مقام حاصل کرنا میری ترقی کا راز ہے۔

سوال : لوگوں کی مدد کر کے کیسا محسوس کرتے ہیں؟

دائیں سے بائیں محمد عاشق خاں چیئرمین بنکنگ ٹریبونل 1' رانا عیش بہادر چیئرمین بنکنگ ٹریبونل 1' جسٹس محمد عارف لاء سیکرٹری اسلام آباد' احسن عالم چیئرمین بنکنگ کونسل' چوہدری ممتاز چیئرمین بنکنگ ٹریبونل اور دیگر افراد کا گروپ فوٹو۔

میں نے قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت سے متاثر ہو کر قانون کا پیشہ اختیار کیا

جواب : لوگوں کی مشکلات' تکالیف کو دور کرنا' بے لوث مدد کرنا میری زندگی کا پر مسرت وقت ہوتا ہے۔

سوال : اتنی قابل مثال ترقی کر کے کیسا محسوس ہوتا ہے؟

جواب : میرا تعلق متوسط خاندان سے ہے نہ میں زمیندار یا صنعت کار ہوں اور نہ ہی کسی نواب خاندان سے ہوں۔ سیلف میڈ انسان ہوں جو کچھ حاصل کیا میری اس ترقی میں اللہ تعالیٰ کی کرم فرمائی اور والدین کی پرخلوص دعائیں شامل ہیں۔

سوال : قانون کے شعبے میں کس جج سے متاثر ہیں؟

جواب : میں جسٹس اے آر کیانی اور جسٹس Carnalious سے بے حد متاثر ہوں۔ انہوں نے اپنے دور میں انصاف اور عدلیہ کے احترام کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ آج تک ہم ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

سوال : آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

جواب : میری زندگی کا مقصد اپنے اردگرد کے لوگوں سے پیار کرنا' ان کے دکھ درد میں ان کی مدد کرنا' نفرت کسی سے نہ کرنا' محبت کرنا' محنت کرنے والوں کو عزت دینا۔

سوال : دنیا میں سب سے زیادہ کس شخصیت سے متاثر ہیں۔ مذہبی اعتبار سے؟

جواب : مذہبی اعتبار سے میں دنیا میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت سے متاثر ہوں۔ میری شدید خواہش رہی ہے کہ پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عادلانہ اسلامی نظام نافذ ہو۔ میرا یہ ایمان ہے کہ ہم جن سنگین مسائل میں گھرے ہوئے ہیں ان کا حل صرف اور صرف اسلامی نظام ہی نہیں ہے۔

سوال : آپ کو انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟

جواب : میرا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ جو آدمی جس کرسی پر بیٹھا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کرسی کے لئے اپنے آپ کو قابلیت اور فرض شناسی سے ثابت کرے۔ لہٰذا میں نے بھی ہمیشہ اپنے آپ کو اس کرسی کے اہل ثابت کرنے کے لئے دل و جان سے کوشش کی۔ اس کرسی پر بیٹھ کر مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ بغیر کسی اپروچ' سفارش کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اپنی محنت سے اس مقام پر ہوں اور اپنے جذبہ خدمت سے اس سے آگے بڑھنے کا عزم رکھتا ہوں۔

سوال : بحیثیت جج آپ یہ بتائیں گے کہ موجودہ مادہ پرستی کے دور میں آپ جیسے فرض شناس' دیانت دار' انصاف پسند جج کے گھر والے بھی خوش ہوں گے؟

جواب : جج صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بڑے مایوس کن لہجے میں جواب دیا کہ گھر والے یقیناً' آج کے ماحول اور مادہ پرستی کے دور میں یہ خوبیاں جو مجھ میں پائی جاتی ہیں وہ پسند نہیں کرتے وہ محدود ذرائع آمدن میں گذارہ تو کرتے ہیں لیکن انہیں خوشی نہیں ہوتی۔

سوال : کیا آپ بحیثیت جج بینکنگ ٹریبونل اپنی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

جواب : میں بڑی حد تک اپنی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی جائے اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے۔ میں نہ صرف اپنی کارکردگی سے مطمئن ہوں بلکہ آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

سوال : بحیثیت جج آپ کی کیا رائے ہے؟ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کر دینا چاہئے؟

جواب : عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی اچھی بات ہے۔ ایسا کرنے سے انصاف میں کچھ نہ کچھ improvement ہوگی پھر بھی یہ اقدام اسلامی نظام عدل کا متبادل نہیں۔

سوال : بحیثیت جج آپ موجودہ بینکنگ سسٹم کے بارے میں یہ بتائیں کہ کیا بنکوں سے سیاسی بنیادوں پر قرضوں کے اجراء اور وصولیوں کے رک جانے قرضوں کی معافی کا موجودہ رجحان کب ختم ہوگا؟

بنکوں کو حکومت کے اثر سے آزاد کر کے پرائیویٹائزڈ کر دیا جائے

...ب : بنکوں کو حکومت کے اثر سے آزاد کر دیا جائے جتنا ...ممکن ہو سکے۔ بنکوں کو پرائیویٹائزڈ کر دیا جائے' قرضوں کا ...ل آسان اور میرٹ کے مطابق بنایا جائے۔

امیر کروڑوں کے قرضے حاصل کرتے ہیں تو غریب کو ...ہزار کا قرضہ بھی نہیں ملتا۔ قرضوں کی معافیاں بھی بااثر ...کرواتے ہیں۔

...ل : بینکنگ ٹریبونل کے جج کی حیثیت سے آپ ...بہت سے کیس نمٹائے ہوں گے کوئی اہم اور بہت ...سنگین نوعیت کا مقدمہ جو زیر بحث آیا ہو؟

...ب : یوں تو بہت سے کیس ایسے آتے ہیں جن میں لوگوں ...قرضے حاصل کئے اور وصولی نہیں ہوئی لیکن بعض دفعہ ...دیکھنے میں آیا ہے کہ قرضے حاصل کرنے والوں نے ...ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہوتے ہیں کہ ان قرضوں ...ریکارڈ تک بھی غائب پایا جاتا ہے۔ اسی طرح قومی بنکوں کو ...ید مالی بحران کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم بھی ثبوت ...ہونے کی بناء پر کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے۔

...ل : آپ عوامی مزاج رکھنے والے جج ہیں ریٹائرمنٹ ...بعد سیاست میں آنے کا کوئی ارادہ تو نہیں آپ نے ...فیصلہ کرتے وقت ہمیشہ سائلوں کی مشکلات کا بھرپور ...ل کیا سائلوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ آپ ان ...کیس سنیں لوگوں کی ڈھیروں محبتیں اور دعائیں آپ ...کے ساتھ ہیں ان کے کیش کروانے کے لئے آپ کیا ...ست میں نہیں آ سکتے؟

...ب : اللہ تعالیٰ نے مجھے جو اختیار اور مرتبہ دیا ہے۔ میرا ...ان ہے کہ وہ میری محنت سے زیادہ اس کا فضل ہے۔ میرا ...یقین ہے کہ بقول شاعر۔

...ں دا کم پانی دینا بھر بھر مشکاں پاوے
...ک دا کم پھل پھل لانا لاوے یا نہ لاوے

جب مجھے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے۔ عزت اس کے ...ل کے بغیر ناممکن ہے۔ میرا حق ہے کہ میں اللہ کی مخلوق ...ں جس قدر ہو سکے بے لوث خدمت کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ ...ی عنایت ہے کہ میں نے آج تک کسی لالچ اور اپروچ' ...سفارش کے بغیر فیصلے کئے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ العدل ...الاحسان عدل کرو احسان کے ساتھ۔ میں نے ہمیشہ جو بھی ...فیصلہ کیا اس میں انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔ لیکن ...احسان بھی کیا عدل کے ساتھ کیا۔ اگر میں سیاست میں بھی ...آیا تو صرف خدمت خلق کے جذبے کے تحت آؤں گا۔

...سوال : آج کل سیاست' تجارت کا روپ دھار چکی ہے۔ ...آپ جیسے شریف النفس انسان کے سیاست میں آنے ...سے کرپشن میں کمی آئے گی؟

...جواب : اللہ تعالیٰ نے مجھے جس کرسی پر بٹھایا ہے۔ ہزاروں ...فیصلے کئے ہیں۔ یہاں ناجائز طور پر چاہتا اربوں روپے کما سکتا ...تھا۔ ایسی سیٹ پر بیٹھ کر اپنے قول و فعل' گفتار و کردار اور ...اپنی عصمت کا تحفظ کیا ہے۔ کرپشن میں involving تو بڑی ...دور کی بات ہے۔ سوچا تک نہیں اور سیاست میں آکر بھلا ...میں کیسے ناجائز ذرائع کا سوچ سکتا ہوں۔

میرا خیال ہے کہ سیاست سے گند کو صاف کرنے اور ...بھلائی کو پھیلانے کے لئے ملک و قوم کے ساتھ تجربہ کار ...لوگوں کو آگے بڑھنا چاہئے۔ اپنا مضبوط رول ادا کرنا چاہئے۔ ...اس جذبے کے تحت میں سیاست میں آؤں گا۔

سوال : بحیثیت جج کبھی آپ نے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا؟

جواب : ہرگز نہیں کبھی سوچا بھی نہیں۔ ہمیشہ اختیارات کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے لوگوں کو انصاف مہیا کیا جس پر مجھے فخر ہے۔

میری زندگی کا مقصد اپنے اردگرد کے لوگوں سے پیار کرنا ہے

سوال : کبھی کسی پر توہین عدالت لاگو کی؟

جواب : یہ بھی میرے اللہ کی مجھ پر کرم فرمائی ہے کہ آج تک کبھی بار اور بینچ کے مابین ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ میں نے ہمیشہ سب کی عزت کی' سب کا موقف تفصیل سے سنا' فیصلہ کرتے وقت صرف حقائق اور میرٹ پر اور دوسروں کے حالات کو مدنظر رکھا' کبھی کسی وکیل نے بدتمیزی نہیں کی وہ ہمیشہ مجھے عزت دیتے ہیں' اس لئے توہین عدالت لاگو کرنے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔

سوال : کیا کبھی فیصلوں میں بااثر لوگوں کا دباؤ قبول کیا؟

جواب : میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ میں عوامی مزاج کا آدمی ہوں۔ ہر ایک کی سنتا ہوں بہت سے بااثر افراد نے اثر انداز ہونے کی کوشش کی لیکن فیصلہ کرتے وقت میں میرٹ سے کبھی بھی نہیں ہٹا۔ صرف فیصلہ کرتے وقت میں جج ہوتا ہوں۔ کوئی اثر قبول نہیں کرتا۔ میرے خیال میں فیصلہ کرتے وقت دباؤ قبول کرنا سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے' غداری ہے' اس عظیم منصب سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا۔

میرے نزدیک صرف اسلامی نظام عدل ہی ہمارے مسائل کا حل ہے

سوال : آپ کی ماشاء اللہ صحت اچھی ہے اچھی صحت کا سبب کیا ہے؟

جواب : الحمد للہ۔ میری صحت اچھی ہے۔ اس عمر میں بھی سب کچھ کھاتا ہوں۔ کسی چیز کی مجھ پر کوئی پابندی نہیں۔ لیکن میں ہر چیز اعتدال سے کھاتا ہوں۔ مثال کے طور پر ایک انڈہ روزانہ کھاتا جو کہ میں ہمیشہ سے کھاتا آیا ہوں۔ اسی طرح میٹھی چیزیں بھی اعتدال سے کھاتا ہوں۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی کھانے میں ہمیشہ میانہ روی کو اپنایا۔ اعتدال سے کھانا یعنی بھوک رکھ کر کھانا میری اچھی صحت کا راز ہے۔

سوال : آپ کا نام عاشق ہے۔ غالب آپ کے پسندیدہ شاعر ہیں غالب کی شعر و شاعری میں عشق و محبت کی جھلکتی ہے کیا آپ نے کبھی عشق و محبت کیا؟

جواب : قہقہہ لگاتے ہوئے جی ہاں عشق و محبت کئے۔

سوال : ماشاء اللہ شادیاں کتنی کیں؟

جواب : دو شادیاں کیں' دونوں بیویاں اللہ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔

سوال : شادیاں لو میرج تھیں یا ارینج میرج؟

جواب : دونوں شادیاں ارینج تھیں۔ دونوں پیار کرنے والی عورتیں ملیں۔

سوال : کتنے بچے ہیں؟

جواب : میری پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔

سوال : کیا بیٹے بھی آپ کے شعبے میں آئیں گے؟

جواب : بڑا بیٹا ایک انشورنس کمپنی کا برانچ مینجر ہے جبکہ چھوٹا بیٹا انشاء اللہ میری فیلڈ میں آئے گا۔

سوال : آپ چونکہ سینئر ترین جج ہیں آپ بتائیں گے ریٹائرمنٹ کے بعد کیا کرنے کا پروگرام ہے۔

جواب : ریٹائرمنٹ کے بعد چھوٹے بیٹے کو ساتھ لیکر پریکٹس کرنے کا پروگرام ہے۔

سوال : جج صاحب نوجوان نسل کے نام آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب : پاکستانی نوجوان نسل کے نام میرا پیغام ہے کہ وہ محنت کریں۔ اپنے قول و فعل سے دوسروں کے ساتھ پرخلوص رہیں۔ سخت محنت اور خلوص دل سے ملک و قوم کی خدمت میں اپنا رول ادا کریں۔

سوال : پاکستانی نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور بے راہ روی' جرائم کا کیسے سدباب کیا جائے۔

جواب : میرے خیال میں نوجوانوں کے جتنے مسائل ہیں ان کا سب سے بڑا سبب اسلامی نظام اور اسلامی قانون سے ناواقفیت ہے۔ سکولز کالجز میں انگلش سسٹم سے نئی نسل اسلامی نظام تعلیم سے نابلد ہونے کی وجہ سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

دوسری بات بے روزگاری ہے۔ بے روزگاری کی وجہ سے نوجوان نسل تباہی و بربادی کے راستے پر چل رہی ہے۔ والدین جتنا بچے کو تعلیم دلاتے ہیں خرچ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بیکن ہاؤس سکول میں ایک بچے پر تین ہزار روپے ماہانہ خرچ ہوتا ہے جب وہی لڑکا تعلیم کے بعد ملازمت کی تلاش میں نکلتا ہے تو اسے تین ہزار روپے ماہانہ کی جاب نہیں ملتی۔ جاب کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے پورے ملک کو انڈسٹریل بنا دیا جائے۔ سب سے پہلے industrialization کو آسان بنایا جائے۔ ملک بھر میں جگہ جگہ انڈسٹریز لگائی جائیں۔ انڈسٹریز لگانے کا Process انتہائی آسان بنایا جائے گورنمنٹ ایسے آسان قوانین وضع کرے جو فیکٹری اتنے نوجوانوں کو ملازمت دے' انہیں انکم ٹیکس میں اس مناسبت سے چھوٹ دے

نئی نسل کو بے راہ روی سے بچانے کے لئے طبقاتی تقسیم ختم کر کے انگلش میڈیم سکولز بند کر دیئے جائیں بامقصد تعلیم اور اچھی تربیت دی جائے۔

دی جائے' انڈسٹریز کو آسان بنا دیا جائے۔ شرح ### کا عمل دخل ختم کر دیا جائے اوورسیز پاکستانیوں کو انڈسٹریز کے لئے راغب کیا جا سکتا ہے۔ بنکوں کے قرضوں کو انڈسٹریز کے لئے آسان شرائط پر بغیر سفارش اور اثر و رسوخ سے قرضے جاری کئے جائیں۔ اسی طرح بے روزگاری کا خاتمہ industrialization سے ہو سکتا ہے۔

نوجوانوں میں جرائم کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انگلش میڈیم سکولز کو ختم کر کے سب امراء اور غرباء کے بچوں کو ایک ہی طرز کے سکولوں میں پڑھانے کا انتظام ہو۔ طبقاتی تقسیم ختم کرنے کے لئے نئی نسل کو بامقصد تعلیم اور اچھی تربیت دی جائے تاکہ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوں تو انہیں ملازمت کے لئے خودبخود کالیں آئیں۔ اس سلسلہ میں فنی تعلیم کو نوجوانوں کے لئے لازمی قرار دیا جائے تاکہ نوجوان اندرون اور بیرون ملک اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک و قوم کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔

جج صاحب سے بات چیت کرنے کے بعد میں نے مختلف وکلاء سے بات چیت کی اور ان کے کردار کے بارے میں مکمل سروے کیا جس کی رپورٹ قارئین کے پیش نظر کرنا چاہتا ہوں۔

وکلاء سے بات چیت کے دوران معلوم ہوا کہ جج صاحب نے آج تک جتنے فیصلے کئے Arguments سے ہٹ کر کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ تمام فیصلے قانون کے مطابق دیئے۔ لوکل کورٹ کمشنر مقرر کرتے وقت بھی ذاتی پسند اور ناپسند کی بجائے میرٹ قابلیت اور اہلیت کو دیکھتے ہیں۔ جس سے سارے وکلاء حضرات خوش ہیں۔

جج صاحب کے غیر جانبدارانہ طریقہ کار کے بارے میں جب وکلاء کی رائے معلوم کی گئی تو راقم کو پچاس سے زائد وکلاء کے خیالات سننے اور ان کی رائے لینے کا موقعہ ملا۔

وکلاء کی رائے میں جج صاحب جب کیس کی سماعت فرماتے ہیں تو بڑے خوشگوار ماحول میں کرتے ہیں کبھی بھی بار اور جج کے مابین ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ہر ایک کا موقف پوری توجہ کے ساتھ سنتے ہیں۔ لائیرز کی مجبوری کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ جس لائیرز نے بھی کورٹ کمشنر مقرر ہونے کی خواہش ظاہر کی انہوں نے ہمیشہ اچھے لائیرز کو موقع دیا۔ دوران کورٹ پابندی وقت کا بہت خیال رکھا۔ صبح ٹھیک ٹائم پر کورٹ آتے ہیں۔ طبیعت کے لحاظ سے بڑے خوش اخلاق' زندہ دل' حلیم طبیعت ہیں۔ بحیثیت جج شرافت کا پیکر ہیں۔ دیانت دار وکلاء اور سائلوں کے ساتھ ان کا رویہ بہت مشفقانہ ہوتا ہے۔ غرور و تکبر نام کی ان کی شخصیت میں کوئی چیز نہیں۔ یہ قابل جج ہیں۔

بہت مختصر عرصے میں انہوں نے بینکنگ لاء میں بہت عبور حاصل کر لیا ہے۔ آج تک کسی وکیل نے جج صاحب کے بارے میں کوئی شکایت نہیں کی۔

تو جناب یہ تھے تاثرات وکلاء حضرات کے جو انہوں نے محمد عاشق خان کے بارے میں دیئے۔ ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ محمد عاشق خان انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر عدل فاروقیؓ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ اگر انہیں مزید موقع دیا جائے تو پاکستان جیسے اسلامی ملک میں حق و انصاف کا پرچار ہو' کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو' ہر کوئی اپنے محدود وسائل میں رہ کر زندگی گذارے' یہ سرزمین امن کا گہوارہ ہو اور صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان ہو۔ جہاں اسلام کے مطابق قانون سازی کی جائے۔ رو رعایت کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ آج کل کے مادہ پرستی کے دور میں محمد عاشق خان جیسے جج کا اہم عہدے پر فائز ہونا اور لوگوں کو فوری اور سستا انصاف مہیا کرنا کسی معجزے سے کم نہیں۔

بقیہ عالمی بنک اور آئی ایم ایف

وہاں سے چینی' آلو' پیاز اور لہسن درآمد کرنے کے بعد اب جو بھارتی گندم درآمد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے یہ بھی عالمی بنک یا اس کے ذیلی ادارے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے دباؤ کا ہی نتیجہ ہے۔ حالانکہ بھارتی حکومت شروع دن سے یہ کہتی آئی ہے کہ نی الحال کشمیر جیسے اہم مسائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہمیں باہمی تجارت تاجروں اور صنعت کاروں کے وفود کے تبادلے اور دونوں ممالک کے عوام کو آپس میں ملنے جلنے کے مواقع فراہم کرنے جیسے امور کو پہلے طے کر لینا چاہئے۔ مگر موجودہ حکومت سے پہلے بھٹو مرحوم کی حکومت کو چھوڑ کر جتنی حکومتیں بھی برسراقتدار رہی ہیں ان کا یہی موقف رہا کہ اگر سب سے پہلے مسئلہ کشمیر جیسے اہم مسئلہ کو حل کر لیا جائے تو باقی ضمنی امور خودبخود طے پا جائیں گے۔

اب یہ نئی خبر آئی ہے کہ عالمی بنک نے حکومت پاکستان کو حکم دیا ہے کہ بجلی کے نرخ مزید بڑھائے جائیں اور ملک بھر میں زرعی ٹیکس فوری طور پر نافذ کیا جائے۔ جہاں تک بجلی کے نرخوں میں مزید اضافے کا تعلق ہے اس بارے میں ہر واقف حال شخص یہ جانتا ہے کہ اب تک توانائی کے شعبہ میں جو تھوڑی بہت غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی ہے وہ امریکی سرمایہ داروں ہی نے کی ہے۔ اور انہوں نے بجلی پیدا کرنے کے جو پراجیکٹ لگائے ہیں ان میں سے چند ایک نے تھوڑی بہت پیداوار بھی دینی شروع کر دی ہے چنانچہ امریکی ساہوکاروں کی کوشش ہوگی کہ ان کی پیداوار زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت ہو۔ دریں حالات عالمی بینک جو سوویت یونین کے منتشر ہو جانے کے بعد دراصل امریکی بنک بن کر رہ گیا ہے پاکستان میں توانائی کے شعبہ میں سرمایہ لگانے والے امریکیوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے یہ نیا حکم دیا ہے۔ باقی رہی زرعی یا کسی اور قسم کے ٹیکس کے نفاذ کی بات تو یہ حکومت کا اندرونی معاملہ ہے۔ اس کی خود مختاری کا یہ تقاضا ہے کہ وہ کوئی بھی ٹیکس لگانے یا لگا ہوا ٹیکس ختم کرتے وقت عوام کی مشکلات اور سہولت کو پیش نظر رکھے۔ مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ یہاں ملک یا قوم کے مفاد کو مدنظر رکھنے کے بجائے عالمی بینک یا بہ الفاظ دیگر امریکہ کی خوشنودی کا خیال رکھنا زیادہ مقدم سمجھا جاتا ہے۔

جب حالیہ بجٹ کی تیاری بھی شروع نہیں ہوئی تھی تو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے نمائندوں کی پاکستان میں آمد و رفت کو دیکھتے ہوئے بعض اقتصادی و معاشی ماہرین نے یہ الزام لگایا تھا کہ آنے والا بجٹ حکومت کے بجائے آئی ایم ایف کے نمائندے تیار کر رہے ہیں۔ اس پر حکومتی ذرائع نے برا مناتے ہوئے یہ بیان دیا تھا کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ماہرین بجٹ کی تیاری کے ضمن میں ہمیں مشورے تو ضرور دیتے ہیں لیکن ان کو ماننا نہ ماننا حکومت کی صوابدید پر ہے۔ پچھلے دنوں جب نیا بجٹ آیا تو ملک کے مختلف حلقوں نے جو اس بجٹ کی سختی کی زد میں آتے تھے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ کی تیاری میں عوامی نمائندوں کی رائے کو کوئی دخل نہیں حتیٰ کہ نوابزادہ نصراللہ خاں' غلام مصطفیٰ جتوئی' بلخ شیرمزاری اور مولانا فضل الرحمن جیسے حکومت دوست اراکین اسمبلی نے نہ صرف یہ کہا کہ حکومت نے بجٹ کے بارے میں انہیں اعتماد میں نہیں لیا بلکہ انہوں نے بجٹ کے خلاف شدید عوامی ردعمل کو دیکھتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ قومی اسمبلی میں بجٹ کو موجودہ حالت میں منظور کروانے کی ہر کوشش کی مخالفت کریں گے۔

درج بالا سطور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی بنک اور اس کا ذیلی ادارہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ جن کی ڈوریاں دراصل امریکہ کے ہاتھ میں ہیں پاکستان میں ایک مرتبہ پھر وہی کھیل کھیل رہا ہے جو صدیوں قبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے کھیلتے ہوئے پورے برصغیر کو اپنا غلام بنا لیا تھا۔ اب وہ دور تو نہیں رہا کہ کوئی طاقت ور ملک کسی دوسرے ملک کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر قبضہ کر لے لیکن اس جدید دور میں کسی کمزور ملک کو اپنے زیر اثر لانے کے لئے طیاروں اور توپوں کی بجائے ڈالر استعمال کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اس ڈالر شاہی نے جو رنگ دکھایا ہے اسے دیکھتے ہوئے معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں مالیاتی امور کے بارے میں اپنی خود مختاری اور آزادانہ حیثیت امریکہ اور دوسرے غیر ملکی سرمایہ کار اداروں کے ہاتھ گروی رکھ دی ہے اور ہمارے بزرگوں نے برسوں کی جدوجہد سے اپنی آئندہ نسلوں کو غیر ملکی سامراج کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے جو کوششیں کی تھیں وہ سب رائیگاں جاتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ اور ہم ایک طرح سے دوبارہ عالمی بنک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے حوالہ سے معاشی و اقتصادی طور پر امریکہ کے غلام بن کر رہ گئے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور فنانس منیجر پی آئی اے ابو ظہبی یوتھ انٹرنیشنل کا مطالعہ کرتے ہوئے

ہے۔ زیبا بختیار نے بھی تو ایک گول مٹول کپے سے شخص کو اپنا دولہا تسلیم کر رکھا ہے--- اور اگر ریشم اپنے معاشقوں کے لئے کسی کو پسند کرتی ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ بہرحال ریشم جانے اور نصرت فتح علی خان!

ریشم--- حسین اداکارہ ہے اسے اپنا حسن اس طرح ضائع کرنے کی بجائے اپنی پوری توجہ اپنے فن اور صلاحیتوں کے استعمال پر صرف کرنی چاہئے کہ ابھی مستقبل بہت طویل ہے۔

ریشم--- کا تعلق پاکستان کے دوسرے بڑے صنعتی شہر سے ہے۔ جب اس کی والدہ کا انتقال ہوا تو اس کی بڑی بہن شمیم تینوں بہنوں کو لے کر لاہور منتقل ہو گئی اور انہیں بنیادی تربیت سے آراستہ کیا اور پھر انہیں فن کے میدان میں اتارا--- شمیم جتنی اکھڑ مزاج ہے ریشم اتنی ہی اپنے نام کی طرح سے نرم دل ہے' ہر شخص سے خوش مزاجی سے پیش آتی ہے' جو ایک بار اس سے مل لے وہ اس کو کبھی نہیں بھولتا۔

ریشم نے--- اپنی فنی زندگی کی ابتداء ماڈلنگ سے کی جہاں اس نے مختلف اشتہارات کے لئے کافی بولڈ فوٹو سیشن کروائے۔ فوٹو سیشن تو خیر آج کی ضرورت سمجھے جاتے ہیں شاید اسی لئے اس نے غیر ملکی جرائد کے لئے بھی کچھ اس بے باکی اور جرات کے ساتھ ایکسپوزنگ کروائی تھی۔ کہ وہ باقاعدہ روایت بن گئی ہے---

ظاہر ہے معاشقوں کے چکر میں پڑ کر مادی فوائد تو حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن فنی زندگی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ریشم کے معاشقوں کا سلسلہ اس طرح چلا جب ریشم فلم نگر میں پہنچی تو اس نے اپنی جوانی اور حسن کو کیش کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کا سب سے پہلا سکینڈل سید نور کے ساتھ ہی بنا کہ وہ اس فلم کے ہدایت کار بھی تھے--- پھر اداکار

فاروق حمید اسٹیشن منیجر پی آئی اے ابو ظہبی

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کا مطالعہ کرتے ہوئے

خالد عزیز جنرل منیجر سلطان بن یوسف اینڈ کمپنی ابو ظہبی

اپوزیشن لیڈر کو مذاکرات کے لئے جتنی بار دعوت دی گئی اس دعوت کو مسترد کیا گیا میں سمجھتی ہوں اپوزیشن کے کھوکھلے نعرے اور بیان بازی میں دم نہیں رہا اس لئے کہ وہ حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ کالا دھن رکھنے والوں نے کوآپریٹو سکینڈلز کا پیسہ ہڑپ کرنے والوں نے اقربا پروری اور خاندانی سکہ قائم کرنے والوں نے لندن اور واشنگٹن میں میری کردار کشی کی مہم شروع کر رکھی ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول کے صدقے عوام کی حمایت سے ساری مخالف قوتوں کو اکیلے ہی شکست دوں گی۔

اداکارہ ریشم بقیہ

اس نے اپنے کردار بخوبی اور بے باکی سے ادا کئے۔

دلچسپ بات تو یہ بھی ہے کہ ان فلموں میں وہ روایتی فلمی ایکٹریسوں کی طرح کہیں بھی اوور ہوتی دکھائی نہیں دی۔ جس طرح ریما اور صاحبہ نظر آتی ہیں--- شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ریشم نے ٹیلیویژن میں کام کرتے ہوئے خود کو کردار میں سمونے اور کردار کو اپنے اندر سمونے کا فن سیکھ لیا ہے--- اگرچہ وہ رقص کے تمام رموز سے بھی واقفیت رکھتی ہے پھر بھی وہ اس میں بھی کہیں آپے سے باہر ہوتی دکھائی نہیں دیتی--- یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب اسے مزید فلمیں بھی مل گئی ہیں لیکن وہ کسی ایک ہیرو کے ساتھ روایتی جوڑی نہیں بنا رہی۔ سنگم میں شان اس کا ہیرو ہے تو گھونگھٹ میں ارباز خان۔ اگرچہ لوگ کہتے ہیں کہ ریشم اور شان کی جوڑی دونوں کے لئے سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔

ریشم بے باکی اور جرات کے ساتھ اپنا جسم ایکسپوز کرواتی ہے

ندیم سے بھی کچھ باتیں منسوب ہوئیں' لیکن چونکہ جیوا میں ریشم ان کی بیٹی کا کردار ادا کر رہی تھی اس لئے بات آئی گئی ہو گئی۔ لیکن کہنے والے کہتے رہے کہ اگر جیوا میں باپ بیٹی والا کردار نہ ہوتا تو شاید بات کچھ آگے بھی بڑھتی۔ مگر کچھ لوگ ابھی تک بضد ہیں کہ ندیم کا چکر یکطرفہ تھا---

بہرحال ریشم اور سید نور کے درمیان جھگڑا بھی ہوا اور پھر صلح بھی ہو گئی یہ جھگڑا کیوں ہوا اور صلح کن بنیادوں پر ہوئی اس پر ابھی تک مکمل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ رازداں کہتے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ ممکن ہے کچھ وقت کے بعد یہ راز افشا ہو اور بہت سے دوسرے راز بھی منظر عام پر ہوں۔

ریشم کا دوسرا سکینڈل--- مشہور گلوکار اور موسیقار نصرت فتح علی خان کے ساتھ بنا۔ جسے لوگ ریشم کا پہلا عشق قرار دیتے ہیں۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے کہ کہاں ریشم جیسی ریشم اور کہاں کھدر جیسا نصرت فتح علی خان؟ تو لوگ کہتے ہیں۔ یہی تو پیار ہے۔ آخر ماروفہ صدیقی نے بھی تو ساٹھ سال سے اوپر کے مرد سے شادی کر رکھی

بقیہ محترمہ بے نظیر بھٹو

ایم کیو ایم سے بات چیت ہوئی تھی تاکہ کراچی کے حالات بہتر ہوں اور اقتصادی حالات بہتر ہو سکے ہم نے ایم کیو ایم والوں کے مطالبات پورے کئے لیکن اس کے لئے لاشوں کے تحفوں کے سوا ہمیں کچھ نہیں ملا۔ اگر امن و امان کی کوئی فضا نظر آتی تو ہم نے بلدیاتی انتخابات کروا دیئے ہوتے جس کے بعد ان کے بہانے ختم ہو جاتے ہمیں تو موقعہ ہی نہیں دیا گیا کہ ہم انتخابات کرواتے۔ کراچی کے حالات کو بگاڑنے میں الطاف گروپ اور نواز شریف کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ لندن پلان کے تحت کراچی اور سندھ کے حالات کو خراب کر کے دہشت گردی کے ذریعے لوگوں کو موت دے دی گئی جو بچ سکے وہ اپنی انڈسٹریاں چھوڑ کر دوسرے صوبوں میں چلے گئے۔ سرمایہ کاری کے لئے ہماری کوششیں رائیگاں جانے لگیں لیکن ہم نے ان تمام حالات کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ ہم نے عوام کے جان و مال غیرت و آبرو کے تحفظ کا تہیہ کر رکھا ہے۔ ہم نے اپریل 1995ء میں امریکہ کا دورہ کیا اور پاکستان کی جس بہتر انداز سے راہنمائی کی اس سے بیرونی سرمایہ کاروں نے پاکستان میں سرمایہ لگانے کے معاہدے کئے اور یہی وجہ ہے کہ آج اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کے ساتھ پاکستان کامیابی کی جانب گامزن ہے۔ اپوزیشن والوں کی سیاہ کاریاں بے نقاب ہو چکی ہیں اور عوام ان کے تمام عزائم کو سمجھتے ہوئے اب جمہوری حکومت کی پالیسیوں کو جانتے ہوئے دشمنان اسلام اور پاکستان کا ساتھ دینے کے حامی نہیں۔ ہماری یہ خواہش رہی ہے کہ پاکستان امن کا گہوارہ ہو' بیروزگاری اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو' اس کے لئے حکومت نے جو اقدامات کئے اور اس کے اثرات کراچی میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہونے سے عیاں ہیں لیکن جتنے کانٹے ہماری راہوں میں بچھائے گئے جتنے زخم مظلوم خاندانوں کو موت نے دیئے ان کو بھرنے میں کچھ دیر تو لگے گی ہی۔ وزیراعظم نے کہا جب آپ سیاسی بات کرتے ہیں تو اس کے دو ہی حل ہوتے ہیں اول یہ کہ آپ سیاسی جماعت کو تسلیم کر کے اس سے بات کریں دوسرا یہ کہ اگر نمائندہ جماعت رکاوٹ بن جائے تو پھر ان لوگوں کے پاس جائیں جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔ میری حکومت میں کوئی بھی فرد کرپٹ نہیں ہے۔ کرپٹ سابقہ دور میں تھے' مارشل لاء کے دور میں تھے' آج یہ عالم ہے کہ جس کسی کو ٹھیکہ نہیں ملتا وہ ہم پر رشوت کا الزام لگاتا ہے۔

وزیراعظم نے نمائندہ انٹرنیشنل یوتھ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ الزام تراشی' جھوٹ اور کردار کشی آج کا منشور بن کر رہ گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نواز شریف کرپٹ ہے' نواز شریف کہتا ہے پی پی کرپٹ ہے' لیکن آج تک منشور پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ آج تک

Sudden death of Sheikh Muhammad Bin Khalid Alqasim

Late Shaikh Muhammad Bin Khalid Al Qasmi

Shaikh Faisal Bin Khalid Al-Qasmi

There is a Great relationship between Pakistan and Sharja Ruler of Sharja Dr. Sultan Alqasmi is well wisher of Pakistan.

H.H. Sultan Alqasmi have started many project of welfare in Pakistan by the special instruction of the Sultan Chairman Municipal Corporation of Sharja providing jobs in the M.C.S department overseas Pakistani are getting good positions in Sharja.

Being Journalist, when I visiting Gulf having spent some days in Saudi Arabia and Kuwait. I stayed in Sharja but unluckily, I could not met my friend H.H.Sheikh Faisal Bin Khalid. Alqasmi who is the Minister of youth and sports consider in my friends. In those days he has gone abroad but his younger brother H.H.Sheikh Faisal Bin Alqasmi the incharge of cultural and information department, met with me. When I reached Pakistan, I heard a sad news about the sudden death of Sheikh Muhammad Bin Khalid Alqasmi, I shocked this news hurt my heart sudden death of the Prince of Sharja afflicted me. But there is a reality that death is ever lasting. I and other Pakistani have deprived with a good friend because he was a kind hearted person and always thought about the Pakistani.

Pakistani people are sorrow fully on the death of his great friend. We pray to God for him. We are uniform in the sorrow of the Ruler family of Sharja.

Editor In Chief Youth International Muhammad Siddique Al Qadri Taking a Interview Late Shaikh Muhammad Bin Khalid Al Qasmi last year

Leading Pakistani poets recited their works at the Pakistan Day Mushaira which is an addition to the UAE's calendar of Mushaira. Ambassador Abdul Razak Soomro was the chief guest.

AN URDU MUSHAIRA BY A GROUP OF PAKISTANIS ON THE EVENT OF 23RD MARCH IN DUBAI

A Mushaira have been arranged by a group of Pakistanies Mr. Muhammad Jamil Khan, Mr. Riffat Alvi, Mr. habibullah Khan, Mr. Latif, & Mr. Mehmood Ahmad on 29th of March in Royal Abjar Hotel in connection of Qarardad-e-Pakistan.

A Pakistan Day Urdu Mushaira held in Dubai on Friday evening on the heels of the Dubai Shopping Festival was quite entertaining apart from being purposeful.

Presided over by Tabish Dehlavi, the doyen of Pakistani poets, the poetry evening actually made up for the disappointment caused to the community which had been planned to coincide with Pakistan Day.

The cultural events were washed away by the rains.

Leading Pakistani poets recited their works at the Pakistan Day Mushaira which is an addition to the UAE's calendar of Mushaira. Ambassador Abdul Razak Soomro was the chief guest.

The poet hostile the show was Anwar Masood. Armed with razorsharp wits and a lively reading style, he presented some of his most meaningful and vibrant verses in both rounds of the Mushaira.

The first round of the poetry recital was exclusively devoted to patriotic poetry - tributes and love songs for the country. Poet Anwar Masood read out a Quarter to pay homage to Sehba Akhtar who died recently. He was renowned for his patriotic poems.

The second round f the Mushaira continued until early morning. Among those who regaled the audience with their verses included Ahmad Faraz, Jamiluddin Aali, Nazər Amrohvi, Manzar Ayubi,

Anwar Masood, Ejaz Rehmani, Hasan Rizvi, Naqqash Kazmi, Sarwer Jawed, Tariq Sabzwari, Khalid Sharif, Imtiaz Sagar, Perveen Jawed, and Farrukh Zehra Gilani.

Faraz presented a poem, 'To the Enemy', and some of his recent works of ghazal which showed that he was still capable of coming out with fiery lines and singing love songs at will. Jamiluddin Aali was a usual in great demand for his melodious rendering of his verses, specially doha, and the famous national songs 'Jeevay Jeevay Pakistan'.

Khalid Sharif, Sarwer Jawed, Imtiaz Sagar, Parveen Jawed, and Farrukh Zehra Gilani, all new debutants in Dubai, and Naqqash Kazmi who had returned here after several years, were all warmly applauded for their mature outlook, profound study of social surroundings and impressive stage performance. Hasan Rizvi's romantic verses found ready response from the young and jolly at heart among the audience. His new works showed his flirtation with the Haryani dialect.

Nazar Amrohvi, Manzar Ayubi, Ejaz Rehmani, and Tariq Sabzwari won resounding applause for their Tarranum and thought-provoking verses.

The evening rounded off Tabish Dehlvi's ghazal which reflected classical charm and excellence. The Mushaira was compared by Zahoor-ul-Islam Jawed. It was a success but the timing could have been made a little more convenient through better time-management.

There is a need to introduce some kind of a 'rationing system' for participants so that not everybody is allowed to reel off verses at will.

The sponsors of the event included Khaleej Times. Al Ahli Travel and Tourist Agency, Ajman, Pakistan International Airline, Jay International, Bose, Little Hut Restaurant, Awan Car Rentals, Noor Restaurant, Awan Car Rentals, Noor Restaurant, Sunflower Oil and Pak Ghazi Restaurant.

KUWAIT BOY SCOUTS ASSOCIATION

Scouts in Moments

Cabinet of K S A with Editor in Chief

Chairman KBSA reading Youth International Special on Kuwait in Gulf War with siting M.S Al-Qadri

Meeting of GCC Chief of Scouts

SCOUTING IN KUWAIT

Group of Kuwait Boy Scouts

60TH ANNIVERSARY OF THE ESTABLISHMENT OF SCOUT MOVEMENT IN KUWAIT

AN INTERVIEW WITH THE CHAIRMAN BOY SCOUT ASSOCIATION KUWAIT MR. M.H. AL-HUMAIDI

INTERVIEW BY M-S-AL-QADRI EDITOR IN-CHIEF

Scouting was founded in Kuwait in 1936 when a first troop of 12 Boys was formed at (Al Muharakia School) Present age is the age of scouting. After the gulf war Government and non Government Organization taking interest in Boy Scouting. In these days Movement of the boy scouting flourishing and its activities are praiseworthy. New generation of the Kuwait participated in scouting.

Being a guest when I visited the Head Quarter of Boy Scouting Association I was pleasure to see that the Association providing all facilities to their scouts, beautiful Buildings, Library, Training Centre and other sources to maintain the dignity of the Boy Scouts.

Seeing all these I would like to say that the Kuwait Boy Scouts can help the nation in peace and war days.

With a meeting with the Chairman Boy Scout Association I was much impressed by his graceful personality talking him. Mr. Muhammad H. Al-HUMAIDI explain about his self that he was graduate from Bagdad University in 1968 he visited Karachi and he studied the institution of Karachi. He found the education system of world level. He was much impressed by the hospitality by the Pakistanis.

Mr. Muhammad H-Al-Humaidi remained cultural attachi in U.S.A from 1982-92.

Now he is the Assistant Under Secretary and Controller of Ministry of Education. He also has the extra charge of the chairman Boy Scouts Association of Kuwait.

Mr. Muhammad H.Al-Humaidi, participated in the Regional and world level conferences. especially his tours for Oman, Yemen, Geneva, Switzerland, Maraco, Saudi Arabia, Egypt and Singial are memorial for scouting.

Mr. M.H.Al-Humaidi said the year 1951 is really considered the turning point in the history of the movement in terms of its popularity, and member ship figures reached at that time 311 cubs and scout. In 1962 the over system was in trounced followed by the sea scouts system in 1953 and finally the senior scouts system followed 1962.

Answering a question Mr. **Al-Humaidi told that children are good scouts because they are innocent and be good welwisher. He explained in his interview that they have a programme for scouting splendor. In this time two thousand scouts are working but in few years after they will be 11 thousands in number.**

We are promoting confidence in children so that, they could be favourable citizens.

Chairman Muhammad H.Al-Humaidi said that he and other members of the Kuwait Boy Scouts Association. They are :

FAHID Al-YOUSAF (Vice Chairman)
DAOUD S.Al-AHMAD (General Secretary)
ALLY MATTAR AYSSA (Treasure)
SULTAN Al-MUFTAH (Programmes of Department Commissioner)
ABDULLAH Al-MIZZEN (Training of Department Commissioner)
ISMAIL MUHAMMAD ISMAIL (Member)
HASSAN A. KARAM (Member)
ABDULLAH MARZZOQ (Member)
D. BADR Al-IDAN (Member)
ABDULLAH Al-QUALLAF (Member)

All these members celebrating 60th Anniversary of the Kuwait Boy Scouts.

The year 1996 is the 60th anniversary of Boy Scouting through the year 60th anniversary are celebrating with passion. In these Programmes scouts belonging to Regional and world level participating.

The Government of Kuwait being convinced of the lofty aims of the movement, gives great attention to it, and encourages its spread among boys.

As such, the Government gives financial and moral support in order to assist the movement in Keeping it in progress.

When he studied historical Magazine of International Youth published in favour of Kuwait against Iraq. He Come to know that without any lusti and greed we help the Kuwait. He thanked to me and said long live Pakistan and Kuwait friendship.

سلطان بن يوسف وأولاده

Sultan Bin Yousuf & sons

General Sales Agents for

PIA

ABU DHABI: Sultan Bin Yousuf Al Yousuf Building
Sheikh Hamdan Road.
P.O.Box : 698
Tel : Reservations 3026666
Ticketing Counter 3026677
Administration 326258
Fax : 324312
Tlx : 22649 SULSON EM

AL AIN: Ali Bin Aziz Al Maktoum Building
Main Street - Near Clock Tower
P.O.Box : 16026
Tel: Reservations/ Couner 641735
Administration 642074
Fax: 657404

Harib Sultan Air Cargo & Clearing

General Sales Agents for

PIA

ABU DHABI:

AL AIN:

Al Afdan Al Mansoori Building.
Off Electra Road
Behind Etisalat Tower
Tel: 333736-339863
Fax: 338479 Tlx: 22607 HARSON EM
Ali Bin Aziz Al Maktoum Building
Main Street Near Clock Tower
P.O.Box: 16026
Tel: 641735

پاک کویت دوستی زندہ باد

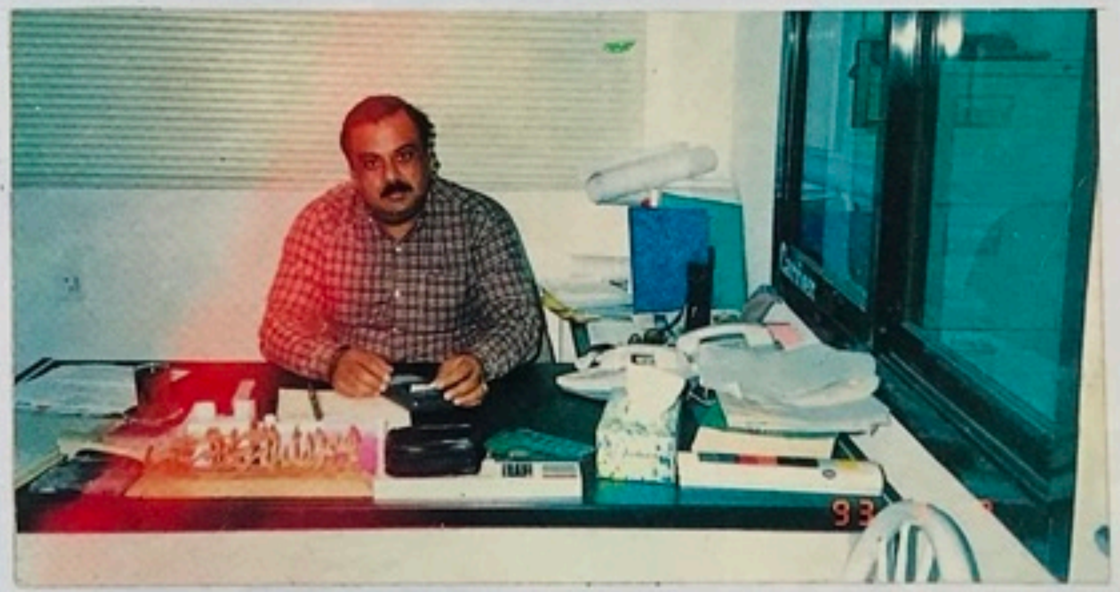

IMTIAZ AHMED
Eng. Managing Partner

RAYAT AL-KUWAIT EST.

الراية

All Brand C.A.C. with Complete Gurranty & Maintainance
For Central Air conditioning & Refrigration

Hawalli - Tunis st.-Hussain Fahed Al-Omer-Comp. 1st Floor-Office No. 4 - Opp. Hawalli Governerate
Tel. : 2631918 - 2630668 - Fax : 2630668 P.O. Box 3419 Code No. 32065 Hawalli - C.R. No. 56426

WORK SHOP NO. 4834043

پاک سعودیہ لازوال دوستی زندہ باد

Ch. MOHAMMED ASLAM

AL - MEHRAN MARKAZ FOR CARS & HEAVY VEHICLES

P.O. Box 20745, Jeddah 21465
Fax : 6365173
Tel : 6365079

Al - Mehran Restaurant

THE CENTRE OF BEST PAKISTANIS INDIAN AND CHINES FOOD

P.O. Box 22468, Jeddah 21495
Al Amir Majid Street (70)
Beside Pakistan Embassy School
Tel. 671 8607 - Saudi Arabia